PAK NEWS PAPERS

The Patriot
Web Tv
روزنامہ نیا رخ کراچی
یکے از مطبوعات
روزنامہ پاکستان
www.dailypakistan.pk

NAYA RUKH

ٹی وی ڈرامہ میں معصوم لڑکی کا کردار ادا کرنے والی

نیمل خاور نے والدہ کا عروسی جوڑا کیوں پہنا؟

آپ کا یہ ہفتہ کیسا رہے گا؟ معروف آسٹرالوجسٹ انجم کا تجزیہ

قائداعظمؒ کا تصور پاکستان.....ڈاکٹر مقصودہ حسین

حیدرآباد دکن پر جب ہندوستان نے قبضہ کیا تھا؟

نعیم فاطمہ علوی کے سفرنامہ کی پہلی قسط

نیمل نے والدہ کا جوڑا پہن کر سادگی کی مثال قائم کردی

حمزہ علی عباسی اور نیمل کی شادی کی خبریں دلچسپی کا باعث بنی رہیں

نام ہی 786 کافی ہے

WHATSAPP GROUP : PAK NEWS PAPERS

اگر آپ پاک نیوز پیپرز واٹس ایپ گروپ میں ایڈ ہونا اور مندرجہ ذیل مواد حاصل کرنا چاہتے ہیں

١۔ اسلامی اصلاحی مواد
٢۔ تمام پاکستانی اخبارات
٣۔ روزانہ نوکریوں کے اشتہارات
٤۔ ہر گھنٹے کی ٹی وی خبریں
٥۔ انٹرنیشنل اخبارات
٦۔ پاکستانی ٹینڈرز اور ایڈمیشنز اشتہارات
٧۔ کرکٹ میچ اپڈیٹس
٨۔ سنڈے میگزین
٩۔ پاکستانی ٹی وی نیوز چینلز ٹاک شوز
١٠۔ پاکستانی ٹی وی گیم شوز
١١۔ انٹرنیشنل میگزین
١٢۔ کوکنگ' سلائی اور کمپیوٹر کورس ویڈیوز
١٣۔ بچوں کے کارٹونز
١٤۔ سبق آموز ویڈیوز
١٥۔ پاکستانی اور انڈین ٹی وی ڈرامے
١٦۔ حقیقت ٹی وی ویڈیوز
١٧۔ اقوال زریں
١٨۔ پاکستانی' انڈین' انگلش ٹی وی فلمیں
١٩۔ تعلیمی اور معلوماتی کتابیں
٢٠۔ ہر مہینے ناولز اور ماہانہ ڈائجسٹ

ابھی گروپ میں ایڈ ہونے کی ماہانہ فیس صرف 50 روپے جازکیش یا ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں جمع کروا کر ایڈ ہو سکتے ہیں جو ہر مہینے جمع کروانا لازم ہوگی۔

فیس جمع کروانے کا طریقہ

کسی بھی جازموبی کیش یا ایزی پیسہ شاپ پر جا کر مندرجہ ذیل نمبرز پر ایڈوانس ماہانہ فیس جازکیش یا ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں ادا کریں اور کال کر کے اپنا نمبر ہمارے واٹس ایپ گروپ میں ایڈ کروائیں

جازکیش اکاؤنٹ کے ذریعے فیس اس نمبر پر ادا کریں **0302-3204429**

ایزی پیسہ اکاؤنٹ کے ذریعے فیس اس نمبر پر ادا کریں **0348-2036026**

ایزی لوڈ بھیجنے والا میمبر واٹس ایپ گروپ پاک نیوز پیپرز میں ایڈ **نہیں** کیا جائے گا۔

جازکیش یا ایزی پیسہ شاپ سے کم سے کم 100 روپے کا کیش بھیجا جا سکتا ہے لہذا ممبران 02 ماہ کی فیس ایک ساتھ جمع کروا سکتے ہیں۔

پاک نیوز پیپرز واٹس ایپ گروپ رولز اور نوٹ

١۔ نکالوں سے ہوشیار رہیں دیے گئے نمبرز کے علاوہ کسی دوسرے نمبر پر فیس ادا نہ کریں۔
٢۔ فیک پاک نیوز پیپرز گروپ بنا کر فیس لینے والوں سے پاک نیوز پیپرز کا کوئی تعلق نہیں فل فور ہمارے گروپ سے نکال دیا جائے گا۔
٣۔ کوئی بھی پوسٹس یا کمینٹس کرنے پر گروپ سے نکالا گیا میمبر کو گروپ فیس کی واپسی کا مجاز نہیں۔
٤۔ گروپ میں ٹرائل نہیں دیا جاتا' جو میمبر فیس ادا کرتا ہے وہی ایڈ کیا جاتا ہے۔
٥۔ پاک نیوز پیپرز میں میمبرز کو ایڈمنز کی اجازت کے بغیر کسی بھی طرح کی پوسٹ کرنا منع ہے۔
٦۔ گروپ میں نمبر تبدیل کرنے اور ڈمانڈ کرنے کی اجازت نہیں ہے' ایڈمن پینل جو مواد بتا چکا وہی گروپ میں ملے گا۔
٧۔ کوئی سپیشل ڈمانڈ پوری نہیں کی جائے گی۔ **پاکستان کا سب سے بڑا نمبر 1 واٹس ایپ گروپ**

PAK NEWS PAPERS HELP LINK CLICK HERE

مدیر اعلیٰ : سردار خان نیازی

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز

ماہنامہ

نیا رخ

September 2019 / 09 شمارہ نمبر 39 جلد نمبر

مدیر: سلمان قریشی

کراچی آفس

ایم26 پیراڈائز چیمبر، شاہراہ عراق، صدر کراچی

فون: 92-21-5212531

فیکس 92-21-5211099

ای میل dailypak@khi.comsats.net.pk

لاہور آفس

Empress306 ٹاور

Empress 46 روڈ لاہور

فون نمبر 042-36364227

اسلام آباد آفس

پیٹریاٹ بلڈنگ، گلی نمبر 24۔.....G8-4 اسلام آباد

فون: 92-51-2331689-90

ای میل dailypakistan1992@gmail.com

پاکستان (فی پرچہ).....35 روپے

پاکستان (سالانہ).....550 روپے

ایشیا، افریقہ، یورپ.....2000 روپے

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا.....2500 روپے

چیف ایڈیٹر و پبلشر سردار خان نیازی نے پرنٹر جمیل حسن، مطبوعہ ابن حسن پرنٹنگ پریس، ہاکی سٹیڈیم کراچی سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ نیا رخ سوٹ نمبر 110 فرسٹ فلور لینڈ مارک پلازہ آئی آئی چندریگر روڑ سے شائع کیا۔

پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفر آباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن | پاکستان اسلام آباد

www.dailypakistan.pk

روزنامہ پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن | پاکستان اسلام آباد

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ NayaRukh

صرف سبزی کھانے سے فالج کے امکانات بڑھ سکتے ہیں

74واں اقوام متحدہ جنرل اسمبلی اجلاس 2019

حسن جعفری

سابق مصری صدر مرسی کے بیٹے عبداللہ کی موت

قائدِ اعظمؒ کا تصورِ پاکستان

ڈاکٹر مقصودہ حسین

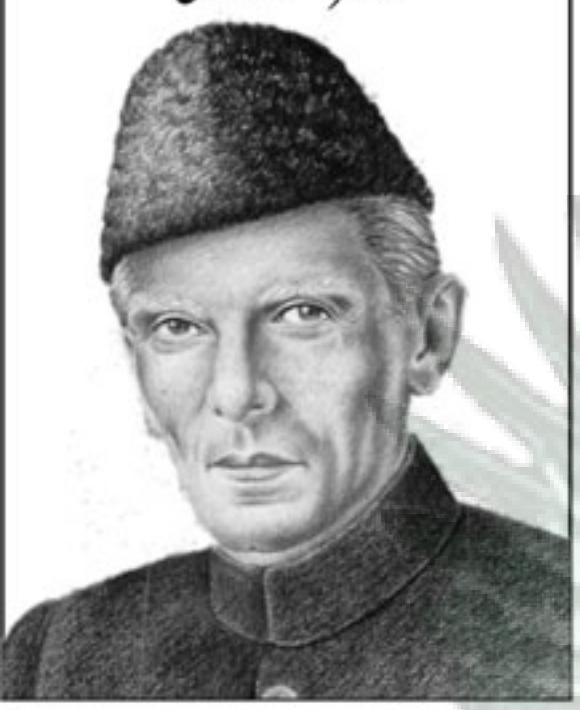

نیا رخ کیا ہے؟

نیا رخ میں یہ ہفتہ کیسا رہے گا؟ معروف آسٹرالوجسٹ کی خدمات لی گئی ہیں جو ہر ہفتہ آپ کی پیدائش کے حساب سے آپ کی رہنمائی کریں گے۔ سات آسمانوں میں ستاروں کے جہان کی گردش میں بہت سارا راز و نیاز موجود ہے، اس میگزین میں سفرنامہ اور قائداعظمؒ پر مضمون بھی شامل ہے۔ آپ چاہئیں تو خط لکھ کر اس میں شامل ہو سکتے ہیں آپ کے خطوط شائع کرنے کا سلسلہ بھی جاری کیا جائے گا

حیرت کو تصویر کیا

نعیم فاطمہ علوی

ساد گی کی مثال کی تقلید کریں

نیا رخ حاضر ہے۔ زندگی کی یکسانیت میں نئے نئے رخ دیکھنا ضروری ہوتا ہے، ورنہ سوچ اور فکر پر جمود طاری ہو جاتا ہے۔ ملک میں جہاں سیاسی ماحول گرم رہتا ہے وہاں مقبوضہ کشمیر پر ہندوستان کے جارحانہ عزائم عیاں ہونے پر پوری دنیا میں لعن طعن کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کچھ دلچسپ خبریں بھی زیر بحث رہی جن میں اداکار اور پی ٹی آئی کے رہنما حمزہ علی عباسی کا شادی کا واقعہ بھی شامل ہے۔ کسی بھی اداکار اور فنکار یا معروف شخصیت کی شادی عام ہوا کرتی ہے مگر اس شادی کی خصوصیت یہ تھی کہ نیمل خاور بھی ٹی وی کی آرٹسٹ ہیں اور اچھی بات یہ تھی کہ مہنگائی کہ اس دور میں اس جوڑے نے بچت اور سادگی کی مثال قائم کی، شادی بیاہ کے موقع پر کسی بھی لڑکی کے دل میں ہزاروں ارمان مچلتے ہیں اور ہمارے معاشرے میں شادی کے موقع پر بے تحاشہ فضول خرچی کی جاتی ہے اور جھوٹی رسم و رواج میں جکڑے معاشرے کے افراد غریب اور متوسط لوگوں کیلئے قابل تقلید مثال نہیں بنتے، ایسے میں شوبز کی چکا چوند سے تعلق رکھنے والے اس جوڑے نے سادگی اپنا کر مثال قائم کی خاص طور پر نیمل کی تعریف ہونی چاہیے جس نے والدہ کا عروسی جوڑا پہن کر ماں سے محبت کا اظہار کیا اور ایک دن کے عروسی جوڑے پر لاکھوں روپے ضائع کرنے کے رواج کو بھی ختم کیا۔ اس شادی کی دلچسپ بات یہ تھی کہ دلہن نے اپنا میک اپ بھی خود کیا جبکہ شادی کی تقریب بھی سادگی کی ایک مثال تھی، لہٰذا اب دیگر لڑکیوں کو بھی احساس کمتری سے باہر نکل کر اس مثال کی تقلید کرنا چاہیے تاکہ اسلامی تہذیب اور روایات کو بڑھاوا مل سکے۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کی نئی تقرریاں

نیاز حسن

حیدرآباد دکن..... 71 سال قبل جب انڈیا نے قبضہ کیا

کیا موبائل فون خفیہ ریکارڈنگ کرتے ہیں؟

امریکی لڑاکا طیارہ..... سپر ہورنیٹ

جرمن بچے سال بھر کی چینی سات ماہ میں کھا گئے

ماہنامہ نیا رخ

یکے از مطبوعات روزنامہ پاکستان

September 2019 03

www.dailypakistan.pk

پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن | پاکستان

چیف ایڈیٹر سردار خان نیازی

Naya Rukh نیا رخ

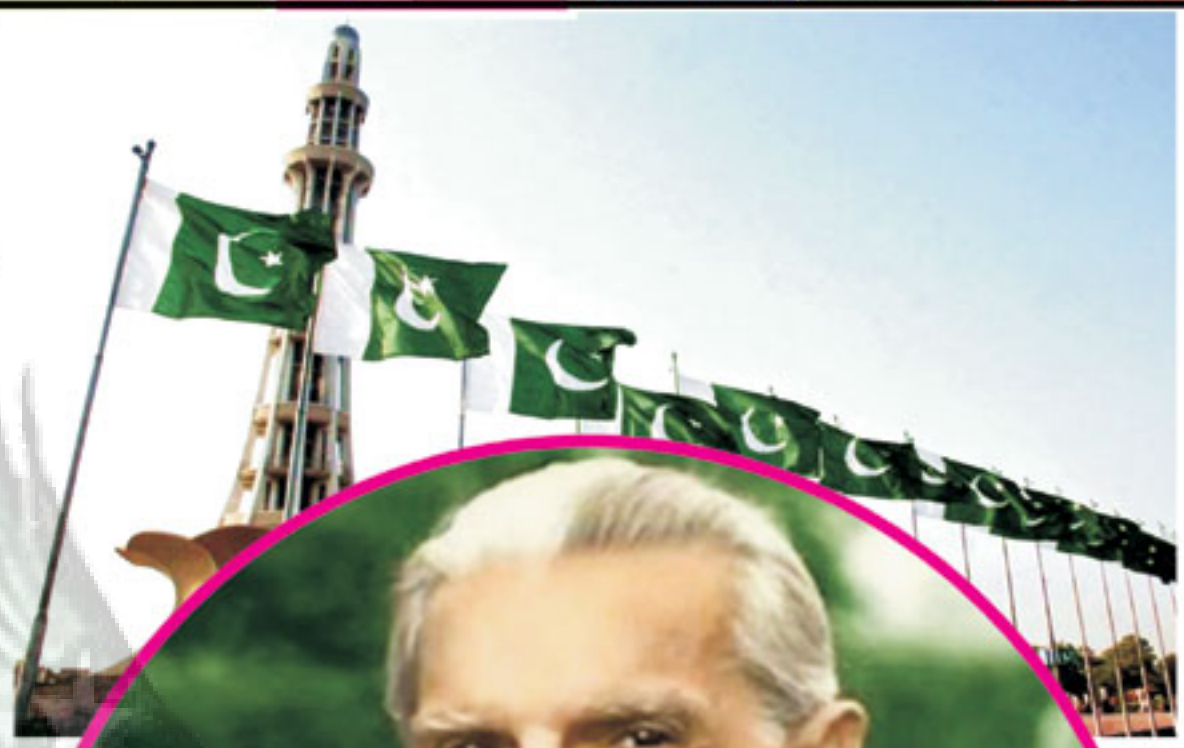

ڈاکٹر مقصودہ حسین

قائدِ اعظمؒ کا تصورِ پاکستان

آزادی کی جدوجہد کرتے وقت قائدؒ کے پیش نظر ایک فلاحی ریاست کا حصول تھا

created almost insolvable problems for humanity...The adoption of western economic theory and practice will not help us in achieving our goal of creating a happy and contended people. We must work our destiny in our way and present the world an economic system, based on true Islamic concept of equality and social justice.

جولائی ۱۹۴۸ء میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا! پاکستان کو مغربی اقتصادی نظام کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔اور جواز میں دو دلیلیں پیش کیں:

۱۔پہلی یہ نظام بیسویں صدی میں یورپ میں دو عظیم جنگوں کا باعث بنا

۲۔دوسری اس نظام کا مقصد Haves and have-nots کے درمیان خلیج کو وسیع کرنا تھا۔

انہوں نے سٹیٹ بنک کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کو یہ نصیحت بھی کی کہ وہ پاکستان میں ایسا اقتصادی نظام وضع کرنے میں مدد دے جو مساوات اور سماجی انصاف کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہو۔اور فرمایا کہ صرف اسی طرح ہمیں عوام کی فلاح، خوشی اور خوش حالی حاصل ہو سکتی ہے۔افسوس! آج ہم اسلامی فلاحی ریاست کے قائد کے تصور کے بجائے ایک سیکیورٹی سٹیٹ بن چکے ہیں۔جس کی وجہ بدعنوان بیوروکریٹ ، فوجی مہم جو اور موقع پرست سیاستدان سب ہی ہیں۔قومی سلامتی اور خودمختاری کو داؤ پر لگا کر ہم دنیا بھر کے دہشت گردوں کے میزبان بن بیٹھے جس کے نتیجے میں آج ہم وہ فصل کاٹ رہے ہیں جو بوئی تھی۔ہم ایک ایسی قوم بلکہ ایک ایسا ہجوم بن چکے ہیں جو بدعنوانی دہشت گردی، تشدد کی سیاست، اختیارات کا ناجائز استعمال، لینڈ مافیا ، بھتہ خور، رشوت خور، غیر محفوظ اور نہ جانے کن کن آفتوں کا شکار ہو چکے ہیں۔وہ لوگ جو اس ملک کی تقدیر بدلنے اور فیصلے کرنے کا اختیار رکھتے ہیں، ان کا تو اس ملک میں کچھ بھی سٹیک پر نہیں۔وہ تو اپنے اثاثے، اور اہل خانہ بیرون ملک بھیج دیتے ہیں۔ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم بابائے قوم کے فلاحی ریاست کے تصور کو عملی شکل دیں۔

قائد نے قیام پاکستان کے وقت ریاست کی ترجیحات کا واضع تعین کر دیا تھا۔انہوں نے فرمایا" ریاست کا ہدف اور مقصد اپنی رعایا کے لئے ایسے اقدامات کرنے ہیں جو ان کی اقتصادی ، سماجی، فلاح و بہبود اور بہتری میں معاون ہوں" ۔انہوں نے مزید فرمایا کہ" اگر ہم اس عظیم مملکت کو خوش حال اور پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے عوام خاص طور پر غریب عوام کی بہتری پر پوری توجہ دینی ہوگی۔

قائد کا خواب ایک ایسا پاکستان تھا جہاں مساوات پر مبنی ایک جدید جمہوری نظام ہو دولت کی منصفانہ تقسیم ہو، لوگوں کو وسائل دستیاب ہوں تا کہ وہ خوش حال، پر مسرت اور بامعنی زندگی گزار سکیں۔قائد پر عزم تھے کہ پاکستان ایسا ہی ہوگا۔فروری ۱۹۴۸ء میں فوجی افسروں اور جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے قائد نے فرمایا کہ۔

" آپ اب اپنی سرزمین پر اس کی ترقی و خوشحالی، جمہوریت۔سماجی انصاف اور تمام باشندوں کے مساوی حقوق کے نگران ہیں۔اگر آپ نظم وضبط اور ایمان داری سے اپنے فرائض انجام دیں تو دنیا کی کوئی ایسی نعمت نہیں جسے آپ حاصل نہ کر سکیں۔

قائد نے جدید ترقی یافتہ ایسی فلاحی ریاست کا تصور کیا جہاں سماجی انصاف، اسلامی سوشلزم، بھائی چارہ، برداشت اور مساوات ہو۔جہاں ایک دوسرے کے عقائد اور مذہب کا احترام کیا جائے۔(باقی صفحہ 23 پر)

قائدؒ کا تصورِ پاکستان میری نظر میں بہت اہمیت کا حامل ہے، کہ یہ ہماری منزل کی نشان دہی کرتا ہے اسے بار بار دہرانا چاہیئے ۔وطنِ عزیز اپنی زندگی کی بہتر بہاریں دیکھ چکا، ہر سال ہم یومِ آزادی پورے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔لیکن ہمارے لئے یہ، بہترین موقع ہے کہ آج کے پاکستان کو ہم قائدِ اعظم کے تصور کے تناظر میں دیکھیں اور جاننے کی کوشش کریں کہ ہم کس حد تک ان کی توقعات کو پورا کر سکے۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں ہو سکتیں کہ آزادی کی جدوجہد کرتے وقت قائد کے پیش نظر ایک فلاحی ریاست کا حصول تھا۔وہ ایک ایسا ملک بنانا چاہتے تھے جہاں پر بسنے والے پورے حقوق کے ساتھ، بغیر کسی خوف یا لالچ کے اچھی زندگی گزار سکیں۔قائد نے پاکستان اشرافیہ یعنی elite کلاس کے لئے نہیں بنایا تھا۔انہوں نے اپنے ویژن کو واشگاف انداز میں ۲۴ اپریل ۱۹۴۳ء کو دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں بیان کیا۔فرمایا ۔

Here I should like to give a warning to the landlords and capitalists who have flourished at our expense by a system which is so vicious, which is so wicked and which makes them so selfish that it is difficult to reason with them. The exploitation of the masses has gone into their blood. They have forgotten the lesson of Islam. Greed and selfishness have made those people subordinate to the interests of the others in order to fatten themselves. There are millions of our people who hardly get one meal a day. Is this civilization? Is this the aim of Pakistan? If that is the idea of Pakistan, I would not have it."

کیا آج کا پاکستان قائد کے تصور کے مطابق ہے؟ ہمیں تو شائد اندازہ ہی نہیں کہ ہم نے ان کے تصور کو کس قدر پامال کر دیا ہے۔آج ایک عام آدمی دو وقت کی روٹی کا محتاج ہے اور ایلیٹ کلاس کو ہر نعمت وافر مہیا ہے۔امیر اور غریب کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل ہے جو دن بدن اور وسیع ہو رہی ہے۔ہم تو اس بات سے بھی بے خبر ہیں کہ قائد کی نظر میں پاکستان کے عوام، بالخصوص ایک عام آدمی کے لئے کیا کیا فلاحی اور اقتصادی منصوبے تھے۔بقول فیض

یہ داغ داغ اجالا ، یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
یہ وہ سحر تو نہیں جس کی آرزو لے کر
چلے تھے یار کہ مل جائے گی کہیں نہ کہیں

پاکستان بننے سے قبل ایک جرنلسٹ نے قائد سے جب یہ پوچھا کہ" پاکستان بننے کے بعد اس کا فوکس کیا ہوگا"۔تو ایک لمحے کا توقف کئے بغیر قائد نے فرمایا "People of Pakistan"۔

یہ جواب اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام کی فلاح ان کا عظیم ویژن تھا۔اپنے عوام کے ساتھ گہرے رشتے، مضبوط تعلق اور ان کے مسائل حل کرنے کا عزم تھا۔گو ۱۹۷۳ء کے آئین کی شق ۳۸ میں" عوام کی well being کی گارنٹی کو بھی شامل کیا گیا۔لیکن آئین پاکستان میں درج شدہ یہ گارنٹی آج اتنے برسوں بعد بھی اپنی تکمیل کی محتاج ہے۔مزدوروں کی فلاح اور بہبود کا انہیں کس قدر خیال تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ویلکا ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے قائد نے فرمایا"

I thought that in planning your factory, you have provided proper residential accommodation and other amenities for the workers, for no industry can thrive without contended workers~

اور کراچی بلدیہ فیکٹری میں آگ لگنے یا لگائے جانے کا واقعہ ابھی اتنا پرانا نہیں یہ سب قائد کے پاکستان میں ہوا۔ایک اور موقع پر ستمبر ۱۹۴۵ء میں قائد سے دریافت کیا گیا کہ جب پاکستان دنیا کے سیاسی نقشے پر ظہور پذیر ہوگا تو آپ کی اقتصادی پالیسیاں کیسی ہونگی۔قائد نے فرمایا" پاکستان کے اقتصادی میدان کی بنیاد تین ستونوں پر استوار ہوگی جو اکانومی، استحکام اور ترقی ہیں"۔ ان کی نگاہ اس وقت مضبوط اقتصادی ترقی کے ساتھ جڑی وسیع خوش حالی پر تھی۔اندرونی اور بیرونی استحکام کی خواہش تھی، اور ترقی سے ان کی تمنا ہر شعبے کی ترقی تھی۔

قائد اعظم کو مغربی سرمایہ دارانہ نظام پر شدید تحفظات تھے۔فرمایا

The economic system of the west has

ماہنامہ نیا رخ
یکے از مطبوعات روزنامہ پاکستان
September 2019 04

www.dailypakistan.pk

روزنامہ پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن | پاکستان اسلام آباد

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

میگزین ڈیسک

برطانیہ کے یورپی یونین سے اخراج کا فیصلہ دو وزرائے اعظم ڈیوڈ کیمرون اور ٹریزا مے کی ان کی عہدوں سے رخصتی کی وجہ بن گیا تھا۔ اب اسی بریگزٹ پر عمل درآمدان کے پس رو وزیراعظم بورس جانسن کے گلے کی ہڈی بھی بن گیا ہے۔ بورس جانسن نے برطانوی وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہونے کے فوری بعد یہ کہہ دیا تھا کہ وہ ہر حال میں اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ برطانیہ اس سال اکتیس اکتوبر کی ڈیڈ لائن تک یورپی یونین سے نکل جائے۔ اگر اس عرصے میں کوئی نیا بریگزٹ معاہدہ ہو گیا تو اچھا ہو گا اور نہ بھی ہوا تو لندن بغیر کسی باقاعدہ معاہدے کے ہی اس بلاک سے نکل جائے گا۔ اس عمل کے لیے ماہرین 'نو ڈیل بریگزٹ یا 'ہارڈ بریگزٹ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ بورس جانسن کو ان کے ان ارادوں سے روکنے کے لیے برطانوی پارلیمان کے ایوان زیریں یا ہاس آف کامنز نے حال ہی میں ایک ایسی قرارداد بھی منظور کر لی تھی کہ جانسن 'نو ڈیل بریگزٹ پر اکتیس اکتوبر کو عمل درآمد نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے کہ تب لندن میں اراکین پارلیمان نے بریگزٹ سے متعلقہ امور ایک طرح سے اپنے ہاتھ میں لے لیے تھے۔ پھر بورس جانسن نے یہ دھمکی بھی دے دی تھی کہ اگر پارلیمان نہ مانی تو وہ ملک میں نئے عام انتخابات کے انعقاد کا اعلان کر دیں گے۔ اس امکان کو بھی دارالعوام کے ارکان نے ایک اور قرارداد منظور کر کے روک دیا۔ اس کے بعد ایوان بالا یا ہاؤس آف لارڈز نے بھی جمعہ چھ ستمبر کی رات ایک قرارداد منظور کر لی، جس میں ہاس آف کامنز کے فیصلے کی حمایت کر دی گئی۔ یہ فیصلہ برطانیہ میں پارلیمانی سطح پر بورس جانسن کے بریگزٹ سے متعلقہ ارادوں کے لیے مسلسل تیسرا بڑا دھچکا تھا۔ لیکن اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اب موجودہ برطانوی وزیر اعظم کے لیے اور بھی مشکل ہو گیا ہے کہ وہ برطانیہ کے کسی ڈیل کے بغیر ہی اکتوبر کے آخر تک یورپی یونین سے نکل جانے کے پہلے سے کیے گئے فیصلے پر عمل درآمد کو یقینی بنا سکیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اب یہ خطرہ بہت کم رہ گیا ہے کہ برطانیہ 31 اکتوبر تک 'ہارڈ بریگزٹ کی صورت میں یورپی یونین سے نکل جائے گا۔ اس لیے کہ فی الحال جانسن کے پاس ملکی پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے اس فیصلے کا کوئی توڑ موجود ہی نہیں کہ دارالعوام اور دارالامرا نے 'نو ڈیل بریگزٹ کا راستہ عملا بند کر دیا ہے۔ اس قانون کی منظوری کے بعد اب یہ مسودہ دستخطوں کے لیے ملکہ الزبتھ ثانی کے سامنے رکھا جائے گا۔ ہاس آف لارڈز کے ایک بیان کے مطابق ملکہ کی طرف سے دستخطوں کے بعد یہ مسودہ نہ صرف باقاعدہ قانون بن جائے گا بلکہ یہ پیر نو ستمبر سے باقاعدہ طور پر نافذ العمل بھی ہو جائے گا۔

موبائل فون سروسز فراہم کرنے والے دنیا کے اس دوسرے بڑے ادارے کی جانب سے کہا جا رہا ہے کہ برطانیہ کو الوداع کہہ دینا خارج از امکان نہیں ہے اور ممکنہ طور پر یہ ادارہ اپنے ہیڈ کوارٹرز جرمن شہر ڈسلڈورف میں منتقل کر دے گا۔ جرمن علاقے رائن لینڈ میں ووڈافون کے نئے کیمپس میں پانچ ہزار ملازمین کی گنجائش ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ جرمنی اس ادارے کی سب سے بڑی منڈی بھی ہے۔ اس مسودہ قانون کے تحت وزیر اعظم بورس جانسن کو اس بات کا پابند بنا دیا گیا ہے کہ اگر وہ 19 اکتوبر تک یونین کے ساتھ کوئی نیا معاہدہ طے کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو انہیں برسلز میں یورپی یونین کے حکام کو یہ باقاعدہ درخواست کرنا ہو گی کہ بریگزٹ پر عمل درآمد کے لیے اب تک کی 31 اکتوبر کی ڈیڈ لائن میں کم از کم بھی مزید تین ماہ کی تاخیر کر دی جائے۔ دوسری طرف بورس جانسن خود یہ کہہ چکے ہیں کہ وہ ایسا تو اپنی زندگی میں بالکل نہیں کریں گے۔ انہوں نے اسی ہفتے کہہ دیا تھا، "میں یورپی یونین کو اس ڈیڈ لائن میں مزید کسی توسیع کی درخواست دینے سے زیادہ یہ پسند کروں گا کہ مجھے مر کر قبر میں لیٹنا پڑے۔ یوں برطانیہ کے یورپی یونین سے آئندہ اخراج کے فیصلے پر عمل درآمد اب اس حوالے سے انتہائی مشکوک ہو گیا ہے کہ لندن حکومت اس فیصلے پر آخر کب تک عمل کر سکے گی۔

☆☆☆

بریگزٹ جانسن کے گلے کی ہڈی.....اکتوبر مشکل ترین

برطانوی وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہونے کے فوری بعد بورس جانسن نے یہ کہہ دیا تھا کہ برطانیہ ہر حال میں رواں سال اکتیس اکتوبر تک یورپی یونین سے نکل جائے گا

رپورٹ

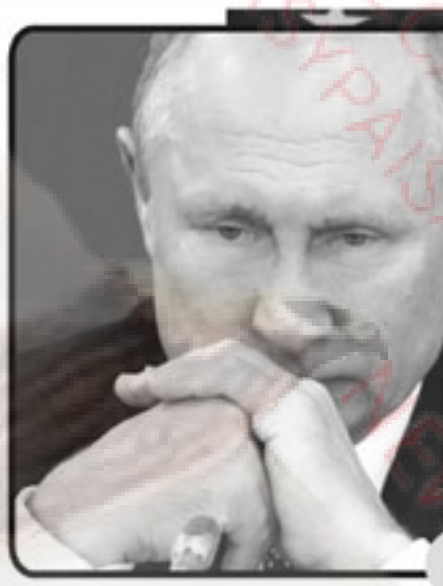

امریکی جاسوس برسوں تک روسی صدر کی رہائش گاہ میں ملازم رہا

سی آئی اے کے کریملن میں کام کرنیوالے جاسوس کو صدر پوٹن کے قریبی حلقوں تک رسائی حاصل تھی

روسی امریکی تعلقات کو اس بات سے دھچکا لگا ہے کہ ایک مبینہ امریکی جاسوس دو سال پہلے تک کریملن میں کام کرتا رہا تھا۔ روس نے بھی تصدیق کر دی ہے کہ سی آئی اے کا یہ مبینہ جاسوس صدر پوٹن کی سرکاری رہائش گاہ میں کام کرتا تھا۔ روس میں ماسکو اور امریکا میں واشنگٹن سے منگل دس ستمبر کو ملنے والی مختلف نیوز ایجنسیوں کی رپورٹوں کے مطابق امریکی ذرائع ابلاغ نے اپنی رپورٹوں میں دعوی کیا ہے کہ امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے کے کریملن میں کام کرنے والے ایک جاسوس کو روسی صدر پوٹن کے قریبی حلقوں تک رسائی حاصل تھی۔ اس امریکی جاسوس کو دو سال پہلے 2017 میں اس لیے کریملن سے نکال لیا گیا تھا کہ تب اس کی اصل شناخت سامنے آ جانے کے خدشات پیدا ہو گئے تھے۔ دوسری طرف روسی دارالحکومت میں صدر پوٹن کی کریملن کہلانے والی سرکاری رہائش گاہ کی طرف سے منگل کے روز تصدیق کر دی گئی کہ یہ مبینہ امریکی جاسوس ماسکو میں روسی صدارتی دفتر کی انتظامیہ کے لیے کام کرتا رہا تھا۔ کریملن کے ترجمان دیمیتری پیسکوف نے کہا، "اس شخص کو صدر پوٹن تک کوئی براہ راست رسائی حاصل نہیں تھی اور وہ ایک نچلے درجے کا سرکاری اہلکار تھا۔ روسی نیوز ایجنسی تاس نے پیسکوف کے اس بیان کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس شخص کو 'کئی سال پہلے نوکری سے نکال دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کریملن کے ترجمان نے مزید کہا، "اس شخص کی ملازمت کسی سینیئر سرکاری درجے کی پوزیشن نہیں تھی۔ دیمیتری پیسکوف نے یہ بھی کہا کہ انہیں ایسی کوئی اطلاع نہیں کہ یہ شخص امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے کے لیے کام کرتا رہا تھا۔

دیمیتری پیسکوف نے یہ باتیں آج ماسکو میں اس پس منظر میں کہیں کہ امریکی نشریاتی ادارے سی این این اور اخبار نیویارک ٹائمز کی رپورٹوں کے مطابق یہ مبینہ جاسوس کریملن میں سی آئی اے کے لیے کام کرتا تھا، جسے 2017 میں اس کی اصلیت سامنے آ جانے کے خوف اور اس کی سلامتی کو درپیش خطرات کے باعث پیدا ہونے والے خدشات کے باعث وہاں سے نکال لیا گیا تھا۔ امریکی میڈیا کا یہ دعوی چونکہ روس کے لیے سیاسی اور سفارتی سطح پر شرمندگی کا باعث سمجھا جا سکتا تھا، اس لیے کریملن کے ترجمان نے اس بارے میں کہا، امریکی میڈیا میں کیے جانے والے یہ تمام دعوے کہ اسے جلدی سے نکال لیا گیا تھا، اور اسے کس سے بچانے کی کوشش کی گئی تھی، یہ سب ایسی کہانیاں ہیں، جو من گھڑت اور محض زیب داستاں کے لیے ہیں۔ ان روسی دعووں کے برعکس سی این این اور نیویارک ٹائمز نے اپنی رپورٹوں میں کہا ہے کہ سی آئی اے کا یہ اثاثہ (اس کے لیے کام کرنے والا مخبر (کئی سال تک روسی حکومتی ڈھانچے کے اندر موجود تھا اور اسے کریملن میں اعلی حکام تک رسائی حاصل تھی۔ پوٹن 1975 میں سابق سوویت یونین کی خفیہ سروس کے جی بی میں شامل ہوئے۔ 1980 کے عشرے میں ان کی پہلی غیر ملکی تعیناتی کمیونسٹ مشرقی جرمنی کے شہر ڈریسڈن میں ہوئی۔ دیوار برلن کے خاتمے کے بعد پوٹن روس لوٹ گئے اور صدر بورس یلسن کی حکومت کا حصہ بنے۔ یلسن نے جب انہیں اپنا جانشین بنانے کا اعلان کیا تو ان کے لیے ملکی وزیر اعظم بننے کی راہ ہموار ہو گئی۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق اس امریکی جاسوس کو روسی صدر پوٹن کے قرب و جوار تک ملنے والی رسائی اتنی اہم تھی کہ اس نے اس شخص کو 'سی آئی اے کے قیمتی ترین روسی اثاثوں میں سے ایک بنا دیا تھا۔ جریدے نیویارک ٹائمز کے مطابق اس جاسوس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے مبینہ طور پر امریکی انٹیلیجنس اداروں کو صدر پوٹن کے اس حکم نامے سے متعلق شواہد بھی مہیا کیے تھے، جس میں مبینہ طور پر 2016 کے امریکی صدارتی انتخابات میں ڈیموکریٹ امیدوار ہیلری کلنٹن کے مقابلے میں ریپبلکن امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ کی حمایت کا ذکر کیا گیا تھا۔ امریکی میڈیا رپورٹوں کے مطابق سی آئی اے نے اپنے اس اثاثے کو کریملن سے نکالنے کی کوشش 2016 میں اس وقت کی تھی، جب امریکی صدارتی الیکشن میں روس کی مبینہ مداخلت کی بہت سی تفصیلات سامنے آ گئی تھیں اور یوں یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کریملن میں امریکا کا یہ جاسوس پر خطر انداز میں بے نقاب بھی ہو سکتا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس جاسوس نے 2016 میں اپنے 'کریملن سے نکلنے سے انکار کر دیا تھا۔ تاہم ایک سال بعد جب 2017 میں سی آئی اے نے اس پر دوبارہ دباؤ ڈالا، تو اس نے یہ تجویز قبول کر لی تھی۔ روس کے پاس قریب اٹھارہ سو ایسے میزائل ہیں جو ایٹمی ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ نیٹو اتحادیوں کے پاس مجموعی طور پر ایسے 2330 میزائل ہیں جن میں سے دو ہزار امریکا کی ملکیت ہیں۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے بتایا ہے کہ وائٹ ہاس کے ذرائع کے بقول اس امریکی جاسوس کو کریملن سے نکالنے کی وجوہات میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی کابینہ کے ارکان کی وجہ سے پیدا ہونے والے تحفظات بھی تھے۔ ان ذرائع کے مطابق ٹرمپ اور ان کی کابینہ نے خفیہ معلومات کو محفوظ رکھنے سے متعلق مبینہ لاپروائی کا مظاہرہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک واقعہ 2017 میں اس وقت پیش آیا تھا جب صدر پوٹن سے ایک نجی ملاقات کے دوران صدر ٹرمپ نے ایک مترجم کے تحریری نوٹس بھی زبردستی اپنے قبضے میں لے لیے تھے۔ دوسری طرف وائٹ ہاس کی پریس سیکرٹری اسٹیفنی گریشم نے سی این این کی اس حوالے سے رپورٹ پر اپنے ردعمل میں کہا ہے، "سی این این کی رپورٹنگ نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ اس میں یہ امکان بھی پایا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے انسانی جانیں خطرے میں پڑ جائیں۔ اس کے علاوہ خود سی آئی اے نے بھی ان امریکی میڈیا رپورٹوں کی تردید کی ہے۔

☆☆☆

ماہنامہ نیا رخ

یکے از مطبوعات روزنامہ پاکستان

September 2019 06

www.dailypakistan.pk

پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان راولپنڈی | پک وطن | پاکستان

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

سفرنامہ.....قسط نمبر:1

حیرت کو تصویر کیا

دور دور تک پھیلی روشنیاں بتا رہی تھیں کہ ہمت، طاقت اور فیصلے کی قوت نے تمام منفی مفروضوں کو ختم کر دیا

نعیم فاطمہ علوی

نیو اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ:

۹ ستمبر رات 2 بجے گھر سے نکلے تو میں کافی خوش تھی۔ گردوپیش کے مناظر بدلنے والے تھے۔ نیا ملک، نئے لوگ، نیا ماحول ۔۔کوئی خوف، ڈر، اُداسی یا گھر کے بارے میں پریشانی نہیں تھی۔

وہ جو کہ ایک زمانے میں ہوتی تھی فلاں تالا لگایا یا نہیں فلاں کام کیا کہ نہیں۔۔۔

میاں ساتھ تھے، بیٹا، بہو، اور ایک ماہ کی پوتی ہانیہ البتہ گھر میں تھے۔ جہاز میں بیٹھتے ہی مناظر بدلے، تو چند گھنٹوں میں ہی میرے جنم دن کی ساعتیں ہواؤں میں، فضاؤں میں بلندیوں پر ٹرکش ایئرلائن کے سنگ ہوا میں جھوم رہی تھیں۔ کیا معلوم زندگی میں کیا کیا امکانات ہیں، کیا کیا سر کر لیئے اور کیا کیا ابھی سر کرنے باقی ہیں۔

اسلام آباد کی ساری مصروفیات چھوڑ کر خاموشی سے گردوپیش کو جذب کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اسلام آباد ایئرپورٹ رات کے وقت روشنیوں کے حصار میں بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ ہی عرصہ پہلے کی تو بات ہے، لوگوں نے کیا کیا نہیں کہا تھا۔

یہاں کسی بزرگ کا مزار ہے لہذا اس زمین پر بلڈوزر نہیں چل سکتا۔ اس زمین میں تو پانی ہی نہیں۔ اس لیئے ایئرپورٹ کبھی نہیں بنے گا۔ علاقہ سکیورٹی رسک ہے۔ لہٰذا ایئرپورٹ بن ہی نہیں سکتا۔

دور دور تک پھیلی روشنیاں بتا رہی تھیں کہ ہمت، طاقت اور فیصلے کی قوت نے تمام منفی مفروضوں کو ختم کر دیا۔ اور اب یہاں دنیا جہاں کی رونقیں سمٹ آئی تھیں۔ اگر دیکھا جائے تو محدود وسائل اور مسائل کے باوجود اتنے بڑے ایئرپورٹ کو مکمل کر کے چلا دینا بہت بڑا کام تھا۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

اسلام آباد ایئرپورٹ پر چار جگہ ٹھہر ٹھہر کر مختلف مراحل سے گزرنا پڑا۔ یوں تو مسافر قطار میں کھڑے تھے۔ لائنوں میں لگے مسافروں نے ٹرالیوں پر اپنا اپنا سامان لادا ہوا تھا۔ جیسے ہی اُنکا سامان چیک اِن ہو جاتا، وہ ٹرالی وہیں چھوڑ کر اپنا دستی سامان لے کر چلے جاتے۔ اِن مسافروں میں نوجوان بھی تھے اور اُدھیڑ عمر بھی۔

میرے پاس نئے سوٹ کیس تھے۔ امریکہ جانے کیلئے بیٹے نے امریکن ٹورسٹ بیگ لینے کو کہا تھا جو وزن میں خاصے ہلکے ہوتے ہیں۔ جب بازار گئے اور قیمتیں پڑھیں تو مجھے یقین تھا کہ ہم فوراً ہی دکان سے باہر نکل آئیں گے۔ مگر بیٹا بضد تھا کہ یہی لینے ہیں۔ سو لینے پڑے اور اب میں حالت سفر میں اِن سے خوب لطف اندوز ہو رہی تھی۔ اُنگلی کے اشارے سے بھاگتے ہوئے اِن رنگ برنگے بیگوں کو ٹرالی کی ضرورت نہیں تھی۔ میں چاروں بیگوں کو آسانی سے دھکا دے کر لے جا رہی تھی۔ ہمارے اِرد گرد کافی خالی ٹرالیاں مسافروں کی بے حسی کی وجہ سے جمع ہو چکی تھیں۔ اور راستہ اِدھر اُدھر بکھری ٹرالیوں کی وجہ سے تنگ ہو گیا تھا۔ بہت سے لوگ لائن میں لگے ہوئے تھے۔ صرف ایک ملازم ڈیوٹی پر تھا، جو اِن بکھری ہوئی ٹرالیوں کو اکٹھا کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ بھی غائب ہو گیا۔ لائن میں لگے مسافر خالی ٹرالیوں کو اِدھر اُدھر کر کے اپنا رستہ بنا رہے تھے، جس میں اُنہیں کافی مشکل ہو رہی تھی۔ میرے میاں نے چاروں بیگ میرے حوالے کیئے اور اِن ٹرالیوں کو اکٹھا کر کے لائن سے دور ٹرالیوں کی مخصوص جگہ پر جمع کرنا شروع کر دیا۔ اُن کو دیکھ کر ایک اور شخص بھی لائن سے نکل کر ہاتھ بٹانے لگا۔ اور پھر اُس کے دو جوان بچے بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ اور یوں پل بھر میں وہ جگہ کشادہ ہو گئی۔

ہاتھ روم جانے کا اتفاق ہوا تو اعلیٰ قسم کے باتھ روم، اناڑی لوگوں کے استعمال کا منہ بولتا ثبوت نظر آئے۔ انتظار گاہ میں میرے ساتھ ایک فیملی تین چھوٹے بچوں سمیت پہلے سے بیٹھی تھی۔ میری بیٹی کا میرے ساتھ ہمیشہ مکالمہ رہا کہ آپ کلاس کی بات نہ کیا کریں۔ اِنسانیت کی بات کیا کریں۔ سب انسان برابر ہوتے ہیں۔ میں نے دِل ہی دِل میں بیٹی سائرہ سے مخاطب ہو کر کہا، کیا یہاں بیٹھے ہوئے سب انسان برابر ہیں۔ ایک بچے نے جوس کی بوتل پیتے ہوئے فرش پر گرا دی۔ دوسرے نے بسکٹ کھاتے ہوئے چورا کرسیوں پر گرا دیا۔ ماں باپ ساتھ تھے، مگر اُنہیں بچوں کو روکنے، ٹوکنے کی توفیق نہیں تھی۔ صاف ستھرے ماحول کو خراب کرنے والے یہ اِنسانوں کی الگ کلاس ہے۔

میں نے کلاس کو ذرا زور دے کر کہا۔ کیونکہ میں جانتی تھی، اس وقت بیٹی سے روبرو مخاطب نہیں ہوں۔

میں نے دکھ سے سوچا ہمارے نشریاتی اداروں کا کردار قوم کی تربیت میں کیوں نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔ پتہ نہیں ہم لوگ بحیثیت قوم منفی رویوں کی ترویج، منفی رویوں پر عمل پیرا ہو کر ایک گونہ لذت کیوں محسوس کرتے ہیں؟

اُجلے کپڑوں میں میلی ذہنیت بدلنے کی ضرورت ہے۔

میں تو اُس وقت صرف اور صرف تفریح کے موڈ میں تھی۔ انتظار گاہ میں بیٹھی اُس فیملی سے جو مسلسل اپنے اردگرد گندگی پھیلا رہی تھی میں نے منہ موڑ لیا اور گردوپیش بیٹھی خوبصورت لڑکیوں کو بے فکری سے گھومتے پھرتے دیکھ کر رشتے جوڑنے توڑنے لگی۔ دو فیشن ایبل لڑکے ایک پیاری سے لڑکی کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ یہ تینوں بہن بھائی لگتے ہیں۔ شاید امریکہ۔ پڑھنے کے لئے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ یہ انگلینڈ سے ہیں۔

میاں نے ترنت جواب دیا۔

آپ کو کیسے پتا چلا

اُن کے فیشن سے!

اُن کے قریب ہی ایک نو بیاہتا جوڑا بیٹھا تھا۔ شرمایا شرمایا سا۔ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر نہال ہو رہا تھا۔ مہندی سے رنگے ہاتھ اور گوری کلائیوں میں سونے کی چمکتی چوڑیاں، ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ، اور سوٹ سے ہم رنگ لپ اسٹک میں لڑکی کے چہرے پر سرشاری کی کیفیت دیکھ کر میں بھی خوش ہوتی رہی۔

ہمیشہ چاک و چوبند ہر وقت ہر سفر کیلئے تیار۔ چند غیر ملکی بھی اپنے مختصر سامان کے ساتھ نظر آئے۔

کچھ اُدھیڑ عمر خواتین کو بھی دیکھا۔ مالی خوشحالی، سیر و تفریح کا شوق، اور عمر کے فاصلوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہ بھی بہت اچھی دکھائی دے رہی تھیں۔

بعض لوگوں کو دیکھ کر لگتا تھا زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔

اور بعض لوگوں کے چہروں پر بے زاری کی کیفیت صاف پڑھی جا سکتی تھی۔ بھید بھری زندگی کی اِسرار کشائی سے وہ خائف سے دکھائی دیتے تھے۔

میرے لئے سفر اور پھر استنبول میں قیام کا خیال ہی بہت خوش کن تھا۔

گزشتہ کئی روز سے اسلام آباد میں کافی مصروف وقت گزرا تھا جس کی وجہ سے میں ذہنی طور پر تھکی ہوئی تھی۔ دو دن پہلے گھر میں ایک دعوت کی وجہ سے کام کرتے ہوئے کمر میں درد بھی نکل آئی تھی۔ اور اَب خوش کن خیالات کے تانے بانے میں درد کا احساس بھی نہ رہا۔

جونہی استنبول کے سفر کے لمحات قریب آ رہے تھے، دِل میں گدگداہٹ سی محسوس ہونے لگی تھی۔

بہو نے روانگی کے وقت دواؤں کا تھیلا تھماتے ہوئے کہا تھا۔

جسم میں درد ہوا تو یہ دوا کھا لیجئے گا۔

تھکاوٹ ہوئی تو یہ، اور اگر نیند نہ آئی تو وہ کھا لینا۔

مگر استنبول دیکھنے کی خوشی ہر درد کی دوا بن گئی اس میں کوئی دوائی حائل نہ ہوئی۔ نیند کی اُکھاڑ پچھاڑ جسم پر حاوی تو ہوئی، مگر دورانِ سفر اُونگھ لینے ہی سے اُس کے تقاضے پورے ہو گئے۔

ٹرکش ایئرلائن کا جہاز قدرے نیا تھا۔ دِن کا وقت تھا، افغانستان کے سنگلاخ پہاڑ افغانیوں کی طبیعتوں کے غماض نظر آئے۔ باہر جھانکنے پر ایئرہوسٹس نے کہا کہ کھڑکی کا پردہ پھیلا دیجئے۔ دوسرے مسافروں کے آرام میں خلل آتا ہے۔ سو اندھیرے میں ماحول کو جذب کرتے ہوئے پانچ گھنٹے کا سفر گزر گیا۔ میں خوش تھی کہ اب ہم کچھ ہی دیر میں استنبول کی زمین پر ہوں گے۔ واہ میرا جنم دن، اور استنبول کی سرزمین، اِس بھید بھری زندگی کی خوبصورت اسرار کشائی۔

استنبول ائرپورٹ:

استنبول ائرپورٹ پر اُترے تو علوی صاحب نے بتایا کہ یہاں ایک نیا ائرپورٹ تیار ہو چکا ہے۔ کچھ ہی ہفتوں بعد یہ پرانا ائرپورٹ ختم ہو جائے گا۔ مگر مجھے تو یہ ائرپورٹ بھی کشادہ اور خوب پُر رونق لگا۔ ائرپورٹ پر اُترتے ہی دِل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ سفر کا ہر لمحہ مجھے دلچسپ لگ رہا تھا، اور میں ہر لمحے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ استنبول میں ہمارا قیام ایک رات کا تھا۔ ائرٹکٹ میں ہوٹل کی بکنگ کا انتظام ہو چکا تھا۔ لہٰذا کوئی پریشانی کی بات نہ تھی۔

پریشانی تھی تو صرف یہ کہ یہاں ہمارا تمام سامان جہاز سے اُتار دیا گیا تھا۔ اَب نیویارک کیلئے دوبارہ اگلے روز جہاز میں بک کروانا تھا۔ ہم اِس صورتحال کیلئے تیار نہ تھے۔ اُس وقت ہمیں اپنا سامان ایک بوجھ سا محسوس ہوا۔ دِل چاہا کچھ بھی ساتھ نہ ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ ہم ہلکے پھلکے ہو کر تھوڑے سے وقت سے خوب لطف اندوز ہوتے۔ بہرحال سامان ہم نے وہیں ایک لاکر میں رکھوایا، اور ہاتھ میں رکھنے والا سامان لے کر مختلف ٹرینوں کو بدلتے ہوئے اپنے ہوٹل پہنچ گئے۔ جس علاقے میں ہماری قیام گاہ تھی وہ علاقہ مجھے بالکل مری کی طرح لگا۔ تنگ تنگ سڑکوں کو گنجان آباد دیکھ کر اندرونِ لاہور یاد آ گیا۔

ہوٹل میں سامان رکھا اور منہ ہاتھ دھو کر ہم لوگ فوراً ہی گھومنے کے لیئے باہر نکل گئے۔ عمر کے اِس حصے میں سفر کی تھکن کے ساتھ ساتھ اونچائی پر چڑھتے ہوئے سانس بھی پھولنے لگتا۔ (باقی صفحہ 23)

www.dailypakistan.pk

روزنامہ پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن | پاکستان اسلام آباد

حیدر آباد دکن..... 71 سال قبل جب انڈیا نے قبضہ کیا

دلی کی قیادت کو یہ گوارا نہ تھا کہ اس کے قلب میں آزاد مسلم ریاست ہو

بھارت نے 36 ہزار فوجیوں کے ساتھ حملہ کیا جبکہ نظام کے پاس کل 24 ہزار فوجی تھے

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

خصوصی رپورٹ

انڈیا خواہ کتنا ہی امن پسند ملک کیوں نہ ہو لیکن اس کی گذشتہ ایک سو برس کی تاریخ بہت ہی خون آشام رہی ہے اور تقسیم کا دور اس کا سب سے پر تشدد باب ہے، جس میں تقریباً پانچ لاکھ افراد کی جانیں فسادات کی نذر ہوئیں۔ یہ سلسلہ یہیں نہیں رکا اور ایک سال بعد حیدر آباد کی آزاد ریاست میں کشت وخون کا بازار گرم ہو گیا۔ تقسیم کے وقت انڈیا میں تقریباً 500 آزاد شاہی ریاستیں تھیں جن کا حکومت برطانیہ کے ساتھ اتحاد تھا لیکن انگریزوں نے انڈیا کو آزاد کرتے وقت ان ریاستوں کی قسمت کا فیصلہ نہیں کیا بلکہ یہ کہا کہ انھیں اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہیں تو انڈیا کے ساتھ الحاق کر لیں یا پھر نوزائیدہ ملک پاکستان کے ساتھ مل جائیں۔ لیکن حیدر آباد کی مسلم حکومت نے آزاد رہنے کا فیصلہ کرتے ہوئے 15 اگست 1947 کے دن خود کو آزاد ریاست قرار دیا۔ اس فیصلے نے انڈیا کے بہت سے رہنماؤں کو برہم کر دیا جن میں انڈیا کے اس وقت کے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل بھی شامل تھے۔ انڈیا کی تقسیم کچھ اس طرح ہوئی تھی کہ وہ کسی بھی فریق کو قابل قبول نہیں تھی۔ مغرب میں مغربی پاکستان تھا تو مشرق میں مشرقی پاکستان جو بعد میں بنگلہ دیشن کے نام سے الگ ملک بن گیا۔

ایسے میں دہلی کی قیادت کو یہ گوارا نہ تھا کہ انڈیا کے قلب میں بھی ایک آزاد مسلم ریاست ہو جبکہ کشمیر کا خطہ پہلے ہی بڑے تنازع کا باعث تھا۔ بہرحال انڈیا نے 13 ستمبر 1948 کو حیدر آباد کو اپنی ریاست میں شامل کرنے کے لیے حملہ کر دیا اور اس مشن کو آپریشن پول یعنی حیدر آباد میں پولیس کارروائی کا نام دیا گیا۔ حیدر آباد ہر چند کہ مسلم ریاست تھی لیکن وہاں کی اکثریتی آبادی ہندو مذہب کی ماننے والی تھی۔ تلنگانہ تحریک نے نظام حیدر آباد عثمان علی خان، آصف جاہ ہفتم کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنی فوج کو مستحکم کریں۔ اس افراتفری کے دوران یہ افواہ گشت کرنے لگی کہ نظام حیدر آباد، گوا میں پرتگالیوں اور پاکستان کی مدد سے خود کو مسلح کر رہا ہے۔ اس خبر پر سردار پٹیل نے کہا کہ انڈیا میں ایک آزاد حیدر آباد کا تصور انڈیا کے قلب میں ایک ناسور کی طرح ہے جسے جراحی کے ذریعے ہٹانے کی ضرورت ہے۔

انڈیا نے حیدر آباد کو اپنی ریاست بنانے کے لیے 36 ہزار مسلح فوج اتار دی جبکہ دوسری جانب نظام حیدر آباد جو کہ دنیا کی امیر ترین ریاستوں میں تھی لیکن اس کے پاس صرف 24 ہزار فوج تھی اور اس میں بھی پوری طرح سے تربیت یافتہ فوجیوں کی تعداد تقریباً چھ ہزار تھی۔ ان میں عرب، روہیلا، پٹھان اور دیگر مسلمان شامل تھے۔ نظام کی فوج تین حصوں میں منقسم تھی، اس میں گھڑ سوار، پیدل اور توپ خانے والے فوجی شامل تھے۔ اس کے علاوہ ریاست کے پاس تقریباً دو لاکھ جنگجو تھے جس کی کمان قاسم رضوی کے ہاتھ میں تھی۔ یہ غیر تربیت یافتہ جنگجو رضا کار کہلائے جاتے تھے۔

13 ستمبر کو شروع ہونے والی جنگ صرف پانچ دنوں میں ختم ہو گئی اور نظام حیدر آباد نے 17 ستمبر کی شام جنگ بندی کا اعلان کر دیا

انڈین حکومت کی جانب سے حملے کے بعد انڈین فوج نے مختلف اطراف سے محاذ کھول دیے۔ مغرب میں وجے واڈا اور مشرق میں شعلہ پور پر توجہ مرکوز کی جبکہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں حیدر آباد کی فوج کے خلاف کارروائی کی گئی۔ 13 ستمبر کو شروع ہونے والی جنگ صرف پانچ دنوں میں ختم ہو گئی اور نظام حیدر آباد نے 17 ستمبر کی شام جنگ بندی کا اعلان کر دیا۔ 18 تاریخ کو انڈین فوج حیدر آباد میں داخل ہو گئی اور نظام کے عرب نژاد کمانڈر ان چیف جنرل الادروس نے ہتھیار ڈال دیے۔ ایک اندازے کے مطابق اس دوران ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں اور فسادات کے کئی واقعات رونما ہوئے۔ یہاں تک کہ انڈیا کے پہلے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے فوجیوں کی جانب سے لوگوں کو قطاروں میں کھڑے کر کے گولیاں مارنے کی اطلاعات کے بعد فوجی کارروائیوں کی تحقیقات کے لیے سندر لال کی سربراہی میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ شائع نہ ہونے کے سبب یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حیدر آباد میں کتنی ہلاکتیں ہوئی تھیں۔ سرکاری طور پر تو یہ کہا گیا کہ انڈیا کے 32 فوجی ہلاک اور 97 زخمی ہوئے تھے جبکہ حیدر آباد کی جانب سے 490 ہلاک اور 122 زخمی ہوئے۔ اب جبکہ پنڈت سندر لال کی رپورٹ سامنے آ چکی ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ 27 ہزار سے 40 ہزار کے درمیان لوگ مارے گئے تاہم بعض دیگر تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ انڈیا کی کارروائی اور اس کے نتیجے میں پھوٹنے والے فسادات میں دو لاکھ سے بھی زیادہ افراد مارے گئے تھے۔ سندر لال رپورٹ میں کہا گیا کہ ہمارے پاس ناقابل تردید ایسے شواہد ہیں کہ فوج اور پولیس نے لوٹ مار کے علاوہ دوسرے جرائم بھی کیے۔ یہاں تک کہ فوج نے ہندوؤں کو مسلمانوں کی دکانوں اور مکانوں کو لوٹنے کے لیے کہا۔ مسلمانوں کی حالت کا ذکر گذشتہ سال لامنٹ میں شائع ہونے والی سید عامر شاہ کی روداد میں بھی ملتا ہے۔ اس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ کس طرح اپنے گاؤں سے نکل کر بارش میں 30 کلومیٹر پیدل چلتے ہوئے ضلع بیدر اپنے ایک رشتہ دار کے ہاں پہنچے تھے۔ عامر شاہ نے کہا انھیں بتایا گیا کہ وہ پولیس والے ہیں لیکن دراصل انڈین فوج کے حمایت یافتہ غنڈے تھے، چونکہ مسلسل بارش ہو رہی تھی اس لیے ہم لوگ بیدر پہنچ سکے۔ (شبانو علی اردو نیوز، ممبئی)

امریکہ طالبان امن مذاکرات: کب کیا ہوا؟

کئی سالوں سے امریکہ کی جانب سے کوششیں جاری ہیں کہ طالبان کے ساتھ امن معاہدہ کیا جائے تاہم ہر بار یہ کوشش ناکام ہو جاتی ہیں

نیوز رپورٹ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے طالبان کیساتھ امن مذاکرات معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے، لیکن یہ پہلی بار نہیں ہوا کہ امریکہ طالبان کے مابین بات چیت جاری تھی اور یہ بغیر کسی نتیجے کے ختم ہو گئی۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق کئی سالوں سے امریکہ کی جانب سے کوششیں جاری تھیں کہ طالبان کے ساتھ امن معاہدہ کیا جائے تاہم ہر بار یہ کوشش ناکام ہوتی رہی۔ سرکاری دستاویزات سے پتا چلتا ہے کہ 1993 سے 2001 تک امریکہ کے صدر رہنے والے بل کلنٹن کی انتظامیہ 11 ستمبر 2001 کے حملے سے قبل کئی بار طالبان کے ساتھ رابطے کرتی رہی۔ امریکہ کو اس بات کا ڈر تھا کہ طالبان افغانستان کو دہشت گردوں کی پناہ گاہ بننے کی اجازت دے رہے تھے، خاص طور پر القاعدہ کے رہنما اسامہ بن لادن کے لیے۔ تاہم کہا جا رہا تھا کہ ان روابط سے امریکہ کو طالبان کی جانب سے 9/11 تک کھوکھلے وعدوں کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ 2001 میں امریکہ کے افغانستان میں جنگ شروع کرنے کے بعد طالبان نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی کہ اگر امریکہ افغانستان میں انہیں کھلی چھوٹ دے دے تو وہ بھی ہتھیار ڈال دیں گے۔ تاہم امریکہ نے اس پیشکش کو رد کرتے ہوئے عزم کیا کہ وہ طالبان کی حکومت کو تباہ کر دیں گے۔ اس کے بعد 2004 اور پھر 2011 میں مذاکرات کی کوششیں کی گئیں لیکن وہ ناکام

رہیں۔ 2013 میں طالبان نے قطر میں ایک دفتر کھولا لیکن طالبان کے اس دفتر کی جانب سے امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی پیشکش کو رد کر دیا گیا۔ بعد ازاں 2015 میں، افغان حکومت نے پاکستان میں طالبان کے ساتھ پہلی مرتبہ آمنے سامنے بیٹھ کر مذاکرات کیے لیکن یہ بھی کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ اس وقت یہ خبر منظر عام پر آ گئی کہ طالبان کے امیر ملا عمر کی دو سال قبل موت ہو چکی ہے۔ 2015 میں امن مذاکرات شروع کرنے کی کوشش میں افغان صدر اشرف غنی نے طالبان کو ایک سیاسی جماعت کے طور پر تسلیم کرنے کی بھی پیشکش کی لیکن طالبان کی طرف سے اسے نظر انداز کر دیا گیا۔ 2018 میں افغان صدر نے ایک بار پھر یہ پیشکش کی اور عید الفطر کے موقعے پر جنگ بندی کے اعلان کا کہا لیکن طالبان نے اس کا جواب نہیں دیا تاہم اپنی طرف سے عید کے تین دن کے لیے جنگ بندی کا اعلان کیا۔ 2001 کے بعد سے یہ پہلی بار تھا کہ افغانستان میں تین دن کے لیے امن قائم ہوا۔ اس وقت ایسے مناظر دیکھنے میں آئے جن میں افغان باشندے طالبان جنگجوؤں کو آئس کریم دیتے ہوئے نظر آئے لیکن اس کے بعد ہنگامے دوبارہ شروع ہو گئے۔ مئی 2019 میں افغان معززین کے اجتماع یا جرگے نے ملک میں فوری اور مستقل جنگ بندی کا مطالبہ کیا جسے طالبان نے مکمل طور پر رد کر دیا۔ ستمبر 2018 میں امریکہ نے زلمے خلیل زاد کو نمائندہ خصوصی برائے افغان امن عمل مقرر کیا اور طالبان کے ساتھ مذاکرات کی نئی کوششیں شروع کیں۔ دوحہ میں کئی بار مذاکرات ہونے کے بعد امید نظر آئی کہ امریکہ اور طالبان کا امن معاہدہ ہو جائے گا۔ مذاکرات میں طالبان کی جانب سے اس بات پر سب سے زیادہ زور دیا گیا کہ امریکہ دہشت گردی کے خاتمے کے وعدے کے بدلے افغانستان سے اپنی فوج واپس بلا لے۔ طالبان نے کہا کہ کسی بھی طرح کے امن معاہدے سے قبل غیر ملکی فوج کا ملک سے نکلنا ضروری ہے۔ تاہم زلمے خلیل زاد کہتے رہے کہ امریکہ فوج کی واپسی کا نہیں بلکہ 2020 کے انتخابات سے قبل امن کا معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ طالبان نے افغان حکومت کے ساتھ مذاکرات سے اس لیے انکار کیا ہے کہ ان کا ماننا ہے اشرف غنی کی حکومت امریکہ کی کٹ پتلی ہے۔ تاہم گذشتہ سال سے اب تک جیسے جیسے مذاکرات آگے بڑھے، طالبان کی افغان حکومت کے نمائندوں سے روس کے شہر ماسکو میں دو بار ملاقات ہوئی۔ 2018 کے جولائی میں طالبان جنگجوؤں کی افغان حکومت کے ان نمائندوں کے ساتھ دوحہ میں ملاقات ہوئی، جو ذاتی حیثیت میں بات چیت کے لیے وہاں گئے تھے۔ اس کے بعد دوحہ میں ہونے والے مذاکرات میں افغان حکومت کو شامل نہیں کیا گیا جس پر حکومتی نمائندوں نے برہمی کا بھی اظہار کیا۔ واضح رہے کہ جولائی میں افغان صدر اشرف غنی نے طالبان کے ساتھ مذاکرات کے لیے ایک ٹیم بھی تشکیل دی تھی۔ سات ستمبر کو ڈونلڈ ٹرمپ نے طالبان کے ساتھ ایک خفیہ ملاقات اور امن مذاکرات معطل کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے مذاکرات معطل کرنے کی وجہ حال ہی میں ہونے والے کابل حملے کو قرار دیا جس میں ایک امریکہ فوجی سمیت 11 افراد ہلاک ہوئے تھے اور اس حملے کی ذمہ داری طالبان نے قبول کی تھی۔

www.dailypakistan.pk

پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پک وطن لاہور | پاکستان اسلام آباد

چیف ایڈیٹر: سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

نیٹ رپورٹ

کیا موبائل فون خفیہ ریکارڈنگ کرتے ہیں؟

موبائل صارفین یہ کیوں محسوس کرتے ہیں کہ ان کی جاسوسی ہوتی ہے

انفارمیشن سکیورٹی انڈسٹری کے ماہرین ایسے دعوؤں سے اتفاق نہیں کرتے

کئی صارفین کا یقین ہے کہ ان کی گفتگو کو کوئی خفیہ طریقے سے سنتا ہے تا کہ انھیں اشتہاری مہمات کا نشانہ بنایا جائے۔ موبائل فونز کی سکیورٹی پر کام کرنے والی ایک کمپنی نے اس مقبولِ عام سازشی نظریے سے نمٹنے کے لیے ایک ریسرچ کرائی ہے کہ آیا فیک کمپنیاں صارفین کی گفتگو سنتی ہیں اور ریکارڈ کرتی ہیں انٹرنیٹ پر سوشل میڈیا اس طرح کی پوسٹوں اور ویڈیوز سے بھرا ہوا ہے کہ فیس بک اور گوگل جیسی بڑی بڑی کمپنیاں صارفین کی جاسوسی کرتی ہیں تا کہ انھیں اشتہارات کی مختلف قسم کی مہموں کا نشانہ بنایا جا سکے۔ ایسی کئی ایک ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہیں جن میں لوگ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ انھوں نے جن مصنوعات پر بات کی خاص انہی کے بارے میں آن لائین پلیٹ فارمز پر اشتہارات نے انھیں آن گھیرا۔ تاہم، حال ہی میں موبائل فونز کی سکیورٹی کی ایک کمپنی وڈیرا نے اس سازشی نظریے کے بارے میں سچ جاننے کے لیے آن لائین تجربات کو دو تین مرتبہ دوہرایا، تو معلوم ہوا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ موبائل فونز یا ایپس صارفین کی جاسوسی کرتے ہیں۔ ریسرچرز نے دو فونز لیے، ایک سیمسنگ اینڈرویڈ، اور دوسرا ایپل آئی فون، ان دونوں کو ایک آڈیو روم (شور والے کمرے) میں رکھ دیا۔ تقریباً تیس منٹ تک ان کے موجودگی میں تکرار کے ساتھ بلیوں اور کتوں کی غذا کے بارے میں اشتہارات سنائے گئے۔ ریسرچرز نے اسی طرح کے دو فونز ایک ایسے کمرے میں رکھ دیے جہاں خاموشی تھی۔ سکیورٹی ماہرین نے ان موبائل فونز کے تمام ایپس فیس بک، انسٹاگرام، کروم، سنیپ چیٹ، یوٹیوب، اور ایمیزون پر ہر پلیٹ فارم کی مکمل اجازت کے ساتھ کھلے یا آن رکھے۔ اس کے بعد انھوں نے ان فونز کے تمام ایپس اور پلیٹ فارمز پر پالتو جانوروں کی غذا کے بارے میں اشتہارات تلاش کیے۔ اس تجربے کے دوران ریسرچرز نے ان فونز کی بیٹری کے استعمال کی رفتار اور مقدار بھی چیک کی۔ ریسرچرز نے اس ٹیسٹ کو تین دن تک دوہرایا اور انھیں آڈیو روم میں رکھے گئے فونز پر پالتو جانوروں کی غذا کے اشتہارات میں یا بیٹری کے استعمال کی مقدار میں کوئی خاص اضافہ نظر نہیں آیا۔ آڈیو روم میں رکھے جانے موبائل فونز اور خاموش کمرے میں رکھے جانے والے فونز پر ہونی والی سرگرمیوں میں کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ البتہ انھوں نے یہ ضرور نوٹ کیا کے لوگوں کی بات چیت کی ریکارڈنگ اور اس کی کلاؤڈ میں اپلوڈنگ جیسی کوئی سرگرمی کسی ایپ کے ذریعے نہیں ہو رہی تھی۔ میک کا کہنا تھا کہ تاہم اگر یہ ریکارڈنگ ہو رہی ہوتی تو ہم ڈیٹا کا اس اونچی سطح کا استعمال دیکھتے جو عموماً ورچل اسسٹنٹ ڈیٹا کے استعمال کے دوران ہوتا ہے۔ کئی برسوں سے فیک کمپنیاں یہی کوشش کرتی رہیں کہ وہ اس بات کو غلط ثابت کریں کہ وہ موبائل فونز میں لگے مائیکرو فونز کو صارفین کی جاسوسی کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ پچھلے برس فیس بک کے سربراہ مارک زکربرگ سے امریکی سینیٹ میں ایک پیشی کے دوران یہی پوچھا گیا تھا کہ کیا ایسا ہو رہا ہے؟ تو انھوں نے اس کی سختی سے تردید کی تھی۔ تاہم، ان بڑی بڑی فیک کمپنیوں کے بارے میں اعتماد کا فقدان بڑھ چکا ہے۔ کئی صارفین یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی جاسوسی ہوتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس ریسرچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اینڈرویڈ فونز کے ایپس خاموش کمرے میں زیادہ ڈیٹا استعمال کرتے ہیں جس کے ساتھ آئی او ایس ایپس آڈیو روم میں زیادہ ڈیٹا استعمال کرتے ہیں۔ ماہرین کہتے ہیں کہ انھیں نہیں معلوم کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ لیکن انھوں نے طے کیا ہوا ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی ریسرچ کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اس سب کے باوجود، سکیورٹی کمپنی کے شریک بانی اور چیف ایگزیکٹو، ایلڈ رٹووی کو یقین ہے کہ مجموعی طور پر یہ نتیجہ اکثر لوگوں کے لیے حیران کن نہ ہوں جو کئی برسوں سے یہ سچائی جانتے ہیں کہ فیک کمپنیاں ہمارے بارے میں اتنا کچھ جانتی ہیں کہ انھیں ہمیں اشتہارات کا نشانے بنانے کے لیے ہماری گفتگو سننے کی ضرورت ہی نہ پیش آئے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اشتہاری کمپنیوں کے پاس صارفین کی شخصیات کی جزویات کو جاننے کے بہت ہی حساس طریقے موجود ہیں۔ مثال کے طور پر لوکیشن ڈیٹا، انٹرنیٹ استعمال کرنے کی تاریخ، ٹریکنگ کلکسلو، یہ ایسے طریقے ہیں جن کے ذریعے یہ جاننا آسان ہو جاتا ہے کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اشتہاری کمپنیوں کے پاس اتنا حساس ڈیٹا موجود ہے کہ وہ صارفین کی شخصیات کے جزیات کو بھی جان چکے ہوتے ہیں۔ یہ کمپنیاں آپ کو آپ کے دوستوں سے سوشل میڈیا پر موجود معلومات کے ذریعے ملا سکتے ہیں، اور شاید وہ بھی انہی چیزوں میں دلچسپی رکھتے ہوں جن میں آپ بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس طرح کی تکنیکی صلاحیتوں میں تیزی سے بہتری بھی آ رہی ہے۔

امپیریل کالج لندن سے وابستہ موبائل فونز پر اشتہارات اور سکیورٹی کے ماہر، سوٹیرس ڈیمٹریلیس کہتے ہیں آپ جو اشتہارات دیکھتے ہیں یہ دراصل ان کمپنیوں کے پاس آپ کے بارے میں ان کے پاس موجود بہت زیادہ ڈیٹا کا نتیجہ ہے۔ یہ اس ڈیٹا کو اشتہارات کی کمپنیوں کے نیٹ ورک میں شیئر کرتی ہیں جو خودکار اور انتہائی طاقتور مشین لرننگ الگورتھمز سے لیس ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر ڈیمٹریلیس کہتے ہیں کہ یہ کمپنیاں اتنی زیادہ صلاحیت رکھتی ہیں کہ یہ آپ کے کسی ایکشن سے پہلے ہی آپ کے بارے میں یہ بھی جانتی ہیں کہ آپ کس بات میں دلچسپی لے سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایسے بھی واقعات ہیں جہاں ایپس نے صارفین کی سرگرمیوں کو اشتہارات کے مقاصد کے لیے ریکارڈ کیا ہے۔ گزشتہ برس امریکی ریاست میساچوسٹ کی نارتھ ایسٹرن یونیورسٹی نے 17000 موبائل فونز کی مختلف ایپس کا ٹیسٹ کیا جو انھوں نے دنیا بھر میں اینڈرویڈ فونز کے ایپ سٹور سے حاصل کیے۔ انھیں موبائل فونز کے خفیہ طور پر سننے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ تاہم انھیں یہ ضرور پتہ چلا کہ کچھ قدرے ایسی چھوٹی چھوٹی ایپس ہیں جو صارف کے موبائل فون سے سکرین شاٹس یا ویڈیوز کسی تیسری پارٹی کو بھیجتی رہتی ہیں۔ اگرچہ یہ ایپس ایسا کسی تحقیقی مقصد کے لیے کر رہی تھیں نہ کہ اشتہاری مہم کے لیے۔ اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ چند مقتدر ریاستیں بھی جاسوسی کے لیے اعلیٰ اقسام کے موبائل فونز پر سائبر حملے کرتی ہیں۔ اس برس مئی میں واٹس ایپ نے یہ تسلیم کیا تھا کہ ہیکرز کہیں دور سے اپنے ایپس کے ذریعے جاسوسی کرنے والے سوفٹوئیر موبائل فونز میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ (جوناٹیڈی سائبر سیکیورٹی کے ماہر، بی بی سی نیوز)

موبائل انٹرنیٹ ڈاؤن لوڈ اسپیڈ، پاکستان کس نمبر پر ہے؟

اگر تو آپ موبائل فون پر ہی انٹرنیٹ استعمال کرنے کے عادی ہیں تو جنوبی کوریا اور آسٹریلیا وہ ممالک ہیں جہاں آن لائن ڈاؤن لوڈنگ رفتار آپ کو بہت زیادہ پسند آئے گی۔ دنیا بھر میں انٹرنیٹ اسپیڈ کی میپنگ کرنے والے ادارے اوکلا (Ookla) نے دنیا میں موبائل اور براڈ بینڈ انٹرنیٹ اسپیڈ کی فہرست جاری کی ہے۔ جنوبی کوریا موبائل انٹرنیٹ کی فہرست میں 97.44 ایم بی پی ایس کی اوسط ڈاؤن لوڈ اسپیڈ کے ساتھ سرفہرست ہے۔ اس معاملے میں دوسرے نمبر پر آسٹریلیا ہے جہاں کی اوسط رفتار 63.34 ایم بی پی ایس ہے۔ اسکے بعد قطر 61.72 ایم بی پی ایس کے ساتھ تیسرے، متحدہ عرب امارات 61.24 ایم بی پی ایس کیساتھ چوتھے اور ناروے 60.90 ایم بی پی ایس کے ساتھ پانچویں نمبر پر رہا۔ پاکستان 144 ممالک کی اس فہرست میں 116 ویں نمبر پر ہے جہاں موبائل انٹرنیٹ ڈاؤن لوڈنگ کی اوسط رفتار 13.55 ایم بی پی ایس ہے۔ پاکستان اس معاملے میں الجزائر، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور بھارت سے آگے ہے بلکہ بھارت اس فہرست میں 130 ویں نمبر پر ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2 برس میں دنیا بھر میں موبائل انٹرنیٹ اسپیڈ 21.4 فیصد سے بڑھ کر 22.81 سے 27.69 ایم بی پی ایس تک بڑھ گئی۔ تاہم جہاں تک براڈ بینڈ انٹرنیٹ اسپیڈ کی بات ہے تو اس معاملے میں سنگاپور 191.93 ایم بی پی ایس کے ساتھ سرفہرست ہے جبکہ جنوبی کوریا 156.18 ایم بی پی ایس کے ساتھ دوسرے نمبر پر موجود ہے۔ 177 ممالک کی اس فہرست میں پاکستان 156 ویں نمبر پر موجود ہے جہاں یہ رفتار 9.02 ایم بی پی ایس ہے جبکہ بھارت 30/74 ایم بی پی ایس کے ساتھ 70 ویں نمبر پر ہے۔

www.dailypakistan.pk

پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفر آباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پک وطن | پاکستان

چیف ایڈیٹر سردار خان نیازی

حسن جعفری

74واں اقوامِ متحدہ جنرل اسمبلی اِجلاس 2019

سال گذشتہ کے اِجلاس میں امریکی صدر نے جو کہا تھا وہ کوئی بھولا نہیں اِس مرتبہ کیا گل کھلیں گے

رواں ہفتے اَقوام متحدہ جنرل اَسمبلی کا 74واں اِجلاس دو ہزار اُنیس ہونے جا رہا ہے جس میں ممبران ممالک کے سربراہان جمع ہو کر دُنیا کو درپیش مسائل سے نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے مشاورت کریں گے اور تدبیریں پیش کریں جنھیں تالیوں کی گونج میں سُنا جائے گا اور عالمی میڈیا پر شہ سرخیوں دی جائیں گی اور پھر اگلے سال پچھترواں اِجلاس ہوگا۔ اِس سے پہلے ماضی میں ہونے والے اِجلاسات کے دوران جو قراردادیں منظور کی گئیں اُن پر عملدرآمد کے لیے اجلاس میں سفارشات پیش کی جاتی ہیں مگر عالمی سطح کے گھمبیر مسائل جوں کے توں چلے آ رہے ہیں۔ تقریباً دو سو کے قریب ممالک کے اِس اِتحاد میں دُنیا کے سبھی سرکردہ ممالک شامل ہیں جس میں ترقی یافتہ بھی ہیں اور ترقی پذیر بھی اور غریب ممالک بھی جو کسی نہ کسی طرح اِس عالمی ممالک کی متحدہ تنظیم سے وابستہ ہیں۔ مثال کے طور پر مقبوضہ کشمیر اور فلسطین کی سنگینی کی تاریخ کو دیکھا جائے تو اَقوام متحدہ کے اِجلاسات کی تاریخی عمر ایک جتنی ہے مگر اَفسوس آٹھویں دہائی کی نصف تک بھی یہ مسائل جوں کے توں حل طلب ہے ہیں جس میں پیش رَفت ہونا اَبھی باقی ہے۔ پاکستان کی بات کی جائے تو کونسا ایسا اِجلاس ہے جس میں پاکستان نے کوئی نئی بات کی ہو کشمیر سمیت بھارت سے چلنے والے دیگر معاملات حل طلب ہی چلے آ رہے ہیں جن کا ذکر ہر مرتبہ شریک ہونے والے پاکستانی وزیرِاعظم نے پیش کیے ہیں اور وہاں ہونے والی ملاقاتوں کے دوران دیگر سربراہان سے جو کچھ کہا گیا آئندہ سال بھی وہی کہا گیا جو سال گذشتہ کے اِجلاس میں کہا گیا اور اَب بھی اُمید ہے وہی کچھ کہا جائے گا جس کا رونا پاکستان گذشتہ تمام اِجلاسات میں روتا آیا ہے۔ پاکستانی موقفات میں بہت کچھ درج ہے جس میں اَفغانستان، بھارت، دہشت گرد تنظیمیں، مشرقِ وسطیٰ، برما، مقبوضہ کشمیر اور پاکستان کے اَندرونی معاملات جو عالمی حالات کے تناظر میں پاکستان میں پیدا ہوئے جس کا خمیازہ پاکستانی عوام بے گناہ و بے قصور بھگت رہی ہے جس کا سلسلہ اَب موقوف ہو جانا چاہیے۔ اَگر عالمی معاملات کو کوزہ بند کیا جائے تو کوئی بھی ایسا معاملہ نہیں جو اَقوام کے مابین ایک دوسرے سے کڑی دَر کڑی پیوستہ نہ ہو بس فاصلے بڑھنے یا کم زیادہ ہونے سے جو نزدیکی دُوری ہونے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں بس وہی ہیں جس کا خراج دُنیا بھر سے لیا جا رہا ہے۔ اَقوام متحدہ کے اِجلاس سے قبل مسلم دُنیا کا ایک اِجلاس بھی حال ہی میں ہو چکا ہے جس میں سب سے اہم معاملہ مسلمانوں کی دُنیا بھر میں ہونے والی نسل کشی پر فوکس کیا گیا تھا اور متفقہ طور پر جنرل اَسمبلی میں اِس معاملہ کو اُٹھانے پر اِتفاق کیا گیا تھا مگر کیا ایسا کیا جا سکا گا؟، کیا اَقوام عالم او آئی سی کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے اِقدامات کرنے پر رَضامند ہوں گی؟۔ یہ وہ تمام سوالات ہیں جن کے جوابات حالیہ اِجلاس کے فیصلہ کُن نتائج کو واضح کرتے ہیں۔ مگر کیا اِس مرتبہ بھی میزبان صدر سب کچھ جانتے ہوئے بھی عالمی صورت حال اور زمینی حقائق کو بالائے طاق رَکھ کر الگ ہی فلسفہ پیش کریں گے جس پر عمل کرنا دُنیا کو تباہی کی جانب لے جانے کے لیے کافی ہوگا تو پھر اِجلاس کا مقصد کیا ہوا جو اَمن و اَمان کے لیے یکجا ہونا کہلاتا ہے؟۔ کیا مقبوضہ وادی کشمیر و فلسطین سمیت مشرقِ وسطیٰ میں حالات تبدیلی کی جانب جائیں گے، کیا اِن علاقہ جات میں آزاد ذرائع اَبلاغ کو جانے اور کام کرنے کی اِجازت دے دی جائے گی، کیا عالمی برادری کی اِنسانی حقوق پر کام کرنے والی نام نہاد تنظیموں اور این جی اوز کی پُرسرار خاموشی ختم ہوگی۔ یاد رہے گذشتہ سال اَقوام متحدہ اِجلاس میں امریکی صدر ٹرمپ کی جانب سے اِس موقعہ پر جو کہا گیا تھا یا جو پالیسیاں پیش کی گئی تھیں اُن کے اَثرات چاہے کتنے ہی بھیانک کیوں نہ ہوں اُن پر عملدرآمد ہی امریکیوں کی بقا سمجھا گیا تھا تو پھر باقی دُنیا کا کیا بنے گا۔ صدر ٹرمپ نے ایران، سعودی عرب کشیدگی کو اِسرائیل کی مثلث میں پرو دیا تھا جبکہ ایران اور شمالی کوریا کو ایک طرف کر کے پاکستان کے اِحسانات کو بھی فراموش کر دیا تھا، مقبوضہ کشمیر اور روہنگیا پر کوٹھوس و مدلل موقف سامنے نہ لا سکے اور دُنیا کو عالمی جنگ کی نوید سُناتے ہوئے ایران اور شمالی کوریا کو دھمکیاں دے ڈالیں تھیں مگر اِس مرتبہ مقبوضہ کشمیر کی حمایت اور روس کی جانب سے پاکستان کی طرف جھکاؤ اور چین کی حمایت شامل ہے۔ اِس کے علاوہ مشرقِ وسطیٰ کی سمیت اَفغانستان و دیگر معاملات پر اِیران، ترکی اور روس کا ایک میز پر جمع ہونا بھی ہے۔ صدر ٹرمپ نے شمالی کوریا کے صدر کو جنونی اور دُنیا کو جنگ کی جانب سے لے جانے والا کہا تھا جبکہ خود موصوف بھی جنگ کا حل جنگ ہی نکال رہے تھے تاہم سال بیت جانے کے باوجود ایسا نہ کر سکے جو ایک طرح سے موجودہ اَمریکی حکومت اور صدر ٹرمپ کا اَپنا فلسفہ ہے جس میں تباہی و بربادی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ مزید بھی آپ کو یاد ہوگا سابقہ اِجلاس سے قبل شمالی کوریا کی جانب سے خطرناک بین البراعظمی میزائل کا کامیاب تجربہ کیا گیا تھا جس کے بعد سینتیس سو کلومیٹر تک مار کرنے والے میزائل کا تجربہ کیا گیا، نہ صرف تجربات شمالی کوریا کی جانب سے کیے گئے بلکہ جاپان اور امریکہ سمیت دیگر دشمن ممالک کو نیست و نابود کرنے کا بھی کہا گیا تھا یہ سب کچھ اُس وقت ہوا تھا جب جنرل اَسمبلی اِجلاس منعقد ہونے والا تھا لہٰذا صورتِ حال نے پلٹا کھایا اور جی فائیو سے جی ایٹ دیوانِ اوزکن ممالک کو اُلجھا کر رکھ دیا تھا۔ گذشتہ اَقوام متحدہ جنرل اَسمبلی اَجلاس سے قبل اور اُس دوران یا بعد اَز اِجلاس پیش آنے والے چند واقعات و معاملات پیش کرنے کا مقصد یہ بتانا مقصود ہے کہ اِس مرتبہ بھی تقریباً وہی معاملات ہیں اور اُن ہی ممالک کے مابین تنازعہ ہے جو اِس سے قبل برسرِپیکار ہیں تو پھر کیا اِس مرتبہ بھی روٹین کا اِجلاس اور ملاقاتیں ہوں گی یا پھر کچھ پہلے سے ہٹ کر ہوگا۔ مقبوضہ وادی کشمیر میں بھارتی ظلم و بربریت کی اِنتہا ہو یا فلسطین میں اِسرائیل کے مظالم سمیت حالیہ مسجد اِبراہیمی کی بے حرمتی یا پھر یمن میں جاری سعودی حملے یا اَفغانستان میں دہشت گردانہ حملوں سمیت پاکستان میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات، روس امریکہ تنازعہ یا چینی معاشی جنگ کی صورت حال معاملات و مسائل تو سابقہ روش سے پیوستہ ہیں جن کے تدارک کے لیے دُنیا بھر کے سربراہان ایک چھت کے نیچے جمع ہوتے ہیں کیا اِس مرتبہ کیے جانے والے فیصلوں پر عملدرآمد ممکن ہوگا یا پھر سابقہ قراردادوں کی منظوری کے لیے ہی پاپڑ بیلے جائیں گے سب عیاں ہونے جا رہا ہے صرف ایک روز باقی ہے۔

سابق مصری صدر مرسی کے بیٹے عبداللہ کی موت

جولائی 2014 میں مصر کی ایک عدالت نے عبداللہ مرسی کو منشیات رکھنے کے جرم میں ایک سال قید اور 10 ہزار مصری پاؤنڈ جرمانہ کیا تھا

مصر کے سابق صدر محمد مرسی کے بیٹے عبداللہ محمد مرسی 26 برس کی عمر میں اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ہیں۔ اخوان المسلمین سے وابستہ مختلف سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے مطابق عبداللہ محمد مرسی کی موت الجیزا کے ایک نجی ہسپتال میں ہوئی۔ اطلاعات کے مطابق دل کا دورہ پڑنے سے قبل وہ گاڑی چلا رہے تھے جبکہ ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود انھیں بچایا نہ جا سکا۔ عبداللہ مرسی کا انتقال ان کے والد محمد مرسی کے انتقال کے دو ماہ اور چند روز بعد ہوا ہے۔ مصر کے سابق صدر محمد مرسی، جنھیں 2013 میں فوج نے اقتدار سے معزول کر دیا تھا، 17 جون کو عدالت میں پیشی کے دوران گر کر انتقال کر گئے تھے۔ عبداللہ مرسی مصر کے سابق صدر محمد مرسی کے پانچویں بیٹے تھے۔ وہ 1993 میں پیدا ہوئے اور 2013 میں وہ مصر انٹرنیشنل یونیورسٹی میں بطور فیکلٹی ممبر شامل ہوئے۔ 2014 میں انھیں منشیات رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور 2015 میں ان کی گرفتاری کی وجہ جھوٹی خبریں پھیلانا بتائی گئی تھی۔ جولائی 2014 میں مصر کی ایک عدالت نے عبداللہ مرسی اور ان کے ایک دوست کو منشیات رکھنے کے جرم میں ایک سال قید اور 10 ہزار مصری پاؤنڈ جرمانہ کیا تھا۔ پولیس کا کہنا تھا کہ عبداللہ اور ان کے دوست کو شرکیہ صوبے سے آتے ہوئے منشیات سمیت گرفتار کیا گیا تھا۔ عبداللہ مرسی کے وکیل کا کہنا تھا کہ ان کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنایا گیا جبکہ عبداللہ کے بڑے بھائی اسامہ مرسی کے مطابق یہ مقدمہ خاندان کی عزت پر ایک حملہ تھا۔ 2015 میں عبداللہ مرسی کو ایک مرتبہ پھر گرفتار کیا گیا تھا۔ اس بار ان پر جھوٹی خبریں پھیلانے کا الزام لگایا گیا جس کے عوض ان پر پانچ ہزار پاؤنڈ جرمانہ عائد کیا گیا اور بعد ازاں انھیں رہا کر دیا گیا۔

مصری حکام نے اسامہ مرسی کو ایسا ہتھیار رکھنے پر گرفتار کیا تھا جس میں گولی یا دھماکہ خیز مواد استعمال نہیں ہوتا۔ انھیں تین سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ نو اگست کو عبداللہ نے فیس بک پر اپنے بھائی کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ 14 اگست کو انھوں نے ٹویٹر پر مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی سمیت حکومت کے 15 عہدیداران پر صدر مرسی کو ہٹائے جانے کے بعد اخوان المسلمین کے اراکین کے قتل کی منصوبہ بندی کرنے اور اس کا حکم دینے کا الزام لگایا تھا۔ محمد مرسی جمہوری طور پر منتخب ہونے والے مصر کے پہلے صدر تھے لیکن صرف ایک ہی برس کے بعد تین جولائی 2013 کو فوج نے ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔

☆☆☆

ماہنامہ نیا رخ
یکے از مطبوعات روزنامہ پاکستان

www.dailypakistan.pk

روزنامہ پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفر آباد | ایکشن کراچی | پاکستان لاہور | پاک وطن | پاکستان اسلام آباد

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

جرمن بچے سال بھر کی چینی سات ماہ میں کھا گئے

جرمن بچے اتنا میٹھا کھاتے ہیں کہ وہ سال رواں کے دوران اوسط فی کس استعمال کے لیے تجویز کردہ چینی سات ماہ میں ہی کھا گئے۔ ماہرین کے مطابق اس کی وجہ کاروباری کمپنیوں کی طرف سے شکر سے بھرپور اشیائے خوراک کی مارکیٹنگ ہے۔ عالمی سطح پر ایک دن 'ورلڈ اوورشوٹ ڈے' بھی منایا جاتا ہے، جس کا مطلب وہ دن ہوتا ہے جس روز تک زمین پر انسانی آبادی کرہ ارض پر موجود قدرتی وسائل میں سے اتنے استعمال کر چکی ہوتی ہے، جو اسے اوسطاً سال بھر کے دوران استعمال کرنا ہوتے ہیں۔ اس سال یہ دن اکتیس جولائی کو منایا گیا تھا۔ یعنی جن قدرتی وسائل کے ساتھ بنی نوع انسان کو زمین پر اکتیس دسمبر تک گزارہ کرنا تھا، وہ اکتیس جولائی کو ہی ختم کر دیے گئے تھے۔ اسی طرح جرمنی میں ایک دن شوگر اوورشوٹ ڈے کے طور پر بھی منایا جاتا ہے۔ اسکا مطلب ہوتا ہے کہ بچوں کو اوسطاً سال بھر میں جتنی شکر فی کس استعمال کرنا ہوتی ہے، وہ چینی کی اتنی ہی مقدار قبل از وقت لیکن کب تک استعمال کر چکے ہوتے ہیں۔ جرمن صارفین کے حقوق کے لیے سرگرم ایک تنظیم کے مطابق اس سال یہ حد اگست کے اوائل میں ہی عبور کر لی گئی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک اوسط جرمن بچے کو سال رواں کے دوران یکم جنوری سے لے کر اکتیس دسمبر تک جتنی شکر استعمال کرنا تھی، وہ تقریباً اتنی ہی چینی سال کے ساتویں مہینے کے آخر تک استعمال کر چکا تھا۔ ماہرین کے مطابق یہ صورت حال نہ صرف ان بچوں کی صحت کے لیے بہت خطرناک ہے بلکہ ان کے والدین کے لیے شدید پریشانی کا باعث بھی۔ غذائی امور کے ماہرین اسکے لیے اشیائے خوراک کے شعبے کے ان صنعتی پیداواری اداروں کو ذمے دار قرار دیتے ہیں، جو بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے لیکن اپنے لیے زیادہ سے زیادہ منافع کی خاطر خاص طور پر پیکٹوں میں بند ایسی خوراک تیار کرتے ہیں، جو چینی سے بھری ہوتی ہے۔ بہت سے طبی ماہرین اس کے لیے کیلوریز کے بموں کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ اسکا سبب یہ ہے کہ ایسی اشیائے خوراک کی صورت میں بچوں کے جسموں میں اتنی زیادہ شکر پہنچ جاتی ہے، جتنی وہ توانائی کی صورت میں جسمانی ورزش اور کھیل کود کے دوران استعمال نہیں کرتے۔ نتیجہ ان بچوں کے موٹاپے کی شکل میں نکلتا ہے اور موٹاپا خود کوئی بیماری نہ ہونے کے باوجود کئی طرح کی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے۔ برلن میں قائم صارفین کی کھانے پینے کی عادات سے متعلق غیر سرکاری تنظیم فوڈ واچ کے مطابق جرمن بچوں نے اس سال اتنی چینی پہلے سات ماہ میں ہی استعمال کر لی، جتنی عالمی ادارہ صحت کی رہنما تجاویز کے مطابق انہیں بارہ ماہ میں استعمال کرنا تھی۔ ساتھ ہی اس تنظیم کی طرف سے غذائی امور کی جرمن فیڈریشن اور جرمن ذیابیطس سوسائٹی کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جرمنی میں، جو یورپی یونین کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے، تین سے لے کر 18 سال تک کی عمر کے نابالغ شہری اپنے لیے صحت مند حد سے 63 فیصد زیادہ چینی استعمال کر رہے ہیں۔ فوڈ واچ کے مطابق جرمن معاشرے میں روایتی طور پر میٹھا کھانے کا رجحان اتنا زیادہ ہے کہ صرف بچے ہی نہیں بلکہ بالغ خواتین و حضرات بھی ہر سال اپنے لیے صحت مند حد سے کہیں زیادہ مقدار میں شکر استعمال کرتے ہیں۔ فوڈ واچ کے مطابق جرمن مردوں کا اس سال کے لیے 'شوگر اوورشوٹ ڈے' 20 ستمبر کو ہوگا جب کہ خواتین یہی حد آٹھ اکتوبر کو عبور کر جائیں گی۔ اس حقائق کا مطلب یہ بھی ہے کہ جرمنی میں کم عمر لڑکے لڑکیوں سے لے کر بالغ مردوں اور خواتین تک میں سے کوئی بھی ایسا نہیں، جو سال بھر کے دوران اوسطاً بس اتنی ہی فی کس شکر استعمال کرے، جتنی اسے صحت مند رہنے کے لیے کرنا چاہیے۔ رپورٹ کے مطابق یہاں ہر کوئی سرخ لکیر کے دوسری طرف ہی نظر آتا ہے۔

چھوٹے بچوں کا ٹی وی دیکھنا کتنا خطرناک

عالمی ادارہ صحت نے چھوٹے بچوں کے ٹی وی دیکھنے کے بارے میں پہلی بار دنیا بھر کیلئے اپنی تنبیہ اور رہنما ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ان ہدایات کے مطابق ویڈیو چیٹ کے علاوہ کوئی بھی ویڈیو اسکرین بچوں کے لیے اچھی نہیں ہوتی۔ اقوام متحدہ کے صحت کے ادارے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن یا ڈبلیو ایچ او کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی یہ ہدایات رواں سال اپریل میں جاری کی تھیں۔ یہ اپنی نوعیت اور مقصدیت میں اسی طرح کی وارننگ ہے، جیسی امریکا میں بچوں کے امراض کے ماہر ڈاکٹروں کی قومی اکیڈمی پہلے ہی جاری کر چکی ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی طرف سے کہا گیا ہے کہ ایک سال سے کم عمر کے شیر خوار بچوں کو ٹیلی وژن بالکل نہیں دیکھنا چاہیے جبکہ پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے اس کا دورانیہ کسی بھی طرح ایک گھنٹہ روزانہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ ڈبلیو ایچ او کے ماہرین کے مطابق شیر خوار یا بہت چھوٹے بچوں کو روزانہ کی بنیاد پر اپنا وقت اسکرین کے سامنے نہیں گزارنا چاہیے اور یہ وقت جتنا کم ہوگا، اتنا ہی یہ ان کی آنکھوں کے لیے بہتر ہوگا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ موبائل ٹیلی فون وغیرہ پر اہل خانہ کے پانچ سال کی عمر تک کے بچوں کے لیے بھی ساتھ ویڈیو چیٹ کو چھوڑ کر 18 ماہ سے کم عمر کے بچوں کے لیے کوئی بھی الیکٹرانک اسکرین اچھی نہیں ہوتی۔ مزید یہ کہ اگر دو سال سے کم عمر کے بچوں کے وزن یا کسی کمپیوٹر اسکرین پر کوئی معیاری کا دورانیہ بھی زیادہ نہیں ہونا چاہیے اور کسی کو اس وقت بچے کے ساتھ بیٹھا لیے اس بات کی وضاحت بھی کی جا عالمی ادارہ صحت نے اپنی ان ہدایات میں اس امر کی کھل کر وضاحت نہیں کی کہ ٹی وی یا کسی دوسری اسکرین کو بہت زیادہ دیکھنے سے کسی کم سن بچے کی صحت پر کیا کیا برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تاہم ڈبلیو ایچ او نے ساتھ ہی یہ بات بھی زور دے کر کہی ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کی کافی جسمانی مصروفیات اور ورزش کا خیال رکھنے کے علاوہ ان کے لیے ہر روز کافی حد تک لمبی نیند کو بھی یقینی بنانا چاہیے۔

ماہرین نے اس کا سبب یہ بتایا ہے کہ چھوٹے بچوں میں جسمانی بھاگ دوڑ کی کمی اور سستی ان میں موٹاپے کی وجہ بنتی ہے، اور موٹاپا آج کل کے بچوں کے صحت اور زندگی کے لیے ایک بڑا خطرہ بن چکا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق ایک سال سے کم عمر کے بچوں کو وقفے وقفے سے لیکن ہر روز مجموعی طور پر کم از کم بھی آدھ گھنٹہ پیٹ کے بل لٹائے رکھنا چاہیے کیونکہ ان کے لیے یہ بھی ایک ورزش ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک سال سے زائد عمر کے بچوں کو روزانہ کم از کم بھی تین گھنٹے تک کسی نہ کسی جسمانی مصروفیت یا کھیل میں مشغول رکھا جانا چاہیے۔

سام سنگ کی دنگ کر دینے والی جادوئی الماری

اگر تو آپ کو کپڑے دھونے میں تکلیف ہوتی ہے تو اب یہ کوئی مسئلہ نہیں درحقیقت آپ کی 'الماری' ہی اب یہ کام کرے گی۔ جی ہاں جنوبی کورین کمپنی سام سنگ کو ویسے تو اسمارٹ فونز، ٹیلی ویژن یا فریج وغیرہ کے لیے زیادہ جانا جاتا ہے مگر اس کی نئی ڈیوائس کسی جادو سے کم نہیں۔ آئی ایف اے ٹیکنالوجی نمائش کے دوران سام سنگ نے ایک الماری ایئر ڈریسر متعارف کرائی ہے جو کپڑوں کو سرف یا دیگر کیمیکلز کے بغیر ہی صاف کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی خراب استری کو بھی درست کر سکتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر ایل جی اسٹائلر سے ملتی جلتی الماری ہے جو گھر میں کپڑوں کی ڈرائی کلیننگ میں مدد دیتی ہے۔ بس اپنے کپڑوں کو اس الماری کے اندر لٹکائیں اور پھر اسٹیمنگ یا ہیٹنگ سسٹم سے ان کو صاف کر لیں۔ ایل جی کی ایسی الماری کی قیمت 2 ہزار ڈالرز ہے مگر سام سنگ نے فی الحال ایئر ڈریسر کی قیمت کا اعلان نہیں کیا۔ مگر ڈیزائن کے لحاظ سے یہ ایل جی اسٹائلر سے ملتی جلتی ہے تو امکان ہے کہ قیمت بھی اس کے قریب ہی ہوگی۔ ایئر ڈریسر میں ایک جیٹ ایئر سسٹم اور ایئر ہینگرز سپورٹ موجود ہے جو کپڑوں میں جمع ہونے والی گرد کو تیز ہوا کے ذریعے نکال دیتے ہیں، جبکہ جیٹ اسٹیم سسٹم کپڑوں کی صفائی کا کام کر کے ڈرائی کلین کر دیتا ہے۔ اس الماری میں ایک ایسا فلٹر بھی ہے جو کپڑوں میں موجود بو کو ختم کر کے انہیں خوشبودار بناتا ہے۔ اسے سب سے پہلے یورپ میں فروخت کے لیے پیش کیا جائے گا مگر ایسا کب ہوگا، فی الحال کچھ کہنا مشکل ہے۔

روزنامہ پاکستان کراچی | روزنامہ پاکستان گزٹ | روز نیوز | The Patriot | پاکستان Web Tv

نمرہ خان..... مختصر عرصہ میں بڑا نام کمانے والی اداکارہ

میگزین رپورٹ

نمرہ خان پاکستان شوبز انڈسٹری کا نیا مگر معروف نام ہے، کراچی میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے اپنے فلمی سفر کا آغاز ٹی وی سیریل خواب تعبیر سے کیا۔ چوبھن، چھوٹی سی غلط فہمی، خوشی کے لیے آیا چاند، شریک حیات پہلی جھرات، رشتہ انجانا سا اور چھوٹی سی زندگی سمیت کئی ڈراموں اور ٹیلی فلموں میں کام کر چکی ہیں۔ کس دن میرا ویاہ ہووے گا جیسے مزاحیہ ڈراموں میں بھی کام کیا ہے۔ ان کی پہلی فلم بلائنڈ لو 2016 میں جاری ہوئی۔ بعد میں فلم سایہ خدائے ذوالجلال (2016) میں نظر آئیں۔ انہیں انڈس ویلی اسکول آف آرٹس اینڈ آرکیٹیکچر کی طرف سے فلم سازی میں ڈگری ملی ہے جبکہ اداکاری میں بھی ایک سند حاصل کر چکی ہیں۔ نمرہ کا اپنا بیوٹی سیلون بھی ہے۔ کھیلوں سے بھی شغف رکھتی ہیں، معلوم ہوا ہے کہ اچھی اسکوائش کھلاڑی ہیں۔ اگست، 2014ء میں ایک روڈ حادثہ میں بری طرح متاثر ہوگئیں تھی۔ جب شوٹنگ سے لوٹ رہی تھی تو انکی گاڑی ایک وین سے ٹکرا گئیں تھیں۔ نمرہ خان ان دنوں ڈرامہ سیریل بھول میں دکھائی دے رہی ہیں۔ نمرہ خان وزن کے بڑھنے کی وجہ سے کافی پریشان تھیں لیکن اگزشتہ دنوں یہ خبر سامنے آئی کہ انہوں نے سات کلوگرام وزن کم کرلیا ہے، انکا کہنا ہے کہ وہ بہت خوش ہے کہ اس کا وزن بہت جلد کم ہوگیا ہے۔ حدیقہ کیانی ان کی آئیڈیل ہیں۔

Naya Rukh

نوائے نواب شاہ
پاکستان مظفر آباد
ایکشن کراچی
Daily ACTION Karachi
پاکستان
پاک وطن راولپنڈی
پاکستان اسلام آباد
THE DAILY PAKISTAN
JAZZCASH EASYPAISA
نیا رخ
کراچی
یکے از مطبوعات
پاکستان

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

تنویر خالد

قومی تشخص کی علامت اردو.....نفاذ کب ہوگا؟

اردو قیام پاکستان سے قبل دہلی کالج میں سائنسی وسماجی علوم کی تدریس کا ذریعہ، ریاست حیدرآباد دکن اور ریاست بہاؤلپور کی سرکاری، دفتری و تعلیمی زبان رہی ہے

مولانا محمد شریف خان منتظر نے کہا تھا کہ

ڈھل کر ہزار مرتبہ کوثر کے آب میں
میری زُبان اُردوئے شیریں سخن ہوئی

بلاشُبہ اُردو اس وقت دُنیا میں بولی جانیوالی کم وبیش سات ہزار زبا نوں کی درجہ بندی میں سب سے زیادہ بولی جانیوالی پہلی بیس زبانوں میں شامل ہے۔ کسی بھی مُلک کی سرکاری سرپرستی نہ ہونے اور مخصوص طبقہ کی اُردو سے متعلق متعصبانہ سوچ اور مخالفت کے باوجود یہ زبان پا کستان، بھارت، بنگلہ دیش، برطانیہ، کینیڈا، امریکہ، جرمنی، فرانس، سعودی عرب اور خلیجی ریاستوں میں بسنے والے کروڑوں انسانوں کے بولنے، سمجھنے اور لکھنے پڑھنے کی زبان ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں آباد مختلف نسلوں کی علاقائی مادری زبانوں پنجابی، پشتو، بلوچی، سندھی، سرائیکی، براھوی، گوجروی، ہندکو، پوٹھواری، بلتی، کشمیری اور دیگر زبانیں بولنے والوں کے درمیان رابطہ کی واحد زبان اُردو ہی ہے۔ یہ زبان جو قیام پاکستان سے قبل دہلی کالج میں سائنسی وسماجی علوم کی تدریس کا ذریعہ، ریاست حیدرآباد دکن اور ریاست بہاولپور کی سرکاری، دفتری وتعلیمی زبان رہی ہے پاکستان کی علاقائی زبانوں کی یکجہتی واتحاد کی علامت اور یگانگت کی کلید ہے۔ آذر بارہ بنکوی کے بقول

بچپن نے ہمیں دی ہے یہ شیرینیء گفتار
اُردو نہیں ہم ماں کی زباں بول رہے ہیں

مگر قابل صد افسوس امر یہ ہے کہ اثر پذیری کی بہترین صلاحیتوں سے مالا مال دوسری زبانوں سے اخذ واکتساب کی صلاحیت کی حامل اور مُلکی علاقائی زبانوں کے الفاظ واصطلاحات اپنے دامن میں سمونے والی کشادہ ظرف اُردو زبان آج بہتر سال گزرنے کے باوجود بھی مکمل طور پر قومی، سرکاری، دفتری، تعلیمی اور تدریسی زبان نہیں بن سکی۔ وہ قوم جسے اپنی اس اُردو زبان کے بل بوتے پر مقامی دانش کو بروئے کار لا کر ترقی وکامرانی کی منازل طے کرنا تھیں اور جسے قومی تشخص کی علامت بننا تھا مغرب زدہ ذہنیت کے حامل ایک فیصد انگریز دان طبقہ کی ریشہ دوانی کا شکار ہو کر اپنے ہی دیس میں ایک بدیسی زبان کی دستِ نگر ٹھہری ہے۔ ایک مخصوص طبقہ نے (جس کی بالادستی اور برتری کا سارا انحصار انگریزی زبان پر ہے) کروڑوں لوگوں کی ابلاغیات کو سلب کرتے ہوئے اُردو کو طویل عرصہ سے راندہءِ درگاہ بنا رکھا ہے اور سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اس مخصوص طبقہ نے نہ صرف بانی ءِ پا کستان کے اس حوالہ سے فرامین بلکہ دستور اور عدلیہ کے فیصلوں کو بھی پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ صرف اسی پر بس نہیں یہ طبقہ اُردو کے نفاذ کو علا قائی زبانوں کیلئے خطرہ قرار دے کر اُردو اور علاقائی زبانوں کے درمیان کش مکش اور محاذ آرائی کو بھی فروغ دیتا رہا ہے۔ اُردو زبان کے حوالہ سے پاکستانی قوم کی حالت حسن کاظمی کے اس شعر کی عکاس رہی ہے کہ

سب میرے چاہنے والے ہیں میرا کوئی نہیں
مَیں بھی اس مُلک میں اُردو کی طرح رہتا ہوں

تاریخ شاہد ہے کہ بانی ءِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پا کستان کے فوری بعد اُردو کو قومی، سرکاری اور دفتری زبان قرار دے دیا تھا۔ 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر تے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا تھا کہ ''یہ مَیں آپ کو واضع طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اُردو ہوگی اور صرف اُردو، اُردو کے سوا اور کوئی زبان نہیں''۔ اس جلسہ کے تین دِن بعد 24 مارچ 1948 کو ڈھاکہ یونیورسٹی میں جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر قائدِاعظمؒ نے بڑے ہی مُدلل انداز میں اپنے اس فیصلہ کی وضاحت وتشریح کرتے ہوئے فرمایا ''پاکستان کی سرکاری زُبان جو مُلک کے مختلف صُوبوں کے درمیان افہام وتفہیم کا ذریعہ ہو، صرف ایک ہوسکتی ہے اور وہ اُردو کے سوا کوئی اور زبان نہیں۔ قائداعظمؒ نے فرمایا اُردو وہ زبان ہے جسے برصغیر کے کروڑوں مُسلمانوں نے پرورش کیا ہے۔ اسے پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ زبان ہے جو دوسری صوبائی اور علاقائی زبانوں سے کہیں زیادہ اسلامی ثقافت اور اسلا می روایات کے بہترین سرمائے پر مشتمل ہے اور دوسرے اسلامی مُلکوں کی زبانوں سے قریب ترین ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات بھی اُردو کے حق میں جاتی ہے اور یہ بہت اہم بات ہے کہ بھارت نے اُردو کو دیس نکالا دے دیا ہے اور حتیٰ کہ اُردو رسم الخط کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اگر

بانیٔ قوم قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے قیام پاکستان کے فوری بعد اُردو کو قومی، سرکاری اور دفتری زبان قرار دے دیا تھا

پاکستان کے مختلف حصوں کو باہم مُتحد ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونا ہے تو اس کی سرکاری زبان ایک ہی ہوسکتی ہے اور وہ میری ذاتی رائے میں اُردو اور صرف اُردو ہے'' مگر ارباب اقتدار واختیار، بیوروکریسی اور سیاسی بُزرجمہروں نے اپنی روایتی غلامانہ ذہنیت کیوجہ سے قائدِاعظم کے ان فرامین کو کوئی اہمیت نہ دی اور انگریزی زبان کو زبردستی ملک وقوم پر مُسلط کر دیا۔

ارباب اقتدار واختیار اور سول بیوروکریسی کی اس انگریزی طرز فکر اور اُردو سے سوتیلے پن کے سلُوک کا اندازہ شاعرِ انقلاب جوش ملیح آبادی کی اپنی آپ بیتی ''یادوں کی برات'' میں دیئے گئے اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے جوش صاحب لکھتے ہیں کہ ایک بار دہلی میں پنڈت جواہر لال نہرو سے مُلاقات ہوئی تو وہ بڑے طنز کے ساتھ مجھے کہنے لگے کہ ''جوش صاحب! پاکستان کو اسلام اور اسلامی کلچر اور اسلامی زُبان یعنی اُردو کے تحفظ کے واسطے بنا یا گیا تھا لیکن ابھی کچھ دِن ہوئے مَیں پاکستان گیا تھا اور وہاں یہ دیکھا کہ مَیں تو شیروانی اور پاجامہ پہنے ہوئے ہوں لیکن وہاں کی گورنمنٹ کے تمام افسران سو فیصد انگریزی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ مجھ سے انگریزی بولی جارہی ہے اور انتہا تو یہ ہے کہ مجھے انگریزی میں ایڈریس بھی دیا جارہا ہے۔ مجھے اس صورتحال سے بے حد صدمہ ہوا۔ اور مَیں سمجھ گیا کہ اُردو، اُردو، اُردو کے جو نعرے ہندوستان میں لگائے گئے تھے وہ سارے اوپری دِل سے اور کھوکھلے تھے۔ تو ایڈریس کے بعد جب مَیں کھڑا ہوا تو مَیں نے اُسکا اُردو میں جواب دے کر سب کو حیران وپریشان کر دیا اور یہ بات ثابت کر دی کہ مجھ کو اُردو سے اُن کے مقابلہ میں زیادہ محبت ہے اور جوش صاحب! معاف کیجیے آپ نے جس اُردو کے واسطے اپنے وطن کو تج دیا اُس اُردو کو پاکستان میں کو ئی منہ نہیں لگا تا''۔ پنڈت جواہر لال نہرو کا یہ بیانیہ نہ صرف جوش صاحب بلکہ پوری پا کستانی قوم کیلئے شرمساری کا باعث تھا مگر صورتحال آج بھی جُوں کی تُوں ہے حالانکہ اُردو کو قومی سرکاری و دفتری زبان قرار دینے کے قائداعظمؒ کے ان فرامین کے 25 سال بعد 1973ء میں بڑی مثبت تعمیری اور قابل عمل کوشش کی گئی جب دستورِ پاکستان 1973ء میں 14 اگست 1988ء تک انگریزی کی جگہ اُردو کو سرکاری زبان کی حثیت سے رائج کرنے کی باقاعدہ شق شامل کی گئی مگر آٹھ ستمبر 2015ء تک یہ آئینی شق ہی رہی اس پر عملدرآمد کی کسی حکومت نے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔ اُردو کو قومی و دفتری زبان قرار دینے کے حوالے سے آٹھ ستمبر 2015ء کا دِن پا کستان کی تاریخ میں یادگار اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس روز سپریم کورٹ آف پاکستان نے اُردو کو دفتری زبان کے طور پر فوری رائج کرنے کا حکم دیتے ہوئے تین ماہ میں عملدرآمد رپورٹ طلب کرنے کا حکم بھی دیا تھا۔ یہ حکم چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان جسٹس جواد ایس خواجہ کی سربراہی میں قائم فُل بینچ نے اس حوالہ سے دائر کردہ بارہ سال پُرانی پٹیشن کا فیصلہ سُناتے ہوئے دیا۔ عدالت نے فیصلہ سُناتے ہوئے کہا کہ آرٹیکل 251 کی حکم عدولی کی گنجائش نہیں ہے۔ تمام قوانین کا قومی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ عوامی مفاد سے متعلق عدالتی فیصلوں کا بھی اُردو ترجمہ کیا جائے۔ مقابلے کے امتحا نات بھی اُردو میں لئے جائیں۔ عدالت نے قرار دیا کہ اس فیصلے کے نفاذ کے بعد آرٹیکل 251 کے احکامات کی خلاف ورزی پر شہریوں کو قانونی چارہ جوئی کا حق ہوگا۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ حکو مت نے اس معاملہ کو بہت ہی سرسری اور غیر سنجیدہ انداز میں لیا ہے یہ ہماری پسند، ناپسند یا تن آسانی کا معاملہ نہیں بلکہ آئینی حکم ہے کہ اُردو کو بطور سرکاری زبان رائج کیا جائے اور صوبائی زبانوں کی ترویج کی جا ئے۔ حکومت نے آئین کے نفاذ کیلئے زبانی خاطر جمع سے بڑھ کر کوئی ٹھوس عملی قدم نہیں اٹھایا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے اس تاریخی

آٹھ ستمبر 2015ء کا دِن پاکستان کی تاریخ میں یادگار اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس روز سپریم کورٹ آف پاکستان نے اُردو کو دفتری زبان کے طور پر فوری رائج کرنے کا حکم دیتے ہوئے تین ماہ میں عملدرآمد رپورٹ طلب کرنے کا حکم بھی دیا تھا

فیصلہ کے بعد پوری پاکستانی قوم کو اُمید تھی کہ تین ماہ میں تمام دفاتر میں اُردو رائج ہوگی۔ ایک سادہ فارم سے لے کر احکامات کے اجراء تک تما م امور اُردو میں سرانجام دیئے جائیں گے مگر آج اس فیصلہ کو چار سال ہو چکے ہیں لیکن انگریزی کی بالادستی ہر دفتر میں اُسی طور قائم دائم ہے۔ اب عوام کی نظریں موجودہ حکومت اور موجودہ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ پر مرکوز ہیں، دیکھیے وہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے آٹھ ستمبر 2015ء کے اس فیصلہ پر کس طور عملدرآمد کرواتے ہیں۔

آٹھ ستمبر کے فیصلہ میں عدالت قرار دے چکی ہے کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر حکومت چلانے کیلئے ایک غیر مُلکی زبان کا استعمال غیر ضروری ہے کیونکہ یہ زبان عام لوگ نہیں جانتے حتیٰ کہ سرکاری اہلکار اور ملازم بھی جو انگریزی ذریعہ تعلیم سے پڑھے ہوئے ہیں جس زبان کو سب سے زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ انگریزی نہیں ہوتی۔ یہ حضرات اس بات پر مجبور ہوتے ہیں کہ اپنے فیصلوں اور تجاویز کو ایسی زبان کے قالب میں ڈھال کر پیش کریں جس سے وہ غیر مانوس ہو تے ہیں۔ اس میں بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ ساری زندگی اس بدیشی زبان کے اسرار وا موز سمجھنے میں ہی لگ جاتی ہے اور تجویز کے اصل مغز اور جوہر پر توجہ مرکوز نہیں رہتی جو کہ با آسانی اُردو میں لکھی جاسکتی ہے۔ آئین کی حکمرانی تبھی قائم ہوسکتی ہے جب اس کی ابتداء حکمران طبقے سے ہو۔ پاکستان کے بہتر مستقبل اور اس کی ترقی کا اُردو سے گہرا تعلق ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اُردو زبان کو زندگی کے ہر شعبہ میں عملی طور پر رائج کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے مقتدرہ قومی زبا ن، انجمن ترقی ءِ اُردو پاکستان، مجلسِ ترقی ءِ ادب، اُردو ڈکشنری بورڈ، اُردو سائنس بورڈ اور اس طرح کے دیگر اداروں کو متحرک کیا جائے تا کہ حکومتی، عدالتی، تعلیمی، سائنسی، معاشی، سماجی، سیاسی، ہر شعبہ میں عام فہم اُردو زبان کی ترویج کو با آسانی ممکن بنایا جاسکے۔

www.dailypakistan.pk

روزنامہ پاکستان Web Tv | The Patriot Chief Editor Sardar Khan Niazi | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان لاہور | پاک وطن فیصل آباد | پاکستان اسلام آباد

چیف ایڈیٹر سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

عظمت شیر خان

امریکی لڑاکا طیارہ..... سپر ہورنیٹ

یہ جہاز بیک وقت فضائی معرکے اور فضائی حدود اور زمین پر موجود اہداف کو تلاش کر سکتا ہے

اس جہاز نے پہلی پرواز 1995 میں کی، اسکی باقاعدہ پیداوار ستمبر 1997 میں شروع ہوئی

امریکی طیارہ ساز کمپنیوں کا طرہ امتیاز رہا ہے کہ انہوں نے لڑاکا ہوائی جہازوں میں نئی جہتیں متعارف کروائیں اور جدید ترین ٹیکنالوجیز کا استعمال کرتے ہوئے شاہکار تخلیق کئے۔1990 کی دہائی کے آخر میں طیارہ ساز کمپنی میکڈونلڈ ڈگلس اور بوئنگ کا ادغام ہوگیا۔یوں بہت ساری نئی ٹیکنالوجیز متعارف ہوگئیں۔80 کی دہائی میکڈونلڈ ڈگلس نے ایک لڑاکا ہوائی جہاز بنایا جسے ایف 18 ہورنیٹ کا نام دیا گیا لیکن دونوں کمپنیوں کے ادغام کے بعد میکڈونلد ڈگلس ہی کے ایف 18 ہورنیٹ بنیادی ڈیزائن پر ہورنیٹ سپر تعمیر کیا گیا، جو متعدد الاغراض تھا یعنی یہ جہاز بیک وقت زمینی اہداف فضائی معرکے فضا سے فضا میں مار کرنا اور فضائی حدود اور زمین پر موجود اہداف کو تلاش کرنا شامل ہے۔اس جہاز کی ایک اور خوبی بھی ہے کہ یہ بحری بیڑے میں شامل طیارہ بردار بحری جہاز سے پرواز اور اس پر اتر سکتا ہے۔اس جہاز نے پہلی پرواز 1995 میں کی، اس کی باقائدہ پیداوار ستمبر 1997 میں شروع ہوئی اور یہ جہاز 1999 میں امریکی بحریہ کا حصہ بنا، تاکہ پہلے سے موجود گرومان کے بنائے گئے ایف 14 ٹام کیٹ کی جگہ لے سکیں، جو 2006 میں مکمل طور پر ریٹائر کر دیا گیا۔اس دوران ہورنیٹ سپر کیساتھ ساتھ پرانے ہورنیٹ بھی امریکی افواج کا حصہ رہے۔آسٹریلوی شاہی فضائیہ بھی پرانے جہاز 1984 سے بطور اہم اور بنیادی جہاز استعمال کر رہی ہے۔آسٹریلوی فضائیہ نے 2007 میں نئے سوپر ہارنیٹ جہازوں کا آرڈر دیا تاکہ اپنے پرانے ایف 111 سی کو ان نئے جہازوں سے بدل سکے۔

نئے جہاز آسٹریلوی فضائیہ میں 2010 میں شامل ہوئے جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ نیا سوپر ہارنیٹ میکڈونلڈ ڈگلس کے ڈیزائن شدہ پرانے جہاز کی ارتقائی شکل ہے۔اس کے منفرد پر اور دمچی نارتھروپ کے بنائے پی 530 سی کے مشابہ تھا جو بعد میں وائی ایف 17 کو برا بنا جس کو بھاری بھرکم ایف 15 ایگل کے مقابلے میں لایا جا سکے لیکن یہ منصوبہ بوجوہ کامیاب نہ ہو سکا۔امریکی بحریہ نے مشروط آرڈر دیا کہ وائی ایف 17 کو دوبارہ ڈیزائن کر کے اس میں سوپر ہورنیٹ جیسی خوبیاں پیدا کی جائیں۔ابتدائی طور پر بنائے جانیوالے ہورنیٹ نہایت موثر تھے لیکن ایک خامی ضرور تھی کہ یہ جہاز دور تک مار نہیں کر سکتا تھا۔لہٰذا میکڈونلڈ ڈگلس نے ایک نیا ڈیزائن دے دیا جسکو ہورنیٹ 2000 کا concept دیا گیا جس میں باڈی کو نسبتاً بڑا اور پروں کی سائز میں اضافہ کیا جائے تاکہ جہاز میں زیادہ ایندھن کی گنجائش کے ساتھ طاقتور انجن نصب کئے جا سکیں۔سرد جنگ کے اختتام پر دنیا بھر میں فوجی اخراجات میں کٹوتیاں کی گئیں تو نئے جہازوں کی مصوبہ بندیاں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں لیکن امریکی فضائیہ کو اپنے پرانے اور کم موثر ہوائی بیڑے کی وجہ سے امریکہ فوقیت کے متاثر ہونے کا خطرہ تھا۔اسی طرح امریکی بحریہ کو بھی اپنے پرانے ہوائی بیڑے کی صلاحیت میں کمی کی فکر لاحق ہوگئی تو سبھی نے فیصلہ سپر ہورنیٹ کے حق میں دیا۔یوں ہورنیٹ کے بنیادی ڈیزائن میں جوہری تبدیلیاں کی گئیں اور پرانے جہازوں کو نئے سپر ہورنیٹ سے بدل دیا گیا جس کی بنیاد ڈک

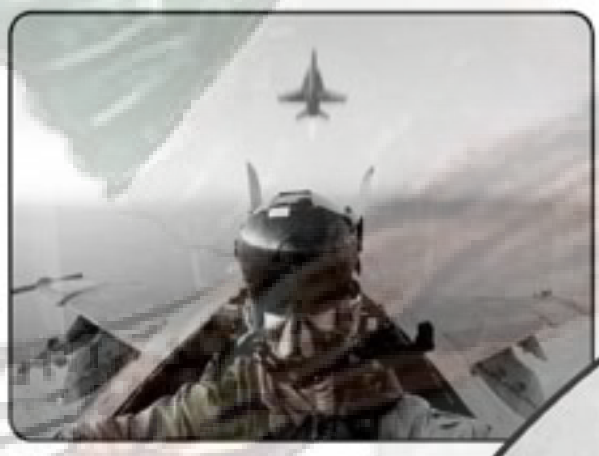

چینی کی نکتہ چینی بنی نئے جہاز میں جدید ترین ایویانکس جدید ejection seat ترقی یافتہ بہتر ریڈار انواع اقسام کے جدید اسلحہ جات کی تنصیب کی گئی۔اسکے سوفٹ ویئر میں مناسب تبدیلیاں کی گئیں دیکھ بھال مرمت کے شیڈول میں بھی مناسب تبدیلیاں کی گئیں۔جہاز کی 3100 آزمائشی پروازیں کی گئیں جو 4600 گھنٹے پر محیط تھیں۔یہ جہاز تب تک امریکی فضائیہ اور بحریہ کے افق پر چھایا رہا تا وقتیکہ ایف 5 3 سی لائٹننگ 2 میدان میں نہیں آ گیا۔بہرحال سوپر ہورنیٹ نے اپنے پورے دور میں بھرپور کردار ادا کیا بعد میں اسکا بلاک ٹو لایا گیا، AESA ریڈار نصب کیا گیا۔ڈسپلے بھی قدرے بڑا کر دیا گیا۔ہیلمٹ میں بھی کنٹرول کا جدید نظام نصب کیا گیا، جس میں زیادہ وزن کی ہتھیار زمینی اہداف کی تلاش کے جدید ترین آلات نصب کئے گئے۔جدید ترین کاکپٹ سائیڈ وائنڈر میزائیل اور دیگر انواع کے متعدد میزائیل نصب کئے گئے جن کا راستہ دشمن کے جامر آلات بھی نہیں روک سکتے تھے۔ان تمام تبدیلیوں کے باعث امریکہ بحریہ اس جہاز سے بہت حد تک مطمئن تھی جسکا بارہا اظہار بھی ہوتا رہا۔2013 کے اوائل میں نئے ٹینک کی تنصیب کے بعد اس جہاز میں مزید 1600 کلوگرام ایندھن کی گنجائش میسر آنے کے بعد جہاز کی رینج میں بھی اضافہ ہوگیا۔2014ء اس جہاز مزید ایسے آلات کا اضافہ کیا گیا، جن سے یہ جہاز اپنی طرف آنے والے جہازوں کے سگنل detect کرنے کے بعد ان سے بہتر طور پر نمٹ سکتا، زیادہ ایندھن کی گنجائش کے سبب اس کی رینج 41 فیصد مزید بڑھ گئی اس میں فضا میں ایندھن حاصل کرنے کے آلات بھی نصب کئے گئے۔اس جہاز میں جنرل الیکٹرک کے بنے ایف 414 انجن نصب کئے گئے جو جنرل الیکٹرک 404 انجن کی بہتر شکل ہے، جسکی ایندھن کی کھپت نہایت بہتر ہے اور اس جہاز میں ایندھن کی گنجائش 13 ہزار کلوگرام ہے۔اس کے پینٹ میں ایسی تبدیلی کی گئیں کہ یہ جہاز ریڈار پر کم ہی نظر آ سکتا تھا، مزید اس میں الیکٹرونک وارفیئر کا نظام بھی نصب کیا گیا، اس کی باڈی پر ایسی تبدیلیاں کی گئیں کی اسکی بہتر اور ہموار پرواز کے لئے اس کے گیپس ختم کئے گئے۔ان میں ڈسپلے کی ٹچ اسکرین نصب کی گئی جو رنگدار اور بہتر اور واضح تصویر مہیا کرتی اس میں فلائی بائی وائر کا جدید ترین نظام نصب کیا گیا۔اس جہاز کو ملائیشیا کویت فن لینڈ ڈنمارک آسٹریلیا متحدہ عرب امارات کی فضائیہ کے استعمال میں رہے ہیں۔اس جہاز کی لمبائی تقریباً 60 فٹ بلندی 16 فٹ خالی جہاز کا وزن 14552 کلوگرام لوڈیڈ وزن 21320 کلوگرام ہوتا ہے، ٹیک آف کیلئے 29937 کلوگرام ہوتا ہے، زیادہ سے زیادہ رفتار 1915 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔یہ جہاز بغیر رکے 722 کلومیٹر دور تک اہداف مار کر عوام انہیں مالا مال ہو لئے گئے۔یہ جہاز زیادہ سے زیادہ بلندی 50 ہزار فٹ تک ہوتی ہے۔اس جہاز میں 20 ملی میٹر کی دو عدد روٹری توپیں دھاڑتی رہتی ہے متعدد ہارڈ پوائنٹ کی وجہ سے یہ زیاد ہتھیار لے جا سکتا ہے۔

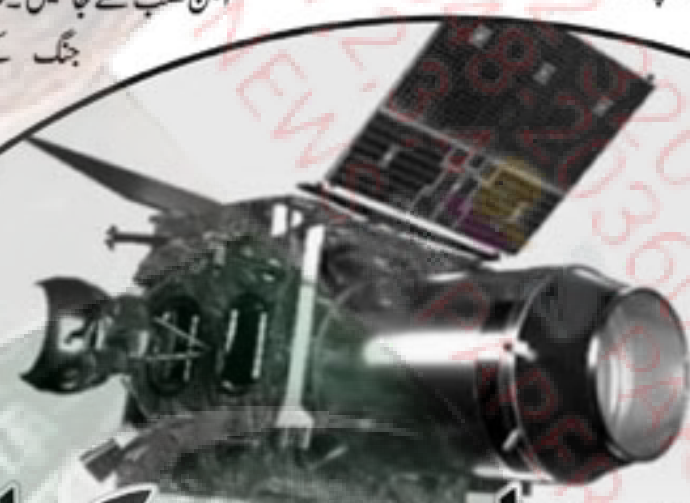

مشن چندریان ... 2 کیا ہے؟

22 اکتوبر 2008 میں انڈیا نے چاند کے لیے اپنا پہلا مشن چندریان 1- روانہ کیا تھا جو کہ آٹھ نومبر کو چاند کے مدار میں چاند کی سطح سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر قائم ہوا تھا اور اس نے کامیابی کے ساتھ چاند کی سطح کی تصاویر بھیجی۔انڈیا کے پہلے چاند مشن کی کامیابی نے انڈیا کی خلائی تحقیق کو نئی قوت بخشی اور اس وقت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ نے اسی زمانے میں چندریان 2 مشن کو منظوری دی تھی۔چندریان 2- کو پہلے 14 جولائی کو زمین سے لانچ کیا جانا تھا لیکن آخری وقت میں تکنیکی خرابی کے سبب اسے روک دیا گیا اور بالآخر ایک ہفتے کی تاخیر سے یہ 22 جولائی کو سری ہری کوٹا سے روانہ کیا گیا۔انڈیا کا یہ مشن چاند کے مدار میں داخل ہو گیا اور وہ وہاں کامیابی کے ساتھ اپنا کام کر رہا ہے۔گوہر رضا نے بتایا کہ اسے ایک سال تک کام کرنے کے مقصد سے روانہ کیا گیا تھا لیکن چونکہ اس میں ایندھن وافر مقدار میں ہے اس لیے اب یہ تقریباً ساڑھے سات سال تک کام کر سکے گا۔دوسری جانب آربیٹر سے چاند کی سطح کے لیے جو لینڈر روانہ کیا گیا تھا اسے سات ستمبر کی نصف شب کو چاند کی سطح پر اترنا تھا لیکن جب لینڈر سے چاند کا فاصلہ محض 2.1 کلومیٹر رہ گیا تو آربیٹر سے لینڈر کا رابطہ منقطع ہو گیا۔پلوبا گلا نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے چندریان 2- مشن کی مزید باریکیاں بتائیں اور یہ بھی بتایا کہ کس طرح اس مشن کو ناکام نہیں کہا جا سکتا۔انھوں نے بتایا کہ چندریان 2- میں تین حصے تھے۔ایک 'آربیٹر' جو چاند کے مدار میں گردش کے لیے تھا، دوسرا 'لینڈر' تھا جس کا نام 'وکرم' رکھا گیا تھا اور وہ چاند کی سطح پر سافٹ یعنی آرام کے ساتھ لینڈنگ کے لیے بنایا گیا تھا جبکہ تیسرا 'روور' تھا جو لینڈر سے نکل کر چاند کی سطح پر نقل وحمل کے لیے تھا۔ روور کو 'پرگیان' نام دیا گیا تھا۔پلوبا گلا نے بتایا کہ 'ایک مقصد سائنسی تھا جو کہ مدار میں آربیٹر کا قائم کرنا تھا اور وہ آپریشنل سیٹلائٹ ہے۔اس میں آٹھ انتہائی اعلیٰ درجے کے سائنسی آلات نصب کیے گئے تھے اور وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔جبکہ وکرم لینڈر اور پرگیان روور اپنے پہلے تجرباتی مشن پر بھیجے گئے تھے۔آپریشنل اور تجرباتی میں فرق ہو جاتا ہے۔تجرباتی مشن یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر اسی پر مبنی آپریشنل مشن بھیجا جاتا ہے۔اس تجرباتی مشن میں خرابی آئی لیکن اس میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

www.dailypakistan.pk

روزنامہ پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفر آباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن راولپنڈی | پاکستان اسلام آباد

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

میگزین ڈیسک

صرف سبزی کھانے سے فالج کے امکانات بڑھ سکتے ہیں

ایک اہم تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جولوگ صرف سبزیاں کھاتے ہیں ان کے لیے دل کا دورہ پڑنے کے امکانات کم جبکہ فالج کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔اس تحقیق میں جب سبزی خوروں کا گوشت خوروں سے موازنہ کیا گیا تو ان میں 1000 لوگوں میں سے دل کے دورے کے 10 مریض کم اور فالج کے 3 زیادہ تھے۔ برٹش میڈیکل جرنل یا برطانوی طبی جریدے میں چھپنے والی اس تحقیق میں 18 سال کی مدت تک 48000 لوگوں کی صحت کا جائزہ لیا گیا۔مگر اس بات کو وثوق سے نہیں کہا جاسکا کہ یہ نتائج ان کی خوراک کے سبب سامنے آئے یا زندگی کا کوئی اور پہلو اس کی اہم وجہ ہے۔ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ لوگوں کی خوراک اور ان کی پسند جو بھی ہو انواع واقسام کے کھانے کھانا صحت کے لیے بہترین ہیں۔اس میں ایپک اور آکسفورڈ کی تحقیق کا ڈیٹا بھی شامل کیا گیا ہے جو صحت اور غذا سے متعلق ایک لمبے عرصے تک چلنے والا منصوبہ تھا۔اس میں 1993 سے 2001 تک شامل کیے جانے والے نصف لوگ گوشت خور تھے جبکہ 16000 سے زیادہ سبزی خور یا ویگن تھے۔ ان میں 7500 ایسے لوگ بھی شامل تھے جو گوشت میں صرف مچھلی کھاتے ہیں۔تحقیق کے ابتدائی دور میں لوگوں سے ان کی غذائی عادات کے بارے میں پوچھا گیا اور یہ سوال 2010 میں دوبارہ کیا گیا۔تحقیق میں میڈیکل ہسٹری، سگریٹ نوشی اور جسمانی مشقت جیسے عناصر کو بھی سامنے رکھا گیا ہے۔ مجموعی طور پر دل کے مرض میں 2820 لوگ مبتلا تھے اور 1072 مریض فالج کے زیر اثر تھے۔اس میں 300 ہیمورا جک فالج کے کیس بھی شامل تھے جو کمزور خون کی شریانوں کے پھٹنے اور دماغ میں خون داخل ہونے سے ہوتا ہے۔ گوشت خوروں کے مقابلے میں گوشت میں صرف مچھلی کھانے والوں میں دل کے مریض 13 فیصد کم تھے۔ جبکہ سبزی خوروں میں دل کے امراض کا خطرہ 22 فیصد کم تھا۔دوسری طرف سبزی خوروں میں فالج کا دورہ پڑنے کا خطرہ 20 فیصد زیادہ تھا۔ محققین کے مطابق اس کا تعلق وٹامن بی 12 کی کمی ہوسکتی ہے لیکن اسکی تصدیق کے لیے ابھی مزید تحقیق درکار ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان بیماریوں کا تعلق لوگوں کی خوراک سے نہ ہو اور یہ تحقیق صرف گوشت نہ کھانے والوں کی زندگیوں کے مختلف عناصر کو اجاگر کرتی ہو۔کیا اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سبزی خوری صحت مند نہیں؟

برطانیہ میں کے لیے تشویش ناک بات تھی۔ بینائی کے حوالے سے وہ نابینا ہونے کے معیار پر پورا اترتا تھا۔ڈاکٹر اٹن نے کہا: ان کی بصارت کے ٹھیک درمیان میں سیاہ دھبے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ڈرائیو نہیں کر سکتے اور انھیں پڑھنے، ٹی وی دیکھنے، چہروں کا فرق معلوم کرنے میں سخت دشواری ہے۔ وہ اپنے آپ چل ضرور سکتے ہیں کیونکہ ان کو صرف پتلیوں کے کنارے سے نظر آتا ہے۔اس نوجوان کو nutritional optic neuropathy کی بیماری لاحق ہے اور اگر اس کی تشخیص جلد ہو جائے تو اس کا علاج ممکن ہے۔لیکن اگر اسے پنپنے دیا جائے تو بصارت کے عصب یا پٹھے مر جاتے ہیں یا ہمیشہ کے لیے ناکارہ ہو جائیں گے۔ڈاکٹر اٹن کا کہنا ہے کہ اچھی بات یہ ہے کہ اس قسم کے معاملات شاذ و نادر ہی پیش آتے ہیں لیکن انھوں نے والدین کو اپنے بچوں کی یہ کھانے اور وہ نہ کھانے کی عادت پر ہوشیار رہنے اور ڈاکٹر سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ جن والدین کو اس بارے میں تشویش رہتی ہے ان کے لیے ڈاکٹر اٹن کا مشورہ یہ ہے کہ 'چنندہ غذا کھانے کے معاملے میں زیادہ متفکر نہ ہوں بلکہ ہر کھانے کے وقت میں ایک دو نئی چیزیں متعارف کرائیں۔'

انھوں نے کہا کہ متعدد وٹامن کی گولیاں کھانے میں کمی کو پورا کر سکتی ہیں لیکن صحت مند کھانے کا متبادل نہیں ہوسکتیں۔ان کا کہنا ہے کہ بہتر تو یہی ہے کہ متوازن غذا کے ذریعے مختلف وٹامنز حاصل کیے جائیں۔ان کا کہنا ہے کہ کسی خاص وٹامن کی زیادتی بھی خطرناک ہوسکتی ہے جس میں وٹامن اے بھی شامل ہے۔ڈاکٹر اٹن کا کہنا ہے کہ صرف سبزی خوروں کو بھی وٹامن بی 12 کی کمی کا خطرہ ہے جو کہ بینائی سے متعلق پیچیدگی پیدا کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے کھانے میں گوشت نہیں ہوتے۔انھوں نے کہا کہ اپنی غذا میں وٹامن بی 12 شامل کرنے کے لیے غذائیت سے پرخمیر شامل کریں۔ برطانوی ڈائیٹک ایسوسی ایشن کی ترجمان اور ماہر غذا ریچیکا میک مینامن کا کہنا ہے کہ کئی وجوہات کی بنا پر محدود غذا کا استعمال ہوتا ہے جس میں کھانے کے نظام میں خرابی، ایلرجی، خود خیالی وغیرہ شامل ہیں اور اس کے لیے مخصوص جانچ کی ضرورت ہے۔خیال رہے کہ 2016 سے برطانیہ کی حکومت نے اکتوبر اور مارچ کے دوران تمام لوگوں کو وٹامن ڈی کے متبادل لینے کا مشورہ دیا ہے جو کہ روزانہ دس مائکروگرام ہوتا ہے کیونکہ اس دوران وہاں کے لوگوں کو کھانے سے وافر مقدار میں وٹامن ڈی حاصل نہیں ہو پاتا ہے۔سپلیمنٹ کے طور پر ملٹی وٹامن گولیاں پانچ سال تک کے تمام بچوں کے لیے تجویز کی گئی ہیں۔

غذا سے متعلق ایسوسی ایشن کے ڈاکٹر فرینکی فلپس کے مطابق سبزی خوری غیر صحت مند عادت نہیں کیونکہ یہ صرف مشاہدے پر مبنی تحقیق تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ انھوں نے صرف یہ دیکھا کہ لوگ کیا کھاتے ہیں اور کئی برسوں تک ان پر نظر رکھی تو یہ ایک تعلق ہے۔ کسی عمل کا نتیجہ نہیں۔اس سے سب کو یہ پیغام ملتا ہے کہ سوچی سمجھی غذائی عادات اپنانی چاہیے اور مختلف اقسام کی خوراک کھانی چاہیے۔ یہ ضروری نہیں کہ گوشت خوروں کی غذا میں مختلف اجزا ہوتے ہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ہر رات گوشت اور آلو کھاتے ہوں اور کسی سبزی کا استعمال نہ کرتے ہوں۔ کیا لوگوں نے مطالعے کی ابتدا کے بعد اپنی غذا میں تبدیلی کی؟

محققین نے مطالعہ میں شامل شرکا سے 2010 میں دوبارہ پوچھا تھا کہ آیا انھوں نے اپنے کھانے کے معمول اور پسند و ناپسند میں کوئی تبدیلی کی ہو۔ڈاکٹر فلپس کہتی ہیں کہ سبزی خوروں کی خوراک میں تبدیلی آئی ہوگی۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ معلومات دو دہائیوں پہلے اکٹھی کی گئی تھیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ 20 سے 30 سال قبل سبزی خوری کی عادات آج سے مختلف تھیں۔اب مختلف اقسام کے کھانے سبزی خوروں کیلئے وسیع پیمانے پر دستیاب ہیں۔ یہ اب بہت عام ہوگیا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ضرورت سے زیادہ گوشت کھانا صحت کے لیے خطرناک ہوسکتا ہے۔اسکا تعلق آنت کے کینسر کے بڑھتے خطرات سے جوڑا گیا ہے۔ برطانیہ میں صحت عامہ کے ادارے نیشنل ہیلتھ سروس کے بنائے اصولوں میں خوراک کا توازن کچھ یوں دیا گیا ہے: دن میں کم از کم پانچ حصے پھل اور سبزیاں کھائیں۔ اسکے علاوہ صرف سبزیاں کھانے والوں کو کچھ مخصوص غذائی اجزا حاصل کرنے کا خیال رکھنا چاہیے۔مثال کے طور پر وٹامن بی 12 صحت مند خون اور عصبی نظام کے لیے اہم ہے۔ گوشت، دودھ یا مچھلی کھانے والوں میں اس کی مقدار ضرورت کے حساب سے کافی ہوتی ہے۔ وٹامن بی 12 ناشتے کے خاص سیریل اور خمیر والے سپریڈ میں بھی پایا جاتا ہے مگر سبزی خوروں میں اس کی کمی واقع ہوسکتی ہے۔سبزیوں میں آئرن یعنی فولاد آسانی سے جزب نہیں ہوتا اس لیے سبزی خوروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی خوراک میں بغیر چھنے آٹے والی بریڈ، خشک میوہ جات اور دالیں شامل کریں۔ گذشتہ ماہ سبزی خوروں کو متنبہ کیا گیا تھا کہ انھیں کولائن نامی غذائی اجزا خوراک میں شامل کرنا چاہیے کیونکہ یہ دماغی صحت کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

فاسٹ فوڈ: چپس کھانے سے نوجوان بینائی سے محروم

تھے جسے کھانے کی رغبت ہوتی تھی۔ڈاکٹر اٹن اور ان کے ساتھیوں نے بار بار جانچ میں نوجوان میں وٹامن بی 12 کی کمی پائی۔اس کے ساتھ ان میں دیگر اہم وٹامنز اور مادنیات کی کمی پائی جن میں کانسہ، سلینیم، اور وٹامن ڈی شامل تھے۔ یہ لڑکا نہ تو عمر اور قد کے لحاظ سے کم وزن تھا نہ ہی اس کا وزن زیادہ تھا، لیکن وہ پھر بھی خوراک کی شدید کمی کا شکار تھا۔اس کی ہڈیوں میں مادنیات کی کمی ہوگئی تھی جو کہ اس عمر کے بچے

ایک 17 سالہ نوجوان کی بینائی جانے کے بعد طبی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ کھانے کے معاملے میں نخرے کرنا آپ کی صحت کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ برطانیہ کے شہر برسٹل میں اس نوجوان کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں نے بتایا کہ لڑکا صرف آلو کے چپس اور کرسپس پر زندہ تھا اور اس کی آنکھیں تقریبا مکمل طور پر ناکارہ ہوچکی تھیں۔ یہ لڑکا پرائمری سکول سے فارغ ہونے کے بعد سے صرف فیرنچ فرائز، پرنگلز، ڈبل روٹی یا ایک آدھ سانچ کھایا کرتا تھا۔ بیشتر ٹیسٹس اور طبی تجزیے سے معلوم ہوا ہے کہ اس لڑکے میں وٹامن کی شدید کمی ہے اور اس کا جسم موزوں خوراک کی کمی کی وجہ سے شدید متاثر ہوا ہے۔

اس 17 سالہ نوجوان کی شناخت ظاہر نہیں کی جاسکتی لیکن اطلاعات کے مطابق وہ 14 برس کی عمر میں پہلی بار تھکن اور بدن ٹوٹنے کی شکایت کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس آیا تھا۔اس وقت ان میں وٹامن بی 12 کی کمی کی تشخیص ہوئی اور ان کو خصوصی خوراک کے سپلیمنٹ لینے کا کہا گیا۔ تاہم انھوں نے نہ تو اس نسخے پر عمل کیا اور نہ ہی پرہیز کیا۔ میڈیکل جریدے اینلز آف انٹرنل میڈیسن کی رپورٹ کے مطابق تین سال بعد انھیں برسٹل کے آنکھوں کے ہسپتال لے جایا گیا کیونکہ وہ اپنی بینائی کھوتے جارہے تھے۔ ہسپتال میں ان کا علاج کرنے والی ڈاکٹر ڈینیز اٹن نے بتایا: اس کی خوراک روزانہ لازمی طور پر مقامی فش اینڈ چپس شاپ سے آتی تھی۔ وہ پرنگلز جیسے کرسپس وغیرہ بھی کھاتا تھا جبکہ بعض اوقات وہ سفید بریڈ کا ٹکڑا یا کبھی کبھار گوشت کا ٹکڑا کھالیا کرتا تھا۔ حقیقی طور پر وہ کبھی پھل یا سبزیاں نہیں کھاتا تھا۔اس لڑکے نے اس کی وجہ بعض کھانوں کے رنگ و ذائقے سے اپنی بیزاری بتائی اور کہا کہ کرسپس اور چپس ہی ایسے کھانے

آپ قدرتی طور پر شب بیدار ہیں تو آپ کس طرح اس میں تبدیلی لاسکتے ہیں؟

برطانیہ اور آسٹریلیا کے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ سونے کی عادت میں قدرے تبدیلی کرنے سے لوگوں کی باڈی کلاک یعنی سونے کے نظام کو بدلا جاسکتا ہے جس سے ان کی طبیعت میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔اسکے لیے انھوں شب خیزو الوں پر توجہ مرکوز کی جن کا جسم انھیں دیر رات تک جاگنے کی ترغیب دیتا ہے۔ان پر جس تکنیک کا استعمال کیا گیا ان میں پابندی وقت کے ساتھ بستر پر جانا، کیفین سے بچنا اور صبح کے سورج کو وافر مقدار میں لینا شامل تھا۔اس کے متعلق تحقیق کرنے والوں نے کہا کہ ان کے طریق کار واضح ہوسکتے ہیں لیکن ان کے لوگوں کی زندگی پر اہم اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ ہر کسی کا اپنا باڈی کلاک ہوتا ہے جس کی لے سورج کے طلوع اور غروب ہونے پر مبنی ہوتی ہے لیکن بعض لوگوں کی کلاک دوسرے لوگوں کی بہ نسبت تاخیر کا شکار ہوتی ہے۔ سحر خیز چنڈول صبح جلدی جگتے ہیں لیکن شام کو دیر تک جاگے رہنے میں انھیں دقت ہوتی ہے۔ شب بیدار الوان کے برخلاف صبح دیر تک سست پڑے رہتے ہیں اور رات میں دیر تک چست رہتے ہیں۔ بہت سے شب بیدار الوں کے لیے نو سے پانچ تک کام کرنے والی دنیا میں فٹ بیٹھنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ انھیں الارم کے ذریعے اس وقت اٹھنا پڑتا ہے جب ان کا جسم ابھی بیدار ہونے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ شب بیداروں کی خراب صحت سے نسبت بتائی جاتی ہے۔ سائنسدانوں نے 21 انتہائی الوصفت افراد کا مطالعہ کیا جو عام طور پر ڈھائی بجے رات کو سونے جاتے اور صبح دس بجے سے قبل بیدار نہیں ہوتے۔ معمول سے دو تین گھنٹے قبل جاگیں اور زیادہ سے زیادہ باہر جاکر صبح کی روشنی لیں۔

جس قدر جلد ممکن ہو ناشتہ کریں۔

صرف صبح کو ورزش کریں۔

روزانہ ایک معین وقت پر دوپہر کا کھانا کھائیں۔

اور شام سات بجے کے بعد کچھ نہ کھائیں۔

تین بجے سہ پہر کے بعد کیفین نہ لیں۔

چار بجے کے بعد کوئی قیلولہ نہ کریں۔

رات میں معمول سے دو تین گھنٹے قبل سونے جائیں اور شام کو روشنی مدھم رکھیں۔

روزانہ سونے اور جاگنے کے ایک معین وقت کی پابندی کریں۔

www.dailypakistan.pk

پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفر آباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن لاہور | پاکستان

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

سپورٹس اینڈ شوبز نیوز ویوز

پاکستان کرکٹ بورڈ کی نئی تقرریاں

مصباح الحق اور وقار یونس آئندہ تین سال کے لیے اہم ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے پُرعزم

قومی کرکٹ ٹیم کو وزیر اعظم کی خواہش کے مطابق دُنیا کی قابلِ تسخیر ٹیم بنانے کے لیے بھرپور محنت کرنا ہوگی یعنی وقت کم اور کام زیادہ .....

نیاز حسن

پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے کی جانے والی نئی تقرریاں اپنے اِمتحانی دَور سے گزرنا شروع ہوگئیں ہیں جس میں سب اہم نام سابق بلے باز اور کپتان مصباح الحق ہے جبکہ وقار یونس اُن ساتھ اَب بھی ہیں جیسے پہلے کام کررہے تھے ۔ہیڈ کوچ کی آرتھر، بیٹنگ کوچ گرانٹ فلاور، اور باؤلنگ کوچ اَظہر محمود کی مدت ملازمت معاہدے کے مطابق پوری ہوگئی تو پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے توسیع نہیں کی بلکہ اُن جگہ نئی تقرریاں کی گئیں ہیں۔کرکٹ کے حوالے سے وزیر اعظم پاکستان بھی خصوصی دِلچسپی لیتے ہوئے مفید مشورے دے چکے ہیں جو بطور وزیر اعظم حکم نامہ سے کم نہیں لہذا اُمید ہے کرکٹ میں وہ کچھ ضرور کرنے کی کوشش کی جائے گی جس کے بارے وزیر اعظم عمران خان کہہ چکے ہیں۔بطور ہیڈ کوچ مصباح الحق مقرر ہونے کے تبصرہ و تجزیہ جات کا سلسلہ جاری ہے اور سپورٹس کے حوالے سے ماہرین اپنی اپنی رائے دے رہے ہیں کہ مستقبل میں ہیڈ کوچ کی کارکردگی کیا ہوگی یا اپنے دَور میں بہترین بلے بازی کرنے والے مصباح الحق بیک وقت دو عہدے یعنی ہیڈ کوچ اور چیف سلیکٹر پر تین سال کیسے کام کریں گے۔باقاعدہ تقرری کے بعد وسیم خان کے ہمراہ کی جانے والی پریس کانفرنس میں مصباح الحق نے بھی وہی کچھ کہا جو کبھی اِنضمام الحق نے کہا تھا یا اِس سے پہلے آنے والے ہیڈ کوچ کہتے آئے ہیں، مصباح الحق نے کہا کہ میں ٹیم سلیکشن کے لیے مشورہ ضرور دوں گا مگر حتمی رائے کپتان کی ہوگی۔ایک جا تب تو یہ دُرست اِقدام ہے مگر کرکٹ ماہرین کے مطابق اُنہیں یہ بات پسند نہیں آئی کیونکہ سلیکشن کمیٹی کی جانب سے منتخب کردہ ٹیم کے بعد حتمی رائے یا تبدیلی کا حق کپتان کے پاس ہوتا تھا تو پھر چیف سلیکٹرز کی فائنل رائے ٹیم کے اِنتخاب کے لیے کیوں نہیں ہوگی۔ہیڈ کوچ اور چیف سلیکٹر پاکستان کرکٹ بورڈ کے ساتھ باؤلنگ کوچ کے لیے وقار یونس کو اُن کے ساتھ تین سال کے لیے منتخب کیا گیا ہے جو اس سے پہلے بھی ایک مدت پاکستان کرکٹ بورڈ سے وابستہ ہو کر قومی کرکٹ ٹیم کے لیے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔جیسے مصباح الحق کے مقابلے میں غیر ملکی کرکٹرز بھی اِنٹرویو کے لیے تھے ویسے وقار یونس کے ساتھ سابق ویسٹ اِنڈین فاسٹ باؤلر کرٹنی واش بھی اُمیدوار تھے مگر کرٹنی واش پر وقار یونس کو ترجیح دے کر اُنہیں منتخب کیا گیا ہے۔کرٹنی واش بھی اپنے دَور کے بہترین باؤلر ہیں اور پاکستان کرکٹ ٹیم کے زمانہ عروج میں ویسٹ اِنڈیز کی ٹیم بھی دُنیا کی سخت ترین ٹیم سمجھی جاتی تھی جس میں بلے بازی میں ویون رچرڈ اور رچرڈسن تھی تو باؤلنگ میں میلکم مارشل، کوٹنی امبروز اور کرٹنی واش جیسے فاسٹ باؤلر موجود تھے۔دیکھئے اَب غیر ملکی کوچز کا سلسلہ تقریباً موقوف ہوگیا ہے اور اہم عہدوں پر ایک مرتبہ پھر پاکستانی کوچ مقرر ہوگئے ہیں مگر کیا یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ سابق کپتان مصباح الحق کو ہی کیوں منتخب کیا گیا ہے کیا پاکستان بھر میں اِن سے بہتر کوئی شخص اِن عہدوں کے لیے موزوں تھا یہ کہنے کا مقصد آنے والے وقت میں مصباح الحق کی کارکردگی پر اُٹھنے والی باتوں کی جانب نشان دہی کرنا ہے جو عنقریب سامنے آئیں گی۔ہیڈ کوچ اور چیف سلیکٹر مصباح الحق کے لیے کہا جارہا ہے کہ وقت کم ہے اور مقابلہ سخت ہے تو جناب سب سے پہلے تو سری لنکن ٹیم پاکستان آنے والی ہے جس میں ایک روزہ میچز ہوں گے جس کے بعد قومی کرکٹ ٹیم دیگر ممالک کے ساتھ کرکٹ کھیلی گی جس میں اَبھی وقت درکار ہوگا جو موجودہ ٹیم کی تیاری میں سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔ویسے بھی موجودہ ٹیم اِتنی گئی گزری نہیں کہ پاکستان آنے والی ٹیم کے ساتھ مقابلہ نہ کرسکے ہاں اَلبتہ یہ ضرور ہے کہ مصباح الحق کی سربراہی میں منتخب کردہ ٹیم شروع کی سیریز جیتنے میں کامیاب ہوتی ہے بہت اچھی بات ہے اور بلے بلے بھی ہوگی اگر خدانخواستہ ہار کا منہ دیکھنا پڑا تو یہ بدشگونی ہوگی مگر کوئی بات نہیں مصباح الحق اور وقار یونس کے پاس تین سال کا دورانیہ ہے دیکھتے ہیں یہ پاکستان کرکٹ ٹیم کو کہاں سے کہاں تک لے جاتے ہیں۔اِس دوران جو سب اہم بات وہ یہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے خصوصی دِلچسپی لیتے ہوئے قومی کرکٹ ٹیم کو دُنیا کی بہترین ٹیم بنانے کی ٹھانی ہے لہذا عمران خان کے پاس بھی اِس دورانیہ کا وقت ہے جس کے بعد ورلڈ کپ اُن کی زندگی ہوئی تو اِقتدار کے آخری سال میں آئے گا اور اگر ٹیم کی کارکردگی پہلے جیسے رہی تو یہاں وہ اپنا قول پورا کرنے میں ناکام نظر آئیں گے لہذا مصباح الحق اور وقار یونس کے لیے یہ دورانیہ اِنتہائی اہم ہوگا۔اور اگر تنقید کی بات کی جائے تو کوشش یہ ہونی چاہیے کہ مثبت تنقید کی جائے اور قومی کرکٹ ٹیم کی کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے بہتری کی اُمید کی جائے ورنہ سب سے پہلے مخالفت وہاں سے اُٹھے گی جہاں آگ لگی ہوگی تو صاف ظاہر دھواں بھی وہیں سے نمودار ہوگا جو کوئی اور نہیں بلکہ پاکستان کرکٹ بورڈ اور پاکستان کرکٹ ٹیم سے وابستہ سابقہ کرکٹرز اور عہدیدار ہوں گے اِس لیے کہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مصباح الحق اور وقار یونس کے لیے آنے والے تین سال تنقید سے بچنے کے لیے کڑی محنت کے متقاضی ہوں گے۔

اسلام قبول کرنے والی آئرش گلوکارہ کی موسیقی میں واپسی

ماضی میں مسیحی مذہب کی پیروکار اور مسیحیت پر تنقید سمیت اپنے متنازع جنسی رجحانات کی وجہ سے ہر وقت خبروں میں رہنے والی آئرلینڈ کی معروف گلوکارہ شنیڈ اوکونر نے گزشتہ برس اکتوبر میں اسلام قبول کرکے سب کو حیران کردیا تھا۔52 سالہ گلوکارہ نے کئی سال تک مسیحیت اور مسیحی مذہبی علما جنسول ویٹی کن سٹی اور پوپ فرانسس پر تنقید کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور اسلام کو ایک آفاقی مذہب قرار دیتے ہوئے اس کے دائرے میں داخل ہونے پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔شنیڈ اوکونر نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام تبدیل کرکے شہداڈیوٹ صداقت رکھا تھا۔گلوکارہ کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر آئرلینڈ کے فنکار، صحافی، سیاستدان اور ان کے مداح حیران رہ گئے تھے۔اگرچہ انہوں نے دائرہ اسلام میں آنے سے قبل ہی موسیقی سے دوری اختیار کرلی تھی، تاہم انہوں نے میوزک کو باقاعدہ خیرباد نہیں کہا تھا۔اسلام قبول کرنے کے 10 ماہ بعد اب پہلی مرتبہ شہداڈیوٹ صداقت کی موسیقی کی دنیا میں واپسی ہوئی ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ پہلی بار مکمل اسلامی لباس میں ٹی وی پر جلوہ گر ہوئیں۔برطانوی اخبار ڈیلی میل کے مطابق دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی گلوکارہ پہلی بار ملک کے معروف ٹی وی چینل کے سب سے زیادہ دیکھے جانے والے ٹاک شو میں شریک ہوئیں۔گلوکارہ نے جسم کو مکمل ڈھانپنے والا سرخ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا اور انہوں نے سر کو حجاب سے ڈھانپ رکھا تھا۔دلچسپ بات یہ ہے کہ جہاں وہ مکمل اسلامی لباس میں ٹی وی پر نظر آئیں، وہیں انہوں نے اسی لباس میں تقریبا 5 سال بعد دوبارہ اپنی آواز کا جادو چلایا۔گلوکارہ نے اپنے ماضی کے مشہور گانے ٹھنگ کمپیئرز ٹو یو ' کو گانے سمیت دیگر گانوں پر بھی اسی شو میں پرفارمنس کی اور گیتوں پر پرفارمنس کے دوران بھی وہ اسلامی لباس میں دکھائی دیں۔شنیڈ اوکونر کو آئرلینڈ کی شہرت یافتہ گلوکارہ کا اعزاز حاصل ہے، ان کا شمار 1980 سے 1995 کی سب سے زیادہ مشہور آئرش گلوکاراں میں ہوتا ہے۔شنیڈ اوکونر نے 4 شادیاں کیں اور ان کے 4 بچے بھی ہیں، ان کی تمام شادیاں طلاق پر ختم ہوئیں اور وہ اب دادی بھی بن چکی ہیں۔تاہم دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد انہیں مکمل اسلامی لباس اور حجاب کے ساتھ دیکھا گیا ہے اور انہیں گزشتہ 10 ماہ میں کسی بولڈ حالت میں نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی ان کی جانب سے کوئی متنازع بیان سامنے آیا ہے۔

☆☆☆

سارک اسنوکر چیمپئن شپ 2019

فائنل سے قبل ہی پاکستان فاتح ...منفرد رِیکارڈ... بھارتی حریفوں کو شکست....

سارک اسنوکر چیمپئن شپ دو ہزار اُنیس پاکستان نے جیت کر سارک ممالک میں پاکستانی اسنوکرز کی دھاک بیٹھادی ہے اور سارک ممالک میں شامل کسی ملک کے اسنوکر کھیلنے والے پاکستانی اسنوکرز کا مقابلہ نہیں کرسکے۔بنگلہ دیش کے دارلحکومت ڈھاکہ میں کھیلی جانے والی اسنوکر چیمپئن شپ ایک منفرد اِعزاز کے ساتھ پاکستان نے جیت لی جس کا سہرا پاکستان کے اسنوکر پلیئرز امجد اِقبال اور محمد بلال کے سر جاتا ہے جنہوں نے پورے ٹورنامنٹ میں حریفوں کو آگے نہیں نکلنے دیا۔ بھارت کے ساتھ ہونے والے میچز میں بھی پاکستانی کھلاڑیوں نے بہترین کھیل پیش کرتے ہوئے پاکستانی کی فتح برقرار رکھتے ہوئے فائنل سے پہلے ہی بھارت اور میزبان بنگلہ دیش کو ٹورنامنٹ سے باہر کردیا۔سیمی فائنل میں نیپال کو شکست دے پاکستان نے فائنل تک رَسائی حاصل کرلی۔سات ستمبر کو ہونے والے فائنل سے پہلے دونوں سیمی فائنل پاکستانیوں نے جیت کر فائنل تک رَسائی حاصل کرلی جس میں محمد بلال اور اُمجد اقبال فاتح اور رَنراپ کے لیے مدمقابل ہوئے یوں فائنل ہونے سے قبل ہی پاکستان سارک اسنوکر چیمپئن شپ جیتنے میں کامیاب ہوگیا جو ایک طرح سے اَلگ رِیکارڈ ہے۔اِس موقع پر پاکستان اسنوکر محمد بلال اور امجد اقبال نے خوشی کا اِظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے لیے اِعزاز حاصل کرنا سب سے بڑی خواہش تھی جو اللہ نے پوری کردی جس کے لیے پوری قوم کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

www.dailypakistan.pk

پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان ملتان | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن | پاکستان

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

عائشہ گلزار

فیشن.....خواتین کی زندگی کا مسئلہ کیوں؟

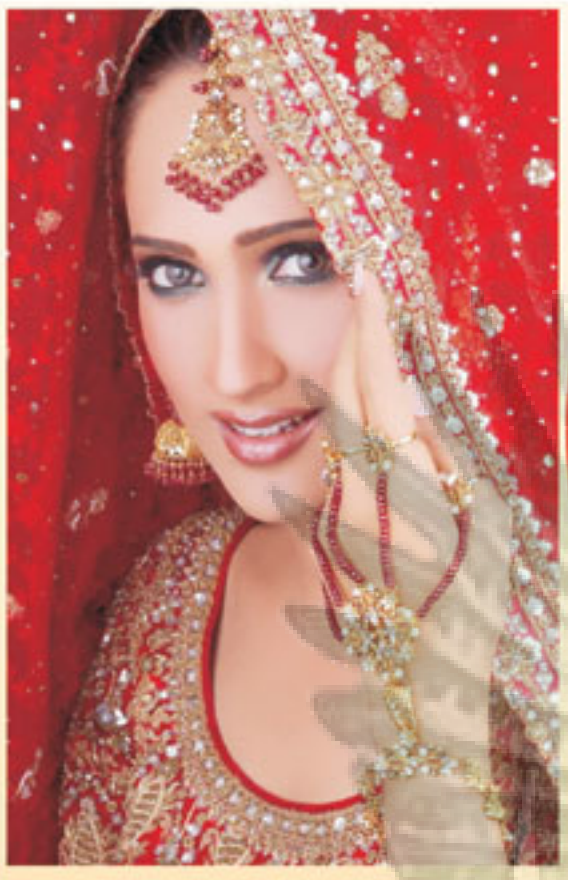

فیشن آج جس قدر فراخ اور متنوع موضوع ہے غالباً اور کوئی نہیں ہر نئی صبح اس کی نئی تعریفیں، تشریحات سامنے آرہی ہیں اس کیلئے نئی کہاوتیں استعارے اور مقولے جنم لے رہے ہیں بلکہ یوں کہئے دنیائے رنگ و بو کی جدیدیت اور آئے روز ہونے والے تجربات کا اصل محرک شاید یہی دلائل و توجیہات ہیں یا بہت ممکن ہے کہ مسلسل تر و تازگی، نیا پن، افکار و خیالات کو جلا بخشتا ہو خیر وجہ کوئی بھی ہو یہ طے ہے کہ دنیا بھر میں فیشن انڈسٹری خوب پھل پھول رہی ہے یوں تو فیشن کرنا برسہا برس سے فیشن میں ہے مفکرین کا کہنا ہے کہ فیشن دراصل بدصورتی کی ایک قسم ہے اس لئے ہر چھ ماہ بعد اسے لازماً تبدیل کرنا چاہئے اسٹائل کا معاملہ تو ایسا ہی ہے جیسے اچانک جسم میں سے برقی رو گزر جائے کچھ اور مفکرین نے بھی اس موضوع پر اظہار خیال کیا ہے۔ فیشن کا موسم کے ساتھ بڑا عمل دخل ہے جیسے ہی گرمی یا سردی آتی ہے اس لحاظ سے بناؤ سنگار، پہناوے میں بھی تبدیلی آتی رہتی ہے کہتے ہیں فیشن کا کوئی وقت مقرر نہیں یہ کبھی بھی آسکتا اور کبھی بھی اس پر پورا اتر جاسکتا ہے۔ کسی تقریب کے انعقاد کی بات ہوئی نہیں کہ پہناوے کے انتخابات کا مسئلہ سر پر آن کھڑا ہوتا ہے اور خواتین کے لئے تو جیسے یہ زندگی کا مسئلہ ہے میرا لباس سب سے منفرد خوب صورت اور بیش قیمت ہونا چاہئے تقریب میں مجھ سے بہتر کوئی نہیں ہونا چاہئے سب کی نظریں مجھ پر لگی ہونی چاہئے ایک لباس میں کسی فنکشن میں دوبارہ پہن لوں یہ کسی صورت نہیں ہوسکتا یہ سوچ آج کی ماڈرن سوسائٹی کا حصہ بنتی جارہی ہے جس کے دیکھا دیکھی مڈل کلاس بھی انہی کے طور طریقوں پر عمل کرنے لگا ہے۔ ہر پہناوا اپنی جگہ بہت خاص کچھ ہٹ کے ہے اس لئے بے جھجک، بے دھڑک جس پہ چاہئے ہاتھ رکھ دیں اور ہاں یہ وہم دل سے بالکل نکال دیں کہ پتہ نہیں یہ مجھ پر جچے گا یا نہیں؟ کیوں کہ آج معروف قول یہ ہے کہ جو؟ وقت کے ساتھ نہیں چل رہا فیشن کا ساتھ نہیں دیتا وہ زندہ نہیں۔

☆☆☆☆☆

کیا آپ کے بچے کی رال زیادہ بہتی ہے؟

شازیہ خان

قارئین! پچھلی اقساط میں ہم نے Dyslexia کے حوالے سے بچوں کے کانوں کی سوزش اور تکلیف کے حوالے سے بات کی تھی آج ہم اسی مسئلہ کے ایک اور پہلو پر غور کریں گے قارئین کی توجہ آج ہم ایسے نقطہ کی طرف دلائیں گے جس کے بارے میں اکثر والدین کو شکایت تو ہوتی ہے لیکن وہ اس بات سے لاعلم ہوتے ہیں بچوں کی اس تکلیف یا مسئلہ کے پیچھے کون سے عوامل کارفرما ہوسکتے ہیں جی ہاں قارئین! اکثر والدین یا آپ نے یہ مشاہدہ کیا ہوگا کہ چھوٹے بچے جب دانت نکالنے کے مراحل سے گزر رہے ہوتے ہیں تو ان کے منہ سے اکثر رالیں بہتی ہیں اس امر کو ایک روز مرہ کا قدرتی سلسلہ قرار دیا جاتا ہے کہ بچہ جب دانت نکالتا ہے تو مسوڑھوں کے پھٹنے کے عمل کی وجہ سے اس کے منہ کے اندر تھوک پیدا کرنے والے غدود مسوڑھوں کو نرم رکھنے کیلئے تھوک کا زیادہ اخراج کرتے ہیں جس کے باعث ان دنوں میں بچے کی رالیں اکثر بہتی نظر آتی ہیں جس سے کپڑوں کو گیلا ہونے سے بچانے کیلئے مائیں بب کا استعمال کرتی ہیں جب بچہ دانت نکالنے کے عمل سے فارغ ہوجاتا ہے تو قدرتی طور پر تھوک کا اخراج کم ہونا شروع ہوجاتا ہے لیکن اگر یہ سلسلہ بچے کے چار یا پانچ سال کی عمر تک جاری رہے تو یقیناً یہ نظر انداز کرنیوالی بات نہیں اور یہ علامت Dyslexia کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے یعنی ایسا بچہ جسکے منہ سے چار پانچ یا اس سے بھی بڑی عمر تک رالیں بہنا بند نہ ہوں وہ Dyslexia کا شکار ہوسکتا ہے رال بہنے کی وجہ سے بھوک یا پیاس یا مسوڑھوں کی تکلیف نہیں بلکہ Dyslexia کے زیر اثر کچھ مخصوص غدودوں کا درست طور پر اور درست وقت پر رطوبتوں کا اخراج متاثر ہونے کے باعث اس قسم کی شکایات ایسے بچوں میں دیکھنے کو ملتی ہیں اس سلسلے میں ایک عجیب و غریب بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ رالیں زیادہ تیزی سے بہنے کا عمل اس وقت ہوتا ہے جب بچہ خاموشی سے اپنی مرضی کے کسی کام یا شرارت میں مصروف ہوتا ہے۔ یا پھر اس وقت رالیں زیادہ بہنا شروع ہوجاتی ہیں جب بچہ کوئی بات آپ کو بتانا چاہتا ہے اور اس کو مناسب الفاظ نہیں مل پاتے۔ دوسری صورت میں جب وہ بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہوتا تب بھی مناسب الفاظ کی تلاش میں ذہن پر زور دے رہا ہوتا ہے۔ دماغی توانائی بھرپور طریقہ سے اس تگ و دو میں مصروف ہوتا ہے۔ اور دونوں ہی افعال سرانجام دیتے ہوئے دماغ کا ایک مخصوص حصہ استعمال ہوتا ہے۔ لہذا اس مخصوص حصے کے زیر اثر جسم کے دیگر افعال سرانجام دینے کیلئے جو غدود ماتحتی میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان غدود کا فعل متاثر ہونے کی وجہ سے جسم کے مختلف حصوں میں مخصوص اوقات میں رطوبتوں کے اخراج کا نظام متاثر ہوتا ہے لہذا آنکھوں، ناک یا منہ سے پانی یا تھوک کا اخراج ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازیں جیسا کہ ہم پچھلی قسط میں بھوک کی عادت کا ذکر چکے ہیں اس میں بھی اضافہ یا کمی ہوسکتی ہے یا پھر میٹھا پینے یا زیادہ کھانے کی طلب ہوسکتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ رال بہنے یا پسنے کی وجہ Dyslexia سے متاثرہ افراد میں بھوک کی وجہ سے نہیں بلکہ ذہنی دباؤ یا الجھن و پریشانی ہوسکتی ہے۔

آنے والی اقساط میں ہم آپکو اس پریشانی سے نجات یا اس میں کمی کیلئے کچھ راہنمائی دیں گے اور کچھ ایسی تراکیب بتائیں گے جو گھر پر ہی آپ زیر استعمال لاکر اپنی اور اپنے بچے کی پریشانی میں کمی کرسکیں گے۔ قارئین یہاں ایک چھوٹی سی احتیاط آپ ضرور کریں ایسے متاثرہ بچے کی رالوں کو ٹشو پیپر سے صاف کرنے کی بجائے نرم اور صاف کٹہرے یا رومال کا استعمال کریں اس سے بچے کے لعاب سے ہونٹوں کے کنارے زخمی ہونے یا پکنے سے محفوظ رہیں گے۔

انگور

توانائی سے بھرپور قدرتی کیپسول

عمارہ بی بی

انگور رنگت، جسامت اور ذائقے کے لحاظ سے مختلف اقسام میں ملتا ہے کالا انگور، گول دیسی انگور، لمبا انگور، سندر خانی انگور، موٹا دانہ دار انگور وغیرہ وغیرہ غرض انگور کی بہت سی اقسام بازار میں دستیاب ہیں اسی طرح بعض انگور سرخ، بعض سیاہ بعض سفیدی مائل، بعض کھٹے اور بعض میٹھے ہوتے ہیں انگور کو ہر لحاظ سے استعمال کیا جاتا ہے عام لوگ اسے پھل کی حیثیت سے کھاتے ہیں اور طبیب حضرات اسے بطور دوا استعمال کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے اس میں بہت سے شفائی اثرات رکھے ہیں یوں تو بازار میں ہر قسم کا کچا پکا انگور مل جاتا ہے لیکن اس کی سب سے اعلی اور عمدہ قسم وہی ہوتی ہے جو بیل پر پکی ہو اس کے فوائد بھی دوسرے انگوروں سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جو انگور بیل پکا ہو وہ انگور میٹھا، خوش ذائقہ اور مزیدار ہوتا ہے اس میں معدنی نمکیات، کیلشیم، وٹامن اور انگوری شکر وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں اس انگور کا مزاج گرم تر ہوتا ہے۔ انگور کا استعمال غذا اور دوا کے طور پر کیا جانا چاہئے اور اسے خوب پیٹ بھر کر کھانا چاہئے جو انگور بیل پر پکا ہوا ہو وہ خون پیدا کرتا ہے بدن کو خوبصورت اور سڈول بناتا ہے انگور کسی حد تک خون کی صفائی بھی کرتا ہے یہ دائمی قبض کیلئے اکسیر ہوتا ہے جسم کو توانائی بخشتا ہے اور تیزابیت کو کم کردیتا ہے انگور کو کھانے کے بعد کھایا جائے اس طرح یہ خود بھی ہضم ہوجاتا ہے اور کھانے کو بھی ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے اور جلد ہی جزو بدن بن جاتا ہے صحت کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ کھانے کے دوران یا فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہئے اگر پیٹ بھر کر پانی پی لیا جائے تو بہتر یہ ہے کہ انگور یا کوئی اور پھل نہ کھایا جائے ورنہ درد ہونے کا اندیشہ ہے۔ انگور بہت سے امراض میں شفائی اثرات رکھتا ہے چہرے کی خوبصورتی اور چمک کو قائم رکھنے کیلئے انگور کا رس شہد اور آم کا گودا لے کر تینوں کو باہم استعمال کیا جائے اس سے چہرے کی پژمردگی جاتی رہے گی اور رنگ صاف چمکدار اور دلکش ہوجائے گا اس سے آنکھوں کے گرد حلقے بھی ختم ہوجاتے ہیں اور بینائی بھی تیز ہوجاتی ہے۔ بچوں کے امراض اور غذا میں بھی اس کا استعمال بہت فائدہ مند ہے وہ بچے جن کا بدن سوکھ چکا ہوتا ہے اور جسم پر گوشت کا نام و نشان نہ ہو ان کو روزانہ انگور کا رس ایک چمچہ اور شہد آدھا چمچہ ملا کر چٹانا چاہئے۔

www.dailypakistan.pk

روزنامہ پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن | پاکستان فیصل آباد

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

ہارون احمد خان

آلو بخارا ایک غذائیت سے بھرپور پھل ہے جس کا شمار خوش ذائقہ اور خوش رنگ پھلوں میں ہوتا ہے۔ آلو بخارا کی کاشت کیلئے سرد آب و ہوا درکار ہوتی ہے بالخصوص سردیوں میں کم درجہ حرارت اس کی خوابیدگی کو ختم کرنے کیلئے بہت اہم ہے۔ یہ مختلف قسم کی زمینوں میں کامیابی سے کاشت کیا جاتا ہے تاہم ہلکی یا بھاری میرا زمین جس میں پانی کا مناسب نکاس ہو موزوں ہے۔ پھل دار پودوں کے لگانے کیلئے مجوزہ رقبہ کے جنوب اور جنوب مغرب کی اطراف میں حفاظتی پودوں کی باڑ لگا کر

آلو بخارا.....خوش رنگ پھل

غذائیت سے بھرپور اس پھل کی کاشت کیلئے سرد آب و ہوا درکار ہوتی ہے

فاسفورس، پوٹاش اور گوبر کی گلی سڑی کھاد دسمبر میں جبکہ نائٹروجن کی نصف مقدار پھول آنے سے 2 ہفتے پہلے اور نائٹروجن کی باقی نصف مقدار پھل بننے کے دو ہفتے بعد دیں

دس انچ اونچا بھریں۔ گڑھوں میں سے نکالی گئی مگر استعمال نہ ہونے والی مٹی کی مدد سے گڑھے کے منہ سے 2 فٹ باہر تک دور بنائیں اس دور کو پانی سے بھر دیں جب یہ پانی ختم ہو جائے تو دوبارہ اس دور کو پانی سے بھر دیں۔ گڑھے میں ڈالی گئی مٹی بیٹھ کر بھی اطراف کی زمین کی نسبت ڈیڑھ، دو انچ اونچی رہ جائے گی۔ گڑھوں کو کھلا پانی دینے کے 6 سے 7 ہفتے بعد پودے لگائیں۔ گڑھوں کو کھلا پانی دینے کے لئے بنائے گئے دور میں استعمال شدہ مٹی کھیتوں سے نکال دیں۔ پودوں کی جڑوں یا گاچی کی ضرورت کے مطابق چھوٹا سا گڑھا کھود کر پودا لگائیں تاکہ پیوند کا جوڑ یقینی طور پر باہر رہے۔ پودے لگا کر تنے کو ایک ڈیڑھ میٹر کی بلندی پر کاٹ دیں۔ تنے پر مختلف اطراف میں نکلنے والی نئی شاخوں میں سے تین یا پانچ شاخیں رکھی جاتی ہیں۔ نچلی شاخ تقریباً 60 سینٹی میٹر کی بلندی پر ہونی چاہیے، بعد میں ہر نئی نکلنے والی شاخ کو 30 سینٹی میٹر کے فاصلے سے کاٹ دیں۔ اس طرح پہلے دو، تین سالوں میں مناسب شاخ تراشی کر کے پودے کے مناسب و متوازن شکل دیں۔ بڑے پودوں کی ہر سال اوائل جنوری میں مناسب شاخ تراشی کریں تاکہ اچھی پیداوار حاصل کی جا سکے۔ اوپر کے رخ بڑھنے والی شاخوں کو زیادہ کاٹیں، اطراف کے رخ بڑھنے والی شاخوں پر پھل آنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے اس لئے انہیں ذرا کم اور انتہائی ضرورت کے مطابق کاٹیں۔ چھوٹے پودوں کو ضرورت کے مطابق 7 تا 10 دن اور بڑے یعنی بارآور پودوں کو 10 تا 15 دن کے وقفہ سے پانی لگائیں۔ یاد رکھیں کہ پودوں کے تنوں کو پانی نہ چھوئے۔ فاسفورس، پوٹاش اور گوبر کی گلی سڑی کھاد دسمبر میں جبکہ نائٹروجن کی نصف مقدار پھول آنے سے تقریباً 2 ہفتے پہلے اور نائٹروجن کی باقی نصف مقدار پھل بننے کے دو ہفتے بعد دیں۔ ہر دفعہ کھاد کو پودے کی چھتری کے نیچے اچھی طرح بکھیریں اور ہلکی گوڈی کے ذریعہ کھادوں کو زمین میں اچھی طرح ملا کر بھرپور پانی دیں۔ آلو بخارا کے پودے پر بہت زیادہ پھل لگ جاتا ہے۔ بہتر جسامت اور کوالٹی کا پھل حاصل کرنے کے لئے مناسب چھدرائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ باغ میں گاہے بگاہے روٹاویٹر چلا کر یا گوڈی کر کے جڑی بوٹیوں کو تلف کرتے رہیں۔ آلو بخارا کے باغات سے پھل کی مکھی اور سفید مکھی کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ زراعت (توسیع) کے عملہ کے مشورہ سے زہریں استعمال کریں۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے پودوں کے اندرونی نظام میں گڑبڑ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پودے کے تنے اور بڑی شاخوں میں سے گوند نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس گوند کے نکلنے (Gumosis) کو روکنے کے لئے تنے کے زیادہ سے زیادہ حصے پر بورڈو پیسٹ (بارہ لٹر پانی، آدھے سے ایک کلوگرام نیلا تھوتھا، ایک تا سوا کلوگرام چونا) لگائیں۔ آلو بخارا ایک نازک پھل ہے لہٰذا اس بات کا خیال رکھیں کہ برداشت کے وقت پھل زیادہ پکا ہوا نہ ہو ورنہ پیکنگ کے دوران اور منڈی تک پہنچنے میں پھل ضائع ہونے کا امکان ہے۔ آلو بخارا عموماً اس وقت برداشت کریں جب اس کا رنگ تبدیل ہو جائے۔ عموماً جب پھل سے سبز رنگ کا خاتمہ ہو جائے اور مکمل سرخ ہو جائے تو پھل برداشت کے قابل ہوتا ہے۔

رات کی تاریکی سے نجات چمک دار درختوں کے ذریعے؟

مستقبل میں اندھیرا دور کرنے کے لیے اب آپ کو کسی بلب کی ضرورت پڑے گی نہ ہی کوئی بٹن دبانا پڑے گا

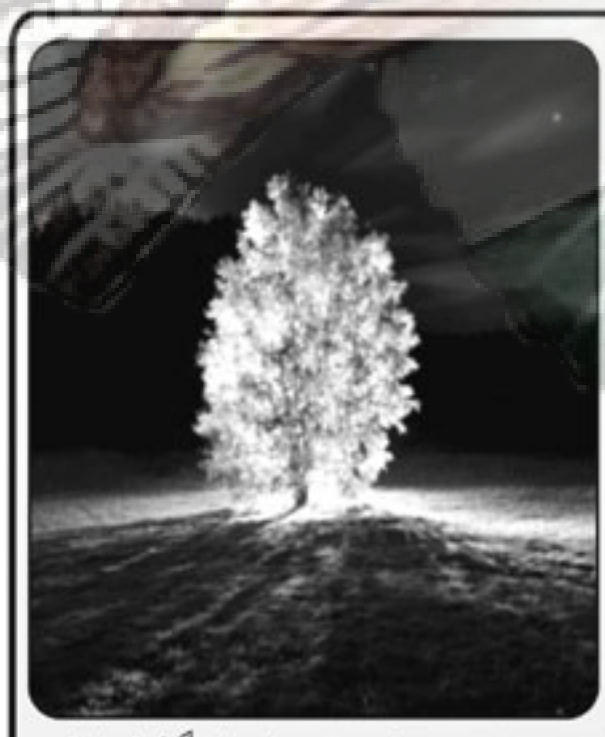

آپ صرف تصور کیجیے کہ مستقبل میں اندھیرا دور کرنے کے لیے آپ کو کسی بلب کی ضرورت پڑے نہ ہی کوئی بٹن دبانا پڑے۔ آپ میز پر بیٹھے صرف کسی چمکتے ہوئے پودے کی روشنی میں ہی کوئی کتاب پڑھ سکتے ہوں۔ امریکہ میں میساچوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے محققین نے اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے پہلی اور بظاہر ناممکن دکھائی دینے والی رکاوٹ عبور کر لی ہے۔ پانی میں پرورش پانے والے ایک پودے میں، جسے سلاد آبی بھی کہتے ہیں، خاص قسم کے نینو پارٹیکلز داخل کیے گئے۔ اس تجربے کے نتیجے میں اس پودے سے تقریباً چار گھنٹے تک ہلکی ہلکی روشنی نکلتی رہی۔ محققین کو امید ہے کہ مستقبل میں یہ ٹیکنالوجی اس قدر ترقی کر جائے گی کہ کسی بھی جگہ رات کے وقت مکمل روشنی کے لیے ایسے چمکتے ہوئے یا روشنی خارج کرنے والے پودے ہی کافی ہوں گے۔ اس تحقیق میں شامل اور ایم آئی ٹی میں کیمیکل انجینئرنگ کے شعبے سے وابستہ ڈاکٹر مائیکل سٹرینو کا کہنا ہے، ہم ایک ایسا پودا تیار کرنا چاہتے ہیں، جو بالکل ٹیبل لیمپ کی طرح کام کرے اور ظاہر ہے کہ اس کا کوئی سوئچ بھی نہ ہو۔ روشنی حتمی طور پر پودے کے اندر میٹابولزم کی توانائی سے ہی دستیاب ہوتی رہے۔ سائنسدانوں کے مطابق مستقبل میں اس ٹیکنالوجی کو گھروں کے اندر مدھم روشنی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے یا پھر درختوں کو خود بخود روشن ہونے والی اسٹریٹ لائٹس میں بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس تحقیق کے مرکزی ریسرچر ایم آئی ٹی میں پوسٹ ڈاکٹریٹ کرنے والے سیون یونگ کواک ہیں اور یہ ریسرچ سائنسی جریدے نینو لیٹرز میں شائع کی گئی ہے۔ نینو بائیونک پودوں میں تحقیق کی بنیاد سٹرینو لیب کی جانب سے رکھی گئی تھی۔ اس تحقیقی ادارے کا مقصد پودوں میں مختلف اقسام کے نینو پارٹیکلز داخل کرتے ہوئے انہیں نئی خصوصیات فراہم کرنا ہے۔ یہ ادارہ پودوں سے وہ فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے، جو برقی آلات سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ ماضی میں سائنسدان ایسے پودے بھی تیار کر چکے ہیں، جو دھماکا خیز مواد کا پتہ چلا لیتے ہیں، اسمارٹ فونز کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں اور جو خشک سالی جیسے حالات پر نگاہ بھی رکھ سکتے ہیں۔ دنیا میں پیدا کی جانے والے مجموعی توانائی کا بیس فیصد حصہ روشنی حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نئی تحقیق اس توانائی کی بے تحاشا بچت کرنے میں انتہائی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر مائیکل سٹرینو کے مطابق، پودے خود اپنی مرمت کر سکتے ہیں، ان کے پاس اپنی توانائی ہوتی ہے اور وہ پہلے ہی بیرونی ماحول کے مطابق ڈھل چکے ہیں۔ ہمارے خیال میں اب اس نظریے پر عمل درآمد کا وقت آ چکا ہے اور نینو بائیونکس اس کے لیے بہترین ٹیکنالوجی ہے۔

اس نئی تحقیق میں ایم آئی ٹی کے سائنسدانوں نے لوسیفیریز (روشنی خارج کرنے والا ایک اینزائم) استعمال کیا۔ یہ وہی حیاتیاتی کیمیائی مادہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے جگنوں کے جسم سے روشنی خارج ہوتی ہے۔ لوسیفیریز (Luciferase) میں پائے جانے والے مالیکیولز میں لوسیفرن (Luceferin) ہوتی ہے اور روشنی اسی سے خارج ہوتی ہے۔ اس عمل میں ایک دوسرا مالیکیول بھی مدد دیتا ہے، جو دراصل ایک 'شریک اینزائم یا' کوانیزائم ہوتا ہے۔ یہ کوانیزائم اس ردعمل کو روکتا ہے، جو لوسیفیریز کی سرگرمی سے پیدا ہو سکتا ہے۔ ماضی میں پودوں میں روشنی پیدا کرنے کے لیے جینیاتی سطح پر بھی تحقیق ہو چکی ہے لیکن جینیاتی طور پر ردوبدل کے بعد جو پودے تیار کیے گئے تھے، ان میں سے خارج ہونے والی روشنی انتہائی مدھم تھی۔ یہ تحقیق تمباکو اور ایک دوسرے پودے پر کی گئی تھی۔ جینیاتی تحقیق میں زیادہ تر یہی دو پودے استعمال کیے جاتے ہیں۔ سائنسدانوں کے خیال میں مستقبل میں نینو پارٹیکلز پر مشتمل ایک ایسا رنگ یا محلول بھی تیار کر لیا جائے گا، جسے پتوں پر سپرے کرنے سے وہ روشن ہو جایا کریں گے۔ اس طرح بڑے بڑے درختوں سے روشنی کے ذرائع کا کام لیا جا سکے گا۔

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ NayaRukh

افسانہ

گائے

تعارف

ڈاکٹر انور سجاد 27 نومبر 1934ء کو چونا منڈی لاہور میں پیدا ہوئے۔ 1961ء میں ایم بی بی ایس کیا اور ڈاکٹری کی پریکٹس شروع کردی۔ آپ کے والد بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور سوشل ریفارمر تھے۔ والدہ میر سردار حسین رئیس لاہور کی بھتیجی اور روشن خیال خاتون تھیں۔ ان کا پہلا افسانہ 1953ء میں شائع ہوا۔ 1962ء سے ریڈیو پر صداکاری شروع کی، ڈرامے لکھے اور مصوری میں نام کمایا۔ جدید علامتی افسانے کے حوالے سے آپ کو ایک اہم افسانہ نگار سمجھا جاتا ہے۔ چوراہا، استعارے اور آج کے نام سے افسانوی مجموعے شائع ہوئے جبکہ رگِ سنگ، خوشیوں کا باغ اور جنم روپ آپ کے ناولوں کے نام ہیں۔ حکومت کی طرف سے اعتراف خدمت کے طور پر پرائڈ آف پرفارمنس دیا گیا۔ رواں سال چھ جون کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوگئے۔ ان کی یاد میں انکا ایک افسانہ پیش خدمت ہے۔

ایک نے کہا تھا۔

بابا، یہ گائے مجھے دے دو، میں اسے۔

حکیم کی اولاد۔

دوسرے نے کہا تھا۔

بابا اس کے بغیر میں۔

ایک روز انہوں نے مل کر فیصلہ کیا تھا کہ اب گائے کو بوچڑ خانے میں دے ہی دیا جائے۔

اب اس کا دھیلا نہیں ملنا۔

ان میں سے ایک نے کہا تھا۔

ان مٹھی بھر ہڈیوں کو کون خریدے گا۔

لیکن بابا مجھے اب بھی یقین ہے، اگر اکا علاج باقاعدگی سے.....

چپ رہو جی! بڑے آئے عقل والے

نکا چپ کر کے ایک طرف ہو گیا تھا اور بابا اپنی داڑھی کو کریدتا ہوا اس کے بڑوں کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

میں جب زبان بلاتا ہوں تو یہ بوچڑ بن جاتے ہیں جس روز سے میں نے ان کو پہچانا ہے اسی روز سے چتکبری کو بھی جانا ہے اور جس دن سے یہ لوگ اسے بوچڑ خانے لے جانے کی سوچ رہے ہیں اس دن سے میں ہر لمحہ یتیم ہوتا محسوس کرتا ہوں۔ میں، کیا کروں یہ سب مجھ پر ہنستے ہیں کہ میں اس کی اتنی خدمت کیوں کرتا ہوں۔ ان ہڈیوں سے اتنا پیار کیوں کرتا ہوں، کیوں کرتا ہوں۔

آپ اسے بوچڑ خانے کے بجائے ہسپتال کیوں نہیں بھیج دیتے۔

نکے سے رہا نہیں جاتا تھا۔

تم نہیں سمجھتے، یہ ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاج پر پیسہ خواہ مخواہ کیوں برباد کیا جائے۔

میں نا سمجھ ہوں ابھی تو کل ہی ماں نے دھاگے میں پندرھویں گرہ لگائی ہے۔

آپ علاج کرا کے دیکھیں تو سہی۔

بڑوں کی باتوں میں دخل نہ دیا کرو۔

میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ سب کو بوچڑ خانے دے آؤں۔

پھر سب نے مل کر گائے کی زنجیر پکڑی تھی لیکن جیسے گائے کو بھی سب کچھ معلوم تھا وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں ہلی تھی۔ انہوں نے مار مار کے اس کا بھرکس نکال دیا تھا۔ نکا ایک طرف کھڑا پتھرائی ہوئی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

شاباش چتکبری میری گائے میری گئو ماتا، ہلنا نہیں تم نہیں جانتیں یہ لوگ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والے ہیں۔ جانا نہیں ہلنا نہیں ورنہ، ورنہ نہیں تو..... گائے اپنی جگہ پر اڑی، مڑ مڑ کے اس کی طرف دیکھتی رہی تھی۔ ذرا ہٹ کر گائے کا بچھڑا کھونٹے کے ساتھ رسی سے بندھا بے تعلق بیٹھا تھا۔ ہڈیوں پر لاٹھیوں کی بوچھاڑ اسے نہیں سنائی دیتی تھی۔ نکے کے کان بھی بند ہو رہے تھے، رفتہ رفتہ۔

سارے بزرگ ہانپتے ہوئے پھر سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ پھر فیصلہ ہوا تھا کہ اگر یہ اب چل بھی پڑے تو ممکن ہے راستے میں کھسما ہو جائے۔

اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے ٹرک میں ڈال کر لے جایا جائے۔

ٹرک میں تو اسے اٹھا کر بھی لادا جا سکتا ہے۔

اگلے روز ٹرک بھی آ گیا تھا۔

ٹرک کی آواز پر گائے نے مڑ کے دیکھا تھا۔ آنکھیں جھپکی تھی اور کھولی میں منہ ڈال دیا تھا جہاں نکا چارہ ڈال کر ابھی ابھی ٹرک کو دیکھنے گیا تھا۔

آپ لوگ اسے واقعی۔

اسے یقین نہیں آتا تھا۔

نہیں تو ہم مذاق کر رہے ہیں کیا؟

نہ چتکبرے نہ، نہ

چپ بھی کرو گے یا کھینچوں تمہاری زبان۔

نکے نے زبان کو قید کر دیا تھا۔ بڑے نے پھر زنجیر کو جھٹکا دیا تھا۔

چلو میم صاحب! ٹرک والا تمہارے باپ کا نوکر نہیں جو سارا دن کھڑا رہے۔

مجنوں کا بچہ۔

تیسرے نے کہا تھا۔

چوتھا، پانچواں سارے بزرگ، سارے بزرگ سالے ایک سے ہیں اور بابا جو اپنی داڑھی کو عقل کا گڑھ سمجھتا ہے، جانے اسے کیا ہو گیا ہے۔

بیٹے ٹرک والے کو دس روپے دے کر بھی ہم بہت فائدے میں رہیں گے۔

او۔ کمبخت سوداگر مجھ سے لو روپے، مجھ سے یہ لو لیکن میری مٹھی میں اس وقت تو ہوا ہے جب جب میں بڑا ہو جاؤں گا۔

ہاہاہا۔

جب، جب میں کمانے لگوں گا۔

ہاہاہا۔

تب، تب تک تو چتکبری کی ہڈیوں کا سرمہ بن گیا ہوگا۔ میں، میں کیا کروں۔

ان میں سے ایک، گائے کو لانے کیلئے کھرلی کی طرف گیا تھا۔ نکا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ یونہی دیکھنے کیلئے۔ بڑے نے اس کی زنجیر کھولی تھی۔ گائے نے کھرلی میں منہ مار کے دانتوں میں پٹھے دبائے تھے" مڑ کے نکے کو دیکھا تھا اور جانے کیلئے کھر اٹھایا تھا۔

نہ، نہ، نہ۔

نکا چیخا تھا۔

بہکومت۔

گائے کھڑی ہو گئی تھی۔

ہے۔ ہے۔ ہے

بڑے نے زور لگایا تھا۔

گائے کی آنکھیں باہر کو نکل آئی تھی۔ زبان، قید میں پھڑ پھڑا کے رہ گئی تھی لیکن وہ مشت استخوان وہیں کی وہیں تھی۔ نکا مسکرایا، پھر فوراً اداس ہو گیا تھا۔

یہ تو بک بھی چکی ہے اسے جانا ہی ہوگا۔ مجھے اب بھی یقین ہے کہ اگر تھوڑی سی رقم لگا کے اس کا باقاعدگی سے کیا جائے تو..... تو لیکن میں ان بزرگوں کا کیا کروں۔ کاش میں حکیم ہی ہوتا۔ اس بچھڑے کو شرم نہیں آتی ماں کے جسم پر نیل پڑ رہے ہیں اور یہ باہر کھڑا اُلو کے پٹھوں کی طرح دیکھے جا رہا ہے۔

زبان پھڑ پھڑا کے رہ گئی تھی۔

پھر ان میں سے ایک کو بڑی اچھی سوجھی تھی۔ اس نے گائے کی دم پکڑ کر اسے تین چار بل دیئے تھے۔ وہ پیٹھ کے درد سے دوڑ بھاگی تھی۔ اس نے نکے کی طرف دیکھ کر قہقہہ لگایا تھا۔ پیٹھ کا درد گائے کو ہانکتا ہوا بالکل ٹرک کے پاس لے آیا تھا۔ نکے کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔

در فٹے منہ، لعنت لکھ لعنت۔

ٹرک والے نے گائے کے چڑھنے کیلئے ٹرک سے زمین پر تختہ لگا دیا تھا۔ گائے نے تختے پر کھر رکھا۔

نہ چڑھنا۔

اس کی زبان کاٹ لو۔ یہ گائے کو ورغلاتا ہے۔

ڈراتا ہے۔

نکا پھر منہ بند کر کے پیچھے ہٹ گیا تھا۔ گائے نے تختے کو دیکھا، پھر نکے کی طرف۔

در فٹے منہ، لعنت لکھ لعنت۔

نکے کا سر شرم سے جھک گیا تھا۔

اسکے علاوہ میں اور کیا کر سکتا ہوں، کیا کر سکتا ہوں۔

وہ ابھی تک نہیں ڈری تھی۔ پھر اس نے مشکوک نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ کر بڑے زور سے پھنکار ماری تھی۔

میری چتکبری جانتی ہے، جانتی ہے کہ وہ تختے پر قدم رکھ کر ٹرک میں چلی جائے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتی کیوں، کیوں وہ چڑھنا نہیں چاہتی۔

ان سب نے مل کر اس کی پیٹھ پر لاٹھیاں، برسائی تھیں، گائے کی ٹانگیں تھرکی تھیں لیکن وہ اپنی جگہ سے قطعی نہیں ہلی تھی۔ جب انہوں نے مل کر دوسرا اور کیا تو وہ تکلیف سے دوڑ بھاگنے کو تھی کہ بابا کی داڑھی میں عقل نے جوش مارا تھا اور اس نے جما کر اس کے منہ پر لاٹھی ماری تھی۔ گائے پھر تختے کی طرف منہ کر کے سیدھی ہو گئی تھی۔ بابا نے ہانپتے ہوئے کہا تھا۔ اور ان سے سب نے مل کر پھر لاٹھیوں کا مینہ برسایا تھا۔

نکا دور کھڑا تھا۔ بالکل بے تعلق، بے حس۔

یوں بات نہیں بنے گی۔

ایک نے اپنے سانس پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔

تو پھر؟

وہ ٹرک کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے سوچ ہی رہے تھے کہ جانے گائے کو کیا سوجھی تھی، پلٹ کر یکدم بھاگ اٹھی تھی اور دھول اڑاتی نکے کے قریب سے بالکل اجنبیوں کی طرح گزر گئی تھی۔

نکا۔ جسم کا مفلوج حصہ۔

دیکھو، دیکھو، وہ تو بائیں طرف۔

ایک چونکا تھا۔

قدرتی بات ہے۔

بابا نے اپنی داڑھی میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا تھا۔

گائے اپنے بچھڑے کو چاٹ رہی تھی۔ بابا کی آنکھیں مکارسی مسکراہٹ سے چمک اٹھیں۔

اس بچھڑے کو یہاں لے آؤ۔۔۔۔ یہ چال تو ہمیں کل ہی چل جانی چاہیے تھی۔ ٹرک کے پیسے بھی بچ جاتے۔

نکا..... مفلوج وجود۔

ان میں سے ایک نے بچھڑے کی رسی پکڑی تھی۔ نکے کی زبان لرزی تھی۔ گائے کچھ سوچتی، قدم اٹھاتی، رکتی، چلتی، بچھڑے کے پیچھے پیچھے اس کے قریب سے گزری تھی تو آہستہ آہستہ سے نکے کی زبان سے گالی پھسلی تھی۔ بچھڑا، تختے پر چڑھ کے پٹوسیاں مارتا ہوا ٹرک میں چلا گیا تھا۔ گائے تختے کے پاس جا کے پھر رکی تھی۔ بڑی حیرانی سے بچھڑے کو دیکھ کر آہستہ آہستہ گردن موڑ کے نکے کو دیکھا تھا۔ ایک نے فوراً بغل سے پٹھوں کو گٹھا نکال کر گائے کے آگے کر دیا تھا۔ اس نے چند ڈنٹھل دانتوں میں لئے اور پھر کچھ سوچ کر زمین پر گرا دیئے تھے اور اگلا کھر تختے پر رکھ دیا تھا، پھر دوسرا کھر۔

خدا معلوم نکے کو کیا ہوا تھا۔ یکدم اس کے سارے جسم میں تازہ تازہ گرم گرم لہو کا سیلاب آ گیا تھا۔ اس کے کان سرخ ہو گئے اور دماغ بے طرح بجنے لگا تھا۔ وہ بھاگا بھاگا گھر میں گیا تھا اور بابا کی دونالی بندوق اتار کے اس میں کرتوس بھرے تھے۔ اس جنون میں بھاگتا ہوا باہر آ گیا تھا اور کاندھے پر بندوق رکھ کر نشانہ باندھا تھا۔

اس نے کھلی آنکھ سے دیکھا۔ بچھڑا ٹرک سے باہر گائے کے گرائے ہوئے پٹھوں میں منہ مار رہا تھا۔ ٹرک میں بندھی گائے، باہر منہ نکال کر بچھڑے کو دیکھ رہی تھی۔ ان میں سے ایک گائے کو لے جانے کیلئے ٹرک میں بیٹھا تھا اور بابا ایک ہاتھ سے اپنی داڑھی میں عقل کو سہلاتا ہوا باہر کھڑے ڈرائیور سے ہاتھ ملا رہا تھا۔ پھر مجھے پتہ نہیں کیا ہوا۔ نکے نے کسے نشانہ بنایا۔ گائے کو، بچھڑے کو، ڈرائیور کو، بابا کو، اپنے آپ کو، یا وہ ابھی تک نشانہ باندھے کھڑا ہے۔ کوئی وہاں جا کے دیکھے اور آ کے مجھے بتائے کہ پھر کیا ہوا۔

گوجرانوالہ: کمشنر وقاص علی محمود، آر پی او طارق عباس قریشی، ڈپٹی کمشنر نائلہ باقر، سی پی او ڈاکٹر معین مسعود و دیگر یوم دفاع اور کشمیریوں سے یکجہتی کیلئے منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

گوجرانوالہ: ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج راؤ عبدالجبار، صدر بار شہید اسلم جوڑا، سیکرٹری عرفان یوسف، سلیمان کھوکھر و دیگر وکلاء سے خطاب کر رہے ہیں

گوجرانوالہ: آر پی او طارق عباس قریشی، سی پی او ڈاکٹر معین مسعود و دیگر سینئر پولیس افسران پولیس لائینز میں یادگار شہداء پر پھول چڑھانے کے بعد دعا مانگ رہے ہیں

گوجرانوالہ: آر پی او طارق عباس قریشی، سی پی او ڈاکٹر معین مسعود و دیگر افسران ایمرجنسی سروس گروپ کے زیر تربیت افسران کو محرم الحرام کی سیکورٹی کے حوالے سے بریف کر رہے ہیں

گوجرانوالہ: سی پی او ڈاکٹر معین مسعود پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروسز گروپ کے زیر تربیت افسران کو محرم الحرام کی سیکورٹی کے حوالے سے بریف کر رہے ہیں

www.dailypakistan.pk

پاکستان Web Tv | The Patriot | روز نیوز | پاکستان کوئٹہ | نیا رخ | پاکستان کراچی | نوائے نواب شاہ | پاکستان مظفرآباد | ایکشن کراچی | پاکستان اسلام آباد | پاک وطن | پاکستان

چیف ایڈیٹر۔سردار خان نیازی

نیا رخ Naya Rukh

ڈیئر ریڈرز

میں ہوں انجم خان آسٹرو پامسٹ، آسٹرو ہیلر، فینگ شوئی ایکسپرٹ۔میں آپ کے بارہ zodiac sign کے بارے میں بتاؤں گی کہ ان تمام سٹارز کیلئے یہ ہفتہ کیسا رہے

برج سرطان۔(CANCER) کرک راشی

13 ستمبر کی شام سے حالات بہتر ہوں گے -14-15-16 17-18-19-20 تمام دن خوشخبری کے دن ہیں ویسے بھی ماہ ستمبر کرک راشی کیلئے بہت ساری مالی اور دوسرے فائدہ دلا رہا ہے۔

برج جوزا۔(GEMINI) متھن راشی

18-17-16-15-14-13 خواہشات پوری ہونگی، گورنمنٹ سے فائدہ ملے گا، وراثت، اچانک مالی فائدہ بھی ہوگا۔20-19 گلا خراب ہوسکتا ہے گردش زمانہ۔

برج ثور۔(TAURUS) برکھ راشی

15-14-13 ستمبر چھوٹا سفر، پروموشن، بڑے بھائی سے خوشخبری، 18-17-16 احتیاط کریں دن اچھے نہیں ہیں۔20-19 مالی فائدہ ہوگا۔

برج حمل(ARIES) میکھ راشی

13 ستمبر تو خواہشات پوری ہونے کا دن ہے۔15-14 ستمبر صحت کا خیال رکھیں 18-17-16 سرگرمیاں تیز لیکن سر میں درد بھی ہوسکتا ہے 20-19 روپیہ پیسہ لین دین تیز ہوگا اولاد سے خوشخبری ملے گی۔

بُرج عقرب۔(SCORPIO) برچھک راشی

13-12 گردش زمانہ، لڑائی جھگڑا۔15-14 بچوں کی تعلیم کی خوشخبری 18-17-16 معمولی جھگڑا۔طبیعت خراب 20-19 دور دراز سے کوئی اچھی خبر۔

بُرج میزان۔(LIBRA) تلا راشی

13-12 فیملی میں اچھا ماحول بچوں کی تعلیم کی خوشخبری 15-14 طبیعت خراب، قانونی خطرہ، جھگڑا 18-17-16 دور دراز سے اچھی خبر، میاں بیوی کے تعلقات میں بہتری، کاروبار میں خوشخبری 20-19 طبیعت خراب، پانی زیادہ پئیں۔

برج سنبلہ۔(VIRGO) کنیا راشی

ستمبر 15-14-13 کوئی خوشخبری مال و دولت بھی مل سکتی ہے ۔ستمبر 18-17-16 طبیعت خراب ہوسکتی ہے دھیان رکھیں ستمبر 20-19 چھوٹا سفر یا کوئی خوشخبری ہوسکتی ہے۔

برج اسد۔(LEO) سنگھ راشی

ستمبر 13-12 مالی فائدہ ۔15-14 کمر درد، نقصان ہونے کا خدشہ۔ 20-19-18-17-16 خواہشات پوری ہوسکتی ہیں۔پروموشن کا بھی امکان ہے

بُرج حوت ۔(PICES) مین راشی

13 ستمبر اچھا دن نہیں ہے -18-17-16-15-14 20-19 تمام کمال کے دن ہیں آپ کو ہر طرح کا فائدہ ہوسکتا ہے۔ویسے اپنی صحت کا ستمبر میں خاص دھیان کریں۔

برج دلو۔(AQUARIUS) کمبھ راشی

13 ستمبر سر میں درد، 18-17-16-15-14 فائدے کے دن ہیں انجوائے کریں۔ 20-19 گھر میں کسی بھی قسم کے جھگڑے کا حصہ نہ بنیں۔

بُرج جدی۔(CAPRICORN) مکر راشی

13-12 کہیں سے مال و دولت کا فائدہ 15-14 چھوٹے بہن بھائیوں کو فائدہ پہنچے۔ 18-17-16 گاڑی۔بچوں کا دھیان رکھیں۔ جھگڑے سے بچیں۔ 20-19 منگنی یا کوئی اور خوشخبری۔

بُرج قوس۔(SAGITARIUS) دھن راشی

13-12 معمولی طبیعت خراب۔15-14 مالی فائدہ، معمولی تکرار ۔18-17-16 نہایت اچھے دن ہیں۔20-19 بچوں کی خوشخبری۔ تعلیم میں کامیابی۔

www.dailypakistan.pk

پاکستان | پاک وطن | پاکستان | ایکشن | پاکستان | نوائے نواب شاہ | پاکستان | نیا رخ | پاکستان | روز نیوز | The Patriot | پاکستان Web Tv

چیف ایڈیٹر: سردار خان نیازی

روبوٹ ٹیکنالوجی میں ڈگری لیجیے

آج اکیسویں صدی کے دور میں روبوٹ ٹیکنالوجی کا بہت اہم رول ہوگیا ہے۔ دُنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں روبوٹ ہر شعبہ میں متعارف ہورہے ہیں۔ سائنسی آٹومیٹک کمپوٹرائزڈ مشین نے اِنسان کی جگہ لے لی ہے۔ جاپان میں تو تقریباً اب سوفیصد روبوٹ ٹیکنالوجی پر انڈسٹری سے لے کر گھر تک کے کام روبوٹ نے سنبھال لیے ہیں۔ روبوٹ میں پروگرامنگ فیڈ کردی جاتی ہے اور پھر وہ کئی کئی گھنٹوں کا کام بہت تیزی ساتھ کردیتے ہیں۔ بچوں کو سکول چھوڑنے، بازار سے سبزی، فروٹ اور دیگر گھریلو اشیاء لانے تک کا کام جاپان میں روبوٹ کرتا ہے۔ ہمارے ہاں روبوٹ کو ایک خلائی مخلوق ہی تصور کیا جارہا ہے۔ ہمارے سسٹم میں روبوٹ ٹیکنالوجی کا بہت ہی کم اِستعمال ہورہا ہے۔ ہمارے آج کے سکولز کے بچوں کو نہ تو سلیبس میں روبوٹ ٹیکنالوجی اور دُنیا میں اِس شعبے میں کیریئر بنانے کے لیے نہ کوئی مواد موجود ہے اور نہ ہی لیبارٹریز، فنکشن اور ویڈیوز کے ذریعے سائنس پیریڈ میں اِس شعبے کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو پھر وہ کیسے اِس شعبے میں دلچسپی لیں گے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ ہفتم ہشتم کے سائنس کورس میں اور کلاس نہم میں روبوٹ کے حوالے سے مکمل طور پر کچھ ابواب ہونے چاہیں جن کو پڑھ کر بچوں کے ذہن میں اِس شعبے میں کیریئر بنانے کے لیے خیال آئے کہ ہم نے پاکستان کو روبوٹ ٹیکنالوجی کے شعبے میں بہت آگے لے کر جانا ہے۔ پاکستان میں چند ہی جامعات اِس شعبے میں کام کررہی ہیں۔ ہمارے نوجوانوں سے اگر پوچھا جائے کہ وہ ایف ایس سی کے بعد کس شعبے میں جانا چاہیں گے تو آپ کو زیادہ تر اِنجینئرنگ کے دیگر شعبوں کے بارے میں بتائیں گے مگر روبوٹ ٹیکنالوجی کے شعبے میں بی ایس کرنے کا کوئی نہیں کہہ رہا ہوگا۔ آئیں آج آپ کو ہم اِس شعبے کے بارے میں کچھ تفصیل دیتے ہیں کہ آپ شعبہ روبوٹ ٹیکنالوجی میں ایک شاندار کیریئر کیسے بنا سکتے ہیں۔ اِس شعبے میں جانے کے لیے کیا اہلیت درکار ہے اور کونسی جامعات میں ایف ایس سی یا اے لیول کے بعد آپ اپنا کیریئر بنا سکتے ہیں۔ پاکستان اور بیرون ممالک کونسے شاندار کیریئر اِس ڈگری میں گریجویشن، ماسٹرز ڈگری اور پی ایچ ڈی ڈگری کرنے کے بعد آپ کے لیے منتظر ہیں۔ آپ بیرون ممالک ایف ایس سی/اے لیول کرنے کے بعد روبوٹکس کے شعبے میں گریجویشن کرنے کے لیے اپلائی کرسکتے ہیں اور سکالرشپ حاصل کرنے کے لیے آپ SAT1-2 اچھے سکورز کے ساتھ کرنے کے بعد امریکہ و دیگر یورپی جامعات میں اپلائی کرسکتے ہیں۔ جاپان میں روبوٹ ٹیکنالوجی میں ڈگری حاصل کرنے والوں کے لیے شاندار مستقبل ہے یہاں کی جامعات میں روبوٹکس کے شعبہ میں بہترین جدید تعلیم دی جاتی ہے۔

ایمبیڈڈ سسٹم سے مُراد سافٹ ویر و ہارڈ ویر کا ایک ایسا کنکشن ہوتا ہے جس کا مقصد ایک ڈیوائس، عمل یا پورے سسٹم کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے۔ اِس سے ہم پورے سسٹم کو کنٹرول کرسکتے ہیں۔ پاکستان کو شعبہ ٹیکنالوجی میں خصوصاً شعبہ روبوٹکس اور کنٹرول اِنجینئرنگ میں گریجویٹ کی اشد ضرورت ہے تاکہ مختلف شعبوں میں پاکستان کے نوجوان اِس شعبے میں بہترین آٹومیٹک سسٹم بنا کر مُلک کو ترقی کی طرف گامزن کرسکیں۔ نوجوان جو روبوٹک اِنڈسٹری میں کام کررہے ہوتے ہیں وہ کمپوٹر سائنس، کمپوٹر اِنجینئرنگ، الیکٹریکل اِنجینئرنگ، میکا ٹرانکس اِنجینئرنگ اور سافٹ ویر اِنجینئرنگ کے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ بی ایس ریبوٹکس کی بہترین چارسالہ ڈگری پاکستان ایئرفورس کا ادارہ کراچی اِنسٹیٹوٹ آف اکنامکس اینڈ ٹیکنالوجی کا کالج آف کمپوٹنگ اینڈ انفارمیشن سائنسز کرواتا ہے۔ اِس کے علاوہ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور بھی چارسالہ بی ایس ڈگری پروگرام ریوبوٹکس، ایمبیڈڈ سسٹم اینڈ کنٹرول اِنجینئرنگ میں کرواتی ہے۔ اِس شعبے میں پاکستان اور بالخصوص باہر بہت زیادہ مانگ ہے۔ اِس شعبے میں پاکستان اور بیرون مُلک ایک شاندار مستقبل آپ کا منتظر ہوتا ہے۔ آپ شعبہ آئی ٹی کے علاوہ بے شمار شعبوں میں ریوبوٹ ٹیکنالوجی کے شعبے میں ایک بہترین مستقبل حاصل کرسکتے ہیں اور اگر اپنے ریوبوٹ ٹیکنالوجی کے سافٹ ویر بنانے کا کام کرنا چاہتے ہیں تو آمدنی لاکھوں میں نہیں کروڑوں بلکہ اس سے بھی زائد ہوسکتی ہے۔ ہمارے نوجوان ایف ایس سی کے بعد اِس شعبے میں بہترین کیریئر بنا سکتے ہیں۔ پاکستان کی ساٹھ سے زائد اِنجینئرنگ جامعات میں گریجویٹ وماسٹر لیول پر ریوبوٹکس کا مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ ریسرچ اور ڈیولپمنٹ اِنسٹیٹوٹس جو اِن جامعات میں نوجوانوں کی اِس شعبے میں کارکردگی، دلچسپی اور پراجیکٹ بنانے میں معاونت کرتے ہیں۔ منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے نیشنل اِنسٹیٹوٹ آف الیکٹرانکس اِسلام آباد میں ایک ٹیکنیکل گروپ انڈسٹریل اٹومیشن کے شعبے میں مزید بہتری کے لیے مختص کیا ہے اور اِسکے علاوہ پروگرام لاجک کنٹرولرز آٹو موبائل انڈسٹریل کنٹرول کیلئے بھی موجود ہیں۔ کامسیٹ اِنسٹیٹوٹ آف اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کے سنٹر فار اِن ٹیلی جنٹ مشینز اینڈ ریوبوٹک میں ریسرچ گروپ ریبوٹ پر ریسرچ پراجیکٹ، کمپوٹر ویژن اور مشین لرننگ پر کام کررہا ہے۔ ایجوکیشن کمیشن بھی پاکستان میں شعبہ ریوبوٹک میں مزید ترقی کیلئے سالانہ مقابلہ جات برائے نیشنل اِنجینئرنگ مقابلہ کے نام سے 2005ء میں کیے۔ پی ایچ ڈی اِس شعبے میں کرنے کے خواہشمند نوجوانوں کو فارن سکالرشپ بھی آفر کیے جاتے ہیں۔ فاسٹ نٹ، جی آئی کے آئی لمز، کیس اِس شعبہ میں نوجوانوں کی دلچسپی اور کام کو اہمیت دیتے ہوئے مختلف ایوٹس کا انعقاد اپنے اور دُوسری جامعہ کے طالبہ کے لیے کرتا رہتا ہے، یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس کی کوئی منزل آخری منزل نہیں ہے، علم کا ایک خزانہ ہے، جتنی دلچسپی ومحنت سے آپ اِس شعبے میں اپنے آئیڈیاز اور تکنیکی مہارت کو ریوبوٹ ٹیکنالوجی میں منتقل کریں گے اِس کے بدلے میں اتنا ہی زیادہ آپ کو کامیابی ملے گی۔ جن نوجوانوں کے پاس ریوبوٹک میں ڈگری ہوگی وہ کل مندرجہ ذیل شعبوں ماڈرن وارفیئر، نینوٹیکنالوجی اور سپیس ایکسپلوریشن میں سپشلائزیشن بھی کرسکتے ہیں۔ جاپان، امریکہ، جرمنی، جنوبی کوریا، چاہنا اور دیگر یورپین ممالک میں آج کل ایرپورٹ سے لے کر آپ کو گھر تک ہائر اور انڈسٹریز کی مشینری سے لے کر بچوں کے کھلونوں تک ہر شعبہ میں ریوبوٹ ٹیکنالوجی کا اِستعمال نظر آئے گا۔ باہر کے ممالک میں تو ٹرانسپورٹ، ریل کاروں کے نظام بھی ریوبوٹ سسٹم سے منسلک ہیں۔ آنے والا دور میں اِنسان سے زیادہ ریوبوٹ پر اِنحصار انڈسٹریل پراڈکٹ کا ہوگا اور جہاں زندگی آسان ہوجائے گی وہاں اِنسان کو فراغت زیادہ میسر آئے گی۔ آج زراعت، ڈیفنس، انجینئرنگ، آٹومیٹو مینوفیکچرنگ، کیمیکل اینڈ فیول پروسسنگ، مٹلو اینڈ پلاسٹک مینوفیکچرنگ، ڈیفنس، بچوں کے کھلونے بنانے والی صنعتوں میں سب جگہ پر ریوبوٹ پروفیشنل افراد کی ضرورت ہے اور اگر روبوٹک پراڈکٹ بنا کر مارکیٹ میں روشناس کرواتے ہیں تو کاروباری لحاظ سے بھی یہ بہترین شعبہ ہے۔ اِس شعبے میں ہائر سٹڈیز کے لیے آپ باہر سکالرشپ پر بعد میں تعلیم کے لیے بھی قسمت آزمائی کرسکتے ہیں۔ ایم ایس اور پی ایچ ڈی تک کرکے ایک شاندار کیریر بنا سکتے ہیں۔ پاکستان کی صف اول جامعہ نسٹ یونیورسٹی میں 2011ء میں شعبہ روبوٹکس اور Intelligent مشین اِنجینئرنگ کا شعبہ پہلی بار قائم کیا گیا۔ بنیادی طور پر یہ شعبہ روبوٹکس، میکاٹرانکس، مشین اِنٹیلیجنس، کنٹرول سسٹم، مشین ویژن اور اِنڈسٹریل آٹومیشن کے جدید علاقوں میں پوسٹ گریجویٹ مطالعات اور تحقیق پر مرکوز ہے۔ یہ شعبہ روبوٹکس اور IIntelligent مشین اِنجینئرنگ (RIME) کے شعبے میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کی ڈگری پیش کرتا ہے۔ اِس شعبے میں روبوٹکس اور انٹیلی جنٹ سسٹم اِنجینئرنگ، مشین ویژن، یو اے وی/ایریل روبوٹکس، کنٹرول سسٹم، صنعتی آٹومیشن، الیکٹرانکس، ایمبیڈڈ سسٹم، کمپوٹرائیڈ اِنجینئرنگ کی سرشار لیبارٹریاں موجود ہیں جبکہ اِسے مینوفیکچرنگ ریسورس سنٹر کی حمایت حاصل ہے۔ ریپڈ پروٹائپنگ (آر پی) لیب اور کمپوٹر عددی کنٹرول (سی این سی) لیب وغیرہ جو ایس ایم ایم ای میں دیسی ساختہ روبوٹ پر ڈوٹائپش کی مکینیکل بناوٹ کی سہولت دیتے ہیں۔ یہ لیبارٹریز تحقیق کے ساتھ ساتھ موبائل اور ہیومونائڈ روبوٹ، مختلف اقسام کے روبوٹ ہتھیاروں، سٹریو ویژن کیمرہ سسٹم، روبوٹ ڈیزائننگ کٹس، ایڈوانس مائیکروکنٹرولر آلات، ہیومن برین کمپوٹر اِنٹرفیس آلات، ریموٹ پائلٹ ہیلی کاپٹر، نیویگیٹنگ/ہائیڈرولک ڈونوں تدابیر کے لیے ساز وسامان پر مشتمل ہیں۔ ورک سٹیشنوں، پی سی بی /پریسیژن پروٹوٹائپنگ سہولیات ساتھ ساتھ نان لینیر اور Adaptive کنٹرول سسٹم میں تجربات کے لیے مختلف ماڈل ہیں۔ یہ سب کچھ طالب علموں کو اِس قابل بناتا ہے کہ وہ جدید ترین روبوٹک ٹیکنالوجی کی زیادہ سے زیادہ عملی نمائش دیکھ کر دُوسری بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے طالب علموں کے مقابلہ میں اپنے علم اور تحقیق کو اُن کے معیار کے برابر لے کر مقابلہ کی فضاء میں جدید سے جدید طرز کی روبوٹک ٹیکنالوجی کو دُنیا کے سامنے روشناس کرسکیں۔ نسٹ یونیورسٹی کا یہ شعبہ بلاشبہ بین الاقوامی طور پر بیرون ممالک کی جامعات کے شعبہ روبوٹکس کے ہم پلہ ہے اور یہاں جاپان، امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی معروف جامعات کے پی ایچ ڈی اساتذہ طالب علموں کو روبوٹکس کی جدید تعلیم سکھانے کے لیے موجود ہیں۔ ہمارے نوجوان جو کہ روبوٹکس کی ٹیکنالوجی کے شعبے میں آنا چاہتے ہیں تو اُن کے لیے پاکستان اور بیرون ممالک ایک شاندار مستقبل منتظر ہے۔ وہ میٹرک سائنس اے گریڈ کے ساتھ پاس کریں پھر ایف ایس سی پری اِنجینئرنگ یا آئی سی ایس کرکے اِس شعبے میں بی ایس چارسالہ ڈگری کریں اور پھر اِس شعبے میں ایم ایس اور پی ایچ ڈی کرکے وہ ایک شاندار کیریر بنا سکتے ہیں۔

☆☆☆

حسنین ملک صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ہمارے مُلک کے ماہر تعلیم اور کالم نگار بھی ہیں۔ شعبہ تدریس سے اُن کا تعلق بھی ہے۔ اِس کے علاوہ وہ 2007ء سے باقاعدگی سے سیاسی، سوشل و نیشنل ایشوز پر کالم بھی لکھتے آرہے ہیں۔ جولائی 1999ء سے مختلف نیشنل سطح کے ماہانہ میگزینوں اور قومی اخبارات میں اِن کے تعلیمی کالم و کیریر پلاننگ آرٹیکلز سے نوجوان نسل مستفید ہوتی ہے۔ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اِن کی نوجوان نسل کے لیے تعلیمی خدمات پر اِن کو تعریفی لیٹر سے بھی نوازا ۔ اَب باقاعدگی سے ہر اتوار کو ہمارے سنڈے میگزین میں اِن کی گائیڈ لائن/آرٹیکلز سے مستفید ہوں گے۔

کسی بھی مفت تعلیمی راہنمائی کیلئے خط بمعہ جوابی لفافہ پوسٹ بکس نمبر 102 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی رابطہ کرسکتے ہیں یا مختصر سوال کسی بھی وقت بذریعہ ایس ایم ایس۔ کال صرف اتوار کو بذریعہ ایس ایم ایس اتوار صبح ٹائم لے کر۔

بلاگ سپاٹ: www.hasnainmalik.blogspot.com ۔ای میل hasnainmalikpk@gmail.com

cmyk

چیف ایڈیٹر۔ سردار خان نیازی

نیا رخ NayaRukh

بقیہ: حیرت کو تصویر کیا

ہمارے پاس وقت کم تھا اور مقابلہ سخت سو مقابلہ دل ناتواں نے خوب کیا۔

علوی صاحب دِل کی شریان میں سٹنٹ کے باوجود آگے ہی آگے چلتے جا رہے تھے، اور میں بھی اُن کے پیچھے پیچھے دائیں بائیں کے مناظر کو جھانکتی دیکھتی چلی جا رہی تھی۔

صاف ستھرے فٹ پاتھ پر ٹھہر ٹھہر کر چلتے ہوئے ایک ہموار سڑک پر پہنچے تو گوگل میپ نکال کر راستہ سمجھنے کی کوشش کی۔ ہوٹل میں سامان رکھنے کے بعد ہم فوراً ہی باہر گھومنے کے لیئے نکل گئے۔ اور لطف کی بات یہ تھی کہ ہماری قیام گاہ کے نزدیک ہی تمام مشہور تاریخی مقامات تھے۔ لہٰذا وقت کی قلت کے باوجود ہم نے بہت سی عمارتیں پیدل گھوم کر دیکھ لیں۔ ان میں مشہور زمانہ نیلی مسجد بھی تھی، صوفیہ پیلس، حرم اور میوزیم تک بھی پیدل چل کر گئے۔ مگر یہاں ہر مقام پر ٹکٹ کیلئے لمبی لمبی لائنیں لگی ہوئی تھیں۔ ٹکٹ بھی اچھا خاصا مہنگا تھا۔ اِتنی دور سے آ کر اِن تاریخی مقامات کو نہ دیکھا جائے، یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

جہاز سے اُترنے کے بعد ہم نے پیدل کافی سفر کر لیا تھا، مگر اشتیاق، جستجو، اور اسرار کشائی کیلئے سفر آسان اور تھکن بھی قدرے کم محسوس ہو رہی تھی۔ صوفیہ پیلس سے پہلے ایک عمارت تھی، جس میں مشاہیر کے خوبصورت مقبرے تھے۔ مقبروں پر لوگ فاتحہ خوانی کر رہے تھے۔ ہم پوری عمارت دیکھے بنا ہی اس عمارت سے نکل آئے۔ حالانکہ علوی صاحب کو پرانی قبروں کے کتبے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ وقت کم تھا اور ہمارا ٹارگٹ تھا کہ جتنی جگہیں ہو سکے دیکھ لیں۔

سامنے صوفیہ پیلس تھا، اور صاحبانِ مشتاق کی لمبی قطار۔ علوی صاحب نے قطار دیکھ کر مجھ سے پوچھا، جانا چاہتی ہو؟ میں نے کہا۔ جی ضرور۔۔۔ اُنہوں نے سمجھانے کی کوشش کی کہ ہمارے پاس وقت کم ہے، لہٰذا کچھ اور دیکھ لیتے ہیں۔ بادشاہوں کی رہائش گاہوں سے ہمیں کیا لینا دینا۔ مگر میں نے کہا، کچھ بھی ہو ہم دیکھ کر ہی جائیں گے۔

حکمرانوں کی رہائش گاہیں مغلیہ عہد کے بادشاہوں کے محلات کی طرح تو نہ تھیں۔ اِن کی طرز زندگی کافی سادہ نظر آئی۔ اِسی عمارت میں میوزیم بھی تھا۔ جسے دیکھنے کی تمنا اِس لیئے بھی تھی کہ سینکڑوں سال تر کی اسلام کا قلعہ رہا، اور پوری اسلامی دنیا پر راج کیا۔ ہمیں اُمید تھی کہ یہاں نادر چیزیں ہونگی مگر میوزیم کو دیکھ کر حیرت ہوئی۔ نوادرات تو تھیں، جیسے کہ کعبہ کی چابی، حضرت داؤدؑ کی تلوار، حضرت موسیٰ کا عصا، حضرت یوسفؑ کی پگڑی، نعلین پاک، حضرت محمد ﷺ کی مہر، حجرِ اسود کا کیس، جو سلطان عبدالعزیز اُتار کر لے آئے تھے۔ دیوار گریہ کا دروازہ، صحابہ کی تلواریں، رسولِ پاک ﷺ کی داڑھی کے مؤئے مبارک، حضور پاک ﷺ کا دانت، حضور پاک ﷺ کی سونے کی تلواریں، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی تلواریں، سلطان کا لباس، جھنڈا، اور جھنڈے کے اوپر بھی دو دھاری تلوار، اِن چیدہ چیدہ چیزوں سے ہم اُس زمانے کے بُود و باش کا دُرست اندازہ نہ لگا سکے۔ کچھ سوالات بھی ذہن میں بغاوت کرتے رہے۔ فریم کے اوپر لکھی ہوئیں معلومات کا بھی رسم الخط بہت مدہم اور باریک تھا۔ جسے پڑھنے میں دِقت ہو رہی تھی۔

ہمیں شاید کچھ زیادہ کی توقع تھی، جو پوری نہ ہو سکی۔ میرے خیال میں تاریخی میوزیم کو ایسے ڈیزائن کرنا چاہیئے کہ دیکھنے والا کم وقت کے لیئے ہی سہی، زمانہِ حال سے نکل کر اُس زمانے میں پہنچ جائے، جس زمانے کو دکھانا مقصود ہو۔ کم از کم مجھے اِس قسم کے کسی احساس نے اپنی گرفت میں نہیں لیا۔ ہم پیدل چل چل کر کافی تھک چکے تھے۔ رات کو آبنائے باسفورس کی سیر کے لیئے بھی جانا تھا۔ سوچا کہ اَب ہوٹل کا رُخ کرنا چاہیئے۔ اُنہی اونچے نیچے راستوں سے ہوتے ہوئے ہم لوگ واپس ہوٹل پہنچے، تو تھک کے چور ہو چکے تھے۔ دِل چاہ رہا تھا کہ بستر پر لیٹیں اور سو جائیں۔ مگر آبنائے باسفورس کے لیئے اچھے خاصے پیسوں کے پیشگی ٹکٹ لیئے ہوئے تھے۔ یہ ٹکٹ ہم نے امان اللہ میرے بھائی کے مشورے پر خریدے تھے۔ سو بستر کو حسرت سے دیکھا اور نئی مسافت کے لیئے روانہ ہو گئے۔ (جاری ہے)

بقیہ: قائدِ اعظمؒ کا تصورِ پاکستان

قائد اپنے عوام کے جان و مال کے تحفظ اور معاشرے میں پائی جانے والی بدعنوانی کے بارے میں اس قدر پریشان تھے کہ بحیثیت گورنر جنرل، قانون ساز اسمبلی میں اپنے پہلے خطاب میں ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء میں فرمایا

You will no doubt agree with me that the first duty of a government is to maintain law and order, so that the life, property and religious beliefs of its subjects are fully protected by the State. The second thing is bribery and corruption. That really is a poison. We must put that down with an iron hand

قائد پاکستان میں اسلامی اقتصادی نظام جو فلاحی ریاست کے تصور سے نزدیک تھا رائج کرنا چاہتے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ اقتصادی ترقی اور اقتصادی قوت زندگی کے تمام شعبوں سے زیادہ اہم ہیں۔ چٹاگانگ کے عوامی اجتماع میں مارچ ۱۹۴۸ء میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

Pakistan should be based on sure foundations of social justice and Islamic socialism which emphasizes equality and brotherhood of man, these are all basic points of our religion, culture and civilization. And we fought for Pakistan because there was a danger of denial of these human rights in the sub-continent. .

قائد ایک عام آدمی کی برتری پر یقین رکھتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ سول سرونٹس اشرافیہ کی بجائے عام آدمی کی خدمت کو اپنا نصب العین جانیں۔ انہیں نصیحت کی

Your conduct and dealing with the people in various departments in which you may be; wipe of the past reputation; you are not rulers. You do not belong to the ruling class; you are their servants and friends, maintain the highest standards of honor, integrity, justice and fair play.

قائد کی نظر میں تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گوناگوں و مسائل اور مشکلات کے باوجود انہوں نے آزادی کے چند ماہ بعد ہی تعلیمی کانفرنس منعقد کرائی۔ اس کانفرنس کے نام ۲۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو اپنے پیغام میں فرمایا "اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہماری ریاست کے مستقبل کا انحصار اس تعلیم پر ہوگا جو ہم اپنے بچوں کو دیں گے"۔

"We must earnestly bring our educational policy and programme on the lines suited to the genius of our people, consonant with our history and culture, with regard to the modern conditions and vast developments that have taken place all over the world.

گیارہ مارچ ۴۸ء کو اسلامیہ کالج پشاور میں طلباء کو نصیحت کی

You must now realize that fresh fields, new channels and avenues are now being thrown open to you where you have unlimited opportunities, namely, you must now direct your attention to science, commercial banking, insurance, industry and technical education.Develop a sense of discipline, character, initiative and a solid academic background. You must devote yourself wholeheartedly to your studies, for that is your first obligation.

اٹھارہ اپریل ۱۹۴۸ء میں ایڈورڈ کالج پشاور میں فرمایا

It should be the aim of our colleges to produce first-class experts in Agriculture, Zoology, Engineering, Medicine and other specialised subjects. Only thus shall we be able to come to grip with the problems that are now facing us in the task of raising the standard of living, especially of the common man".

قائد اعظم محمد علی جناح عورتوں کے حقوق کے علمبردار تھے۔ انہوں نے ہمیشہ عورت کو سماجی اور قومی زندگی میں مردوں کے برابر جانا۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں مارچ ۱۹۴۴ء میں فرمایا

No nation can rise to the height of glory unless you women are side by side with you

آپ نے اپنی چھوٹی بہن کو نہ صرف اعلیٰ تعلیم دلائی بلکہ ہمیشہ انہیں اپنی سیاسی مصروفیات میں بھی ساتھ رکھا۔ قائد تحریک پاکستان میں خواتین کے کردار کو ہمیشہ سراہتے تھے۔ ڈھاکہ سے اپنے ریڈیو خطاب میں ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو فرمایا "پاکستان کی تعمیر کے عظیم مشن اور اس کی سالمیت و بقا کے لئے خواتین کو سب سے اہم کردار ادا کرنا ہے۔ خواتین، نوجوانوں کے، جو کسی بھی ریاست میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، کے کردار کو تعمیر کرتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آزادی کی طویل جدو جہد میں مسلمان خواتین اپنے مردوں کے پیچھے ثابت قدمی سے کھڑی رہیں۔ اب تعمیر پاکستان کی طویل جدو جہد، جس کا ہمیں سامنا ہے آپ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں کہ پاکستان کی خواتین اپنے فرائض کی بجاآوری میں ناکام ہو گئیں ہیں۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء پر قوم کے نام اپنے خطاب میں فرمایا "اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر نعمت سے نوازا ہے۔ آپ کے پاس لامحدود وسائل ہیں۔ آپ کی مملکت کی بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کو کتنی تیزی سے اور کتنے احسن طریقے سے تعمیر کرتے ہیں۔ آگے بڑھیں میں آپ کو کامیابی کی دعا دیتا ہوں"۔

سامعین کرام مجھے یہ احساس ہے کہ آج کا موضوع بہت اہم اور بہت وسیع ہے۔ مجھے اس بات کا بھی ادراک ہے کہ شائد میں اس سے انصاف نہیں کر سکی۔ قائد کی کس بات کا ذکر کیا جائے اور کس کو چھوڑا جائے۔ میں نے آج اس مقالہ میں کوشش کی ہے کہ وقت کی قلت کے پیش نظر صرف چند پہلوؤں کا احاطہ کروں۔ قائد کی نظر میں پاکستان کے عام آدمی کی اہمیت، پاکستان کا فوکس معیشت کی بنیاد کے اصول، سول سرونٹس کا رویہ، افواج کے فرائض، پاکستان میں تعلیم کا نظام، اور معاشرے میں خواتین کا مقام اور ملک کی ترقی میں ان کا حصہ، جیسے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس عظیم شخص کی کس کس بات کو بیان کیا جائے۔ انہیں جب اپنی بیماری کی خبر ملی تو یہ کہا کہ "ڈاکٹر وعدہ کرو یہ بات تم اپنے تک محدود رکھو گے"۔ اور پھر اپنی صحت کو بھلا کر دن رات محنت کرتے رہے۔ دشمنوں کو احساس تک نہ ہونے دیا کہ وہ کس قدر بیمار ہیں۔ صحت روز بروز گرتی جا رہی تھی۔ لیکن اگست ۱۹۴۸ء تک سرکاری فرائض انجام دیتے رہے۔ اور پھر ستمبر ۱۹۴۸ء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

میں حاضرین کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے میری معروضات کو توجہ اور غور سے سنا۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

اور جاتے جاتے یہ دعا کہ
خدا کرے کہ میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے صدیوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
ہر ایک فرد ہو تہذیب و فن کا اوج کمال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو
خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو
آمین۔

کائنات میں زندگی کی تلاش

سائنس رپورٹ

ماہرین فلکیات نے پہلی بار ایک ایسے سیارے پر پانی تلاش کیا ہے جہاں زندگی ممکن ہو سکتی ہے۔ زندگی کے لیے موزوں سمجھا جانے والا یہ سیارہ خلا میں بہت دور ایک ستارے کے گرد اتنے فاصلے پر گردش کر رہا ہے کہ اس پر زندگی ممکن بنانے والے حالات موجود ہو سکتے ہیں۔ K2-18b نامی یہ سیارہ اس دریافت کے بعد کائنات میں زمین سے باہر زندگی کی تلاش میں ایک اہم امیدوار بن گیا ہے۔ اب اگلا مرحلہ یہ ثابت کرنے کا ہے کہ اس سیارے کی فضا میں ایسی گیسیں موجود ہیں جو وہاں زندگی ممکن بنا پائیں۔ اس کے لیے نئے اور مزید طاقتور ٹیلی سکوپ چاہیے ہوں گے اور ایسا کرنے میں دس سال لگ سکتے ہیں۔ اس دریافت کی تفصیل سائنس کے جریدے نیچر ایسٹرانومی میں شائع کی گئی ہے۔ اس مشن کے رہنما سائنسدان یونیورسٹی کالج آف لندن کے پروفیسر گیوانا ٹینٹی نے پانی کی اس دریافت کو ہوش اڑا دینے والی دریافت قرار دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پہلی بار ہم نے ایک ایسے سیارے پر پانی کے آثار دیکھے ہیں جو اپنے ستارے سے اتنے فاصلے پر گردش کر رہا ہے کہ وہاں زندگی ممکن ہو سکتی ہے۔ یونیورسٹی کالج کی ڈاکٹر انگو والڈمان کے مطابق سیارہ K2-18b زمین سے 111 نوری سال یعنی 650 ملین میل کے فاصلے پر ہے اور وہاں خلائی گاڑی بھیجنا ممکن نہیں۔ انھوں نے کہا کہ اس صورتحال میں وہاں زندگی کی موجودگی کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے ہمیں خلا میں دیکھنے والی ٹیلی سکوپ کے ان نئے ماڈلز کا انتظار کرنا ہوگا جو 2020 کی دہائی میں تیار ہوں گے۔ ان ٹیلی سکوپ کی مدد سے ہم اس سیارے کے ماحول میں ایسی گیس کی موجودگی کا پتہ چلا سکیں گے جو صرف زندگی کے وجود سے ہی پیدا ہو سکتی ہیں۔

ایکسو پلینٹ کیا ہوتا ہے؟

ایسے سیاروں کو انگریزی زبان میں ایکسو پلینٹ کہتے ہیں جو ہمارے نظام شمسی سے باہر ہوں۔ پہلا ایکسو پلینٹ 1992 میں دریافت ہوا تھا۔ مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے انسان اب تک اپنے نظام شمسی سے باہر چار ہزار سیارے دریافت کر چکا ہے۔ ان میں سے بہت سی دنیاں کے بارے میں خیال ہے کہ ان کا سائز مشتری یا نیپچون نامی سیاروں جتنا ہے۔ بہت سے بڑے سائز کے سیارے اپنے ستارے کے بہت قریب گردش کرتے پائے گئے ہیں۔ نیا دریافت ہونے والا سیارہ زمین سے دوگنا بڑا ہے۔ اس کا درجہ حرارت صفر اور 40 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان ہے اور وہاں پانی موجود ہو سکتا ہے۔ یورپی خلائی ایجنسی ای ایس اے کا مشن ایریئل جو 2028 میں لانچ ہوگا زمین سے دور زندگی کی تلاش میں مدد کر سکتا ہے۔ ماہرین کے نزدیک یہ دریافت اس سوال کو زندہ کر دیتی ہے کہ آیا زمین کائنات میں اپنے جیسی واحد جگہ ہے۔ اب ایک مشکل سوال جس کا جواب ماہرین فلکیات کو تلاش کرنا ہے یہ ہے کہ وہ کون سی گیس ہوگی جس کو اس سیارے پر زندگی کا حتمی ثبوت سمجھا جائے گا۔ ماہرین کا اس پر اتفاق نہیں ہے۔ اس کے لیے ممکنہ طور پر سینکڑوں دنیاں کا کیمیائی تجزیہ کرنا پڑے گا۔ ایڈنبرا یونیورسٹی کی ڈاکٹر بیتھ بلر کو یقین ہے کہ ایک دن کسی دوسرے ستارے کے گرد سیارے پر زندگی کا ثبوت ضرور ملیں گے۔ تاہم انھوں نے کہا کہ یہ زندگی نہایت چھوٹے جانداروں کی صورت میں ہوگی جنھیں آنکھ سے دیکھا بھی نہیں جا سکتا۔

بے مثل کرکٹر عبدالقادر..... پرستار انہیں برسوں نہیں بھولیں گے

سپورٹس ڈیسک

سابق پاکستانی لیگ اسپنر عبدالقادر گزشتہ ہفتے پرستاروں کو داغ مفارقت دے گئے۔ انہوں نے ستر کی دہائی میں کرکٹ کے اپنے سفر کا آغاز کیا تھا۔ وہ بولنگ کے انوکھے انداز کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے تھے۔ عبدالقادر نے اپنا پہلا ٹیسٹ میچ 1977 میں انگلینڈ کے خلاف کھیلا تھا۔ اپنے کرکٹ کے کیریئر کے دوران انہوں نے 67 ٹیسٹ میچ کھیلے اور 236 وکٹیں لیں۔ ان کی بہترین بولنگ بھی انگلینڈ ہی کے خلاف تھی جس میں انہوں نے 1987 میں ایک ٹیسٹ میچ میں 65 رنز دے کر نو کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی تھی۔ پاکستان کی ٹیسٹ کرکٹ میں بولنگ کے شعبے میں یہ ریکارڈ ابھی تک کوئی دوسرا بولر توڑ نہیں سکا۔ عبدالقادر نے 104 ایک روزہ بین الاقوامی میچوں میں بھی 132 وکٹیں لیں۔ انہوں نے اپنے آخری میچ 1993 میں کھیلا تھا۔ قادر کے بولنگ کرانے کا انداز جتنا انوکھا تھا اتنا ہی وہ تباہ کن بھی تھا۔ بلے بازوں کے خلاف ان کے بڑے ہتھیار ان کی گوگلی اور فلپر تھے۔ ٹیسٹ کرکٹ کی دنیا میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے دوسرے نمبر کے کھلاڑی اور آسٹریلیا کے بولر شین وارن قادر کے بہت بڑے مداح تھے۔ 1970 اور 1980 کی دہائی میں لیگ اسپن بولنگ کو ایک مرتبہ پھر سے زندہ کرنے کا سہرا بھی عبدالقادر کے سر ہی جاتا ہے۔ ان کا شمار پاکستانی ٹیم کے سابق کپتان اور موجودہ وزیراعظم عمران خان کے پسندیدہ بولروں میں ہوتا تھا۔

عبدالقادر پاکستانی کرکٹ ٹیم کے چیف سیلکٹر بھی رہے تھے اور وہ لاہور میں اپنی ایک نجی کرکٹ اکیڈمی بھی چلا رہے تھے۔ ان کے چاروں بیٹے رحمان، عمران، سلیمان اور عثمان فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلتے رہے ہیں جبکہ ان کی بیٹی نور پاکستانی کھلاڑی عمر اکمل کی اہلیہ ہیں۔ عبدالقادر اگر زندہ رہتے تو وہ 15 ستمبر (آج) کو اپنی چونسٹھویں سالگرہ مناتے۔

PAK NEWS PAPERS

ٹائی راڈ

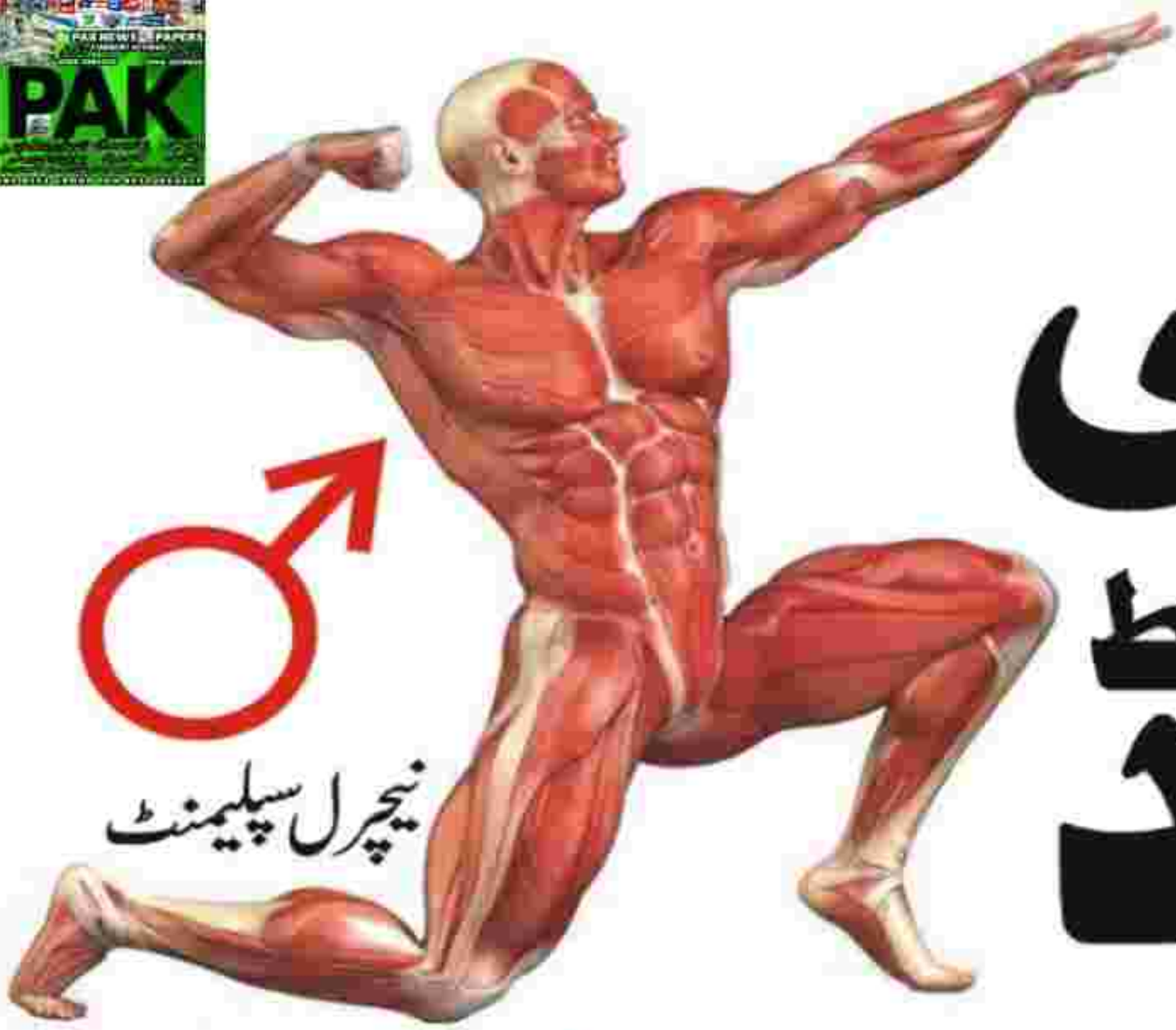

پٹھوں کی کمزوری مردانہ کمزوری ختم کرے

شوگر کی وجہ سے مردانہ کمزوری ختم

جراثیم پیدا کرے

شادی شدہ وغیر شادی شدہ کیلئے تحفہ خاص

ترش اشیاء ارکولڈ ڈرنک سے پرہیز کریں

نامرد کو مرد بنائے

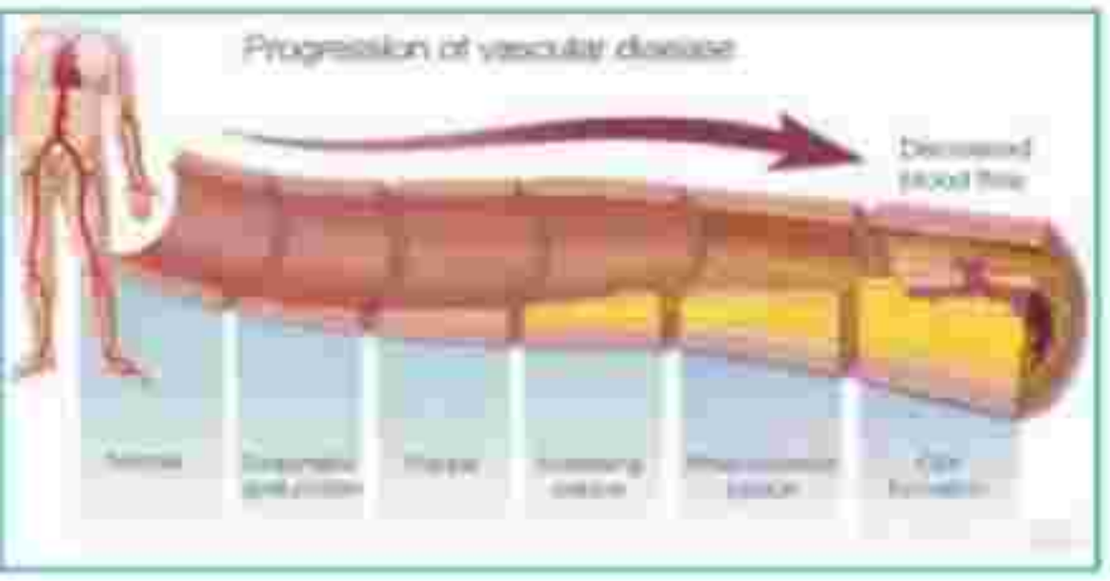

اپنا آرڈر

10 کیپسول قیمت -/1000 روپے

Whatsapp یا SMS بھی کر سکتے ہیں

30 کیپسول قیمت -/2500 روپے

پورے پاکستان میں ہوم ڈیلوری کی سہولت

YouTube qayumi dawa khana

Deva Herbal

0345-7000088 منگوانے کیلئے 0300-0776935-6-7-8

0300-2500026 منگوانے کیلئے 0334-0700800

PUBLICITY BY: WHATSAPP GROUP PAK NEWS PAPERS TILL 12-Oct-2019

نوشاہی معجون شباب نوابی پاور+طلأ

نوجوانوں کے دیرینہ مسائل کا حل

دور حاضر کے نوجوانوں کا ایک دیرینہ مسئلہ یہ ہے کہ کثرت احتلام، مادہ منی کی رقت، مادہ کی کمی، ذکاوت حس اور سرعت انزال، معمولی خیالات کے بعد قطرے آنا، پیشاب سے پہلے یا بعد میں لیس دار مادے کا اخراج، اسی بیماری کی وجہ سے نوجوان انتہائی احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض تو شادی سے انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ کوئی اتنی سنگین بیماری نہیں ہے ہمارا نوشاہی معجون شباب اس کیلئے انتہائی مجرب اور مفید ہے۔

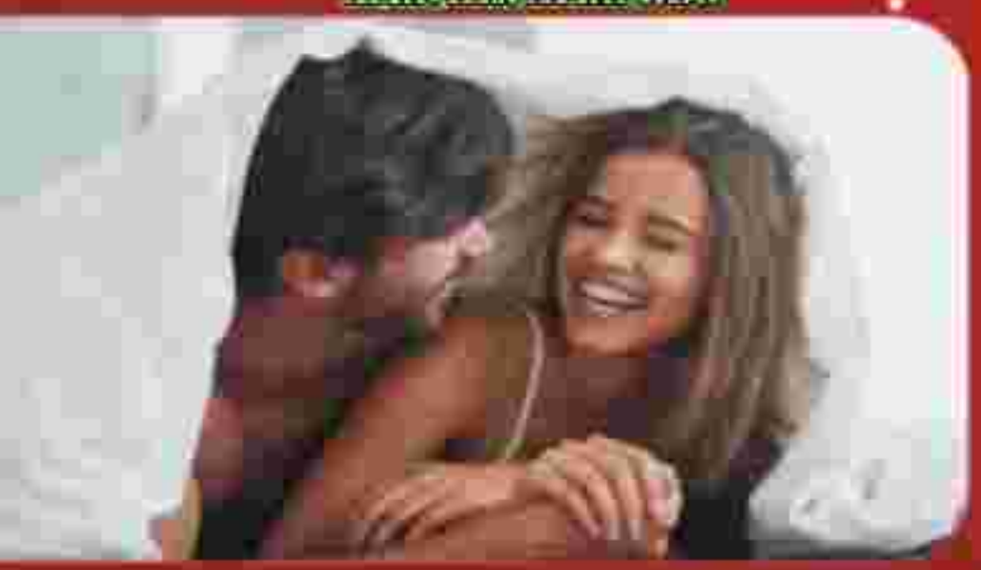

- نقائص کو دور کر کے مردانہ بانچھ پن کو ختم کرتا ہے۔
- تمام اعصاب کو قوت دیتا ہے۔
- سستی اور کاہلی مکمل ختم کر دیتا ہے۔
- مردانہ قوت میں بے مثال ہے۔
- مادہ کے اخراج کی رفتار تیز کر کے حمل قرار پاتا ہے۔
- مردوں کی جنسی کمزوری کو دور کر کے نیا جوش وولولہ پیدا کرتا ہے۔
- منی میں سپر مینا زوا کی کمی، ضعف کرم منی میں مفید ہے۔
- سرعت انزال، جریان میں مفید ہے۔
- قوت اور شباب کو قائم رکھتا ہے۔

معجون-/3500 روپے پورے پاکستان میں ڈیلوری کیلئے رابطہ کریں طلاء-/2500 روپے

YouTube qayumi dawa khana Catrain Y! Bdhdeva@yahoo.com

0300-2500026

0333-5203553 منگوانے کیلئے **0300-6389463**

PUBLICITY BY: WHATSAPP GROUP PAK NEWS PAPERS TILL 12-Oct-2019

ایک ماہ میں نسوانی حسن میں اضافہ کریں

PAK

بریسٹ ڈویلپنگ اینڈ ٹائٹننگ آئل

ہر عمر کی خواتین کیلئے

ان لڑکیوں کیلئے بنایا گیا ہے جو نسوانی حسن کا شکار ہیں ہر عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بریسٹ ٹائٹ سڈول اور جاذب نظر ہوں لیکن کچھ لڑکیوں کے بریسٹ بہت چھوٹے ہوتے ہیں جو کہ ہارمونز کی کمی کی وجہ سے ہوتے ہیں ۔ بہت سی کنواری لڑکیاں جن میں ہارمونز کی کمی کے باعث بریسٹ گروتھ نہیں کرتے لیکن بہت ساری لڑکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے بریسٹ کنواری عمر میں تو ٹھیک ہوتے ہیں لیکن شادی کے بعد جب بچے کی پیدائش ہوتی ہے تو اکثر لڑکیوں کے پستان چھوٹے ہوتے جاتے ہیں یا اتنے لٹک جاتے ہیں کہ نظر ہی نہیں آتے ۔ایسی صورت میں لڑکیاں احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں ۔اس صورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہربل میڈیسن کے حکماء نے بریسٹ ڈویلپر آئل تیار کیا ہے جو ہارمونز کو بڑھنے میں مدد دیتا ہے جو مکمل طور پر دیسی جڑی بوٹیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ آپ کی چھاتی کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ ان میں تناؤ لا کر خوبصورت بھی بناتا ہے۔ یہ بریسٹ کے ہارمونز کی افزائش کو درست کر کے ان میں تناؤ لا کر مزید خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے۔

YouTube Deva Herbal Health Tip Catrain Y! Bdhdeva@yahoo.com

0333-5203553, 0300-0776934

منگوانے کے لیے 0300-2500026

PUBLICITY BY: WHATSAPP GROUP PAK NEWS PAPERS TILL 12-Oct-2019

PAK NEWS PAPERS
CURRENT AFFAIRS
ایزی پیسہ نمبر
0348-2036026
جاز کیش نمبر
0302-3204429
PAK
اسلامی معلومات
پاکستانی اخبارات اور میگزین
کرنٹ افیئرز اور روزانہ کی ورکیں وغیرہ
پڑھنے کی خبریں
تعلیمی آسانیاں اور نوٹس
پاکستانی ڈرامے فری اردو انگلش فلمیں
واٹس ایپ گروپ میں ایڈ ہونے کی ماہانہ فیس صرف پچاس روپے ہر مہینے جمع کروانا لازم ہوگی
THE BEST GROUP FOR BEST PEOPLE

پاک نیوز پیپرز

PAK NEWS PAPERS

ہماری ہر PDF فائل

کے آخر میں اپنا کاروباری اشتہار واٹس ایپ
پر مشہوری کے لیے ایڈجسٹ کروائیں یا
لگوائیں وہ بھی مناسب قیمت میں

اشتہارات بکنگ کے لیے

رابطہ نمبرز
0302-3204429
0348-2036026

پاکستان کا نمبر 01 واٹس ایپ گروپ

خوشخبری

WHATSAPP GROUP

PAK NEWS PAPERS

پاک نیوز پیپرز

پاکستان اور دنیا کی تازہ ترین معلومات کی بہترین پانچ سہولیات آپ کے ہاتھوں میں ہمارے پاک نیوز پیپرز واٹس ایپ گروپ کی ماہانہ ایڈوانس فیس صرف پچاس روپے ہے جاز کیش یا ایزی پیسہ کی صورت میں پاک نیوز پیپرز کے دیے گئے نمبرز پر فیس جمع کرا کر ایڈ ہو سکتے ہیں۔

- اسلامی اصلاحی مواد
- ہر گھنٹے کی خبریں
- روزانہ کی اخبارات
- روزانہ کی نوکریاں ٹینڈرز' ایڈمیشنز
- ٹی وی ٹاک شوز' ڈرامے فلمیں اور سبق آموز ویڈیوز

ایڈوانس ماہانہ فیس صرف پچاس روپے

جاز کیش اکاؤنٹ نمبر 0302-3204429

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر 0348-2036026

نام بی 786 کافی بے

WHATSAPP GROUP : PAK NEWS PAPERS

اگر آپ پاک نیوز پیپرز واٹس ایپ گروپ میں ایڈ ہونا اور مندرجہ ذیل مواد حاصل کرنا چاہتے ہیں

۱۔ اسلامی اصلاحی مواد
۲۔ تمام پاکستانی اخبارات
۳۔ روزانہ نوکریوں کے اشتہارات
۴۔ ہر گھنٹے کی ٹی وی خبریں
۵۔ انٹرنیشنل اخبارات
۶۔ پاکستانی ٹینڈرز اور ایڈمیشنز اشتہارات
۷۔ کرکٹ میچ اپڈیٹس
۸۔ سنڈے میگزین
۹۔ پاکستانی ٹی وی نیوز چینلز ٹاک شوز
۱۰۔ پاکستانی ٹی وی گیم شوز
۱۱۔ انٹرنیشنل میگزین
۱۲۔ کوکنگ، سلائی اور کمپیوٹر کورس ویڈیوز
۱۳۔ بچوں کے کارٹونز
۱۴۔ سبق آموز ویڈیوز
۱۵۔ پاکستانی اور انڈین ٹی وی ڈرامے
۱۶۔ حقیقت ٹی وی ویڈیوز
۱۷۔ اقوال زریں
۱۸۔ پاکستانی، انڈین، انگلش ٹی وی فلمیں
۱۹۔ تعلیمی اور معلوماتی کتابیں
۲۰۔ ہر مہینے ناولز اور ماہانہ ڈائجسٹ

ابھی گروپ میں ایڈ ہونے کی ماہانہ فیس صرف 50 روپے جازکیش یا ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں جمع کروا کر ایڈ ہو سکتے ہیں جو ہر مہینے جمع کروانا لازم ہوگی۔

فیس جمع کروانے کا طریقہ

کسی بھی جازموبی کیش یا ایزی پیسہ شاپ پر جا کر مندرجہ ذیل نمبرز پر ایڈوانس ماہانہ فیس جازکیش یا ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں ادا کریں اور کال کر کے اپنا نمبر ہمارے واٹس ایپ گروپ میں ایڈ کروائیں

جازکیش اکاؤنٹ کے ذریعے فیس اس نمبر پر ادا کریں **0302-3204429**

ایزی پیسہ اکاؤنٹ کے ذریعے فیس اس نمبر پر ادا کریں **0348-2036026**

ایزی لوڈ بھیجنے والا ممبر واٹس ایپ گروپ پاک نیوز پیپرز میں ایڈ **نہیں** کیا جائے گا۔

جازکیش یا ایزی پیسہ شاپ سے کم سے کم 100 روپے کا کیش بھیجا جا سکتا ہے لہذا ممبران 02 ماہ کی فیس ایک ساتھ جمع کروا سکتے ہیں۔

پاک نیوز پیپرز واٹس ایپ گروپ رولز اور نوٹ

۱۔ نقالوں سے ہوشیار رہیں دیے گئے نمبرز کے علاوہ کسی دوسرے نمبر پر فیس ادا نہ کریں۔
۲۔ فیک پاک نیوز پیپرز گروپ بنا کر فیس لینے والوں سے پاک نیوز پیپرز کا کوئی تعلق نہیں فل فور ہمارے گروپ سے نکال دیا جائے گا۔
۳۔ کوئی بھی پوسٹس یا کمینٹس کرنے پر گروپ سے نکالا گیا ممبر کو گروپ فیس کی واپسی کا مجاز نہیں۔
۴۔ گروپ میں ٹرائل نہیں دیا جاتا جو ممبر فیس ادا کرتا ہے وہی ایڈ کیا جاتا ہے۔
۵۔ پاک نیوز پیپرز میں ممبرز کو ایڈمنز کی اجازت کے بغیر کسی بھی طرح کی پوسٹ کرنا منع ہے۔
۶۔ گروپ میں نمبر تبدیل کرنے اور ڈمانڈ کرنے کی اجازت نہیں ہے "ایڈمن پینل جو مواد بتا چکا وہی گروپ میں ملے گا۔
۷۔ کوئی سپیشل ڈمانڈ پوری نہیں کی جائے گی۔ **پاکستان کا سب سے بڑا نمبر 1 واٹس ایپ گروپ**

PAK NEWS PAPERS HELP LINK CLICK HERE